بہارِ خلد

ترجمہ

شمائلِ ترمذی

سیّد کفایت علی کافی

مرادآبادی علیہ الرحمۃ

نعیمی کتب خانہ

https://archive.org/details/@awais_sultan

ہزار شکر خداوند ذوالجلال کریم ‌ ‌ و نعت سید ابرار و عترت و اصحاب

کہ ترمذی کے شمائل زبان اردو میں ‌ ‌ جو شرح نظم میں کافی نے کی بہ آب و تاب

بہار خلد

ترجمہ

شمائل ترمذی

بہار خلد رکھا نام تاکہ اہل جناں ‌ ‌ پکاریں خلد میں طوبیٰ لہ و حسن مآب

ہزار و سیصد و شصت ایک سن ہجری کی ‌ ‌ چھپی تھی مطبع نگیں میں خوشنما و خوشاب

دوبارہ تیرہ سو چون میں اہلسنت کے ‌ ‌ پریس قی سی یونس نے جاری کی کتاب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

قصیدۂ فہرست ابواب کتاب بہار خلد ترجمہ شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نمبر صفحہ				تعداد
	تعالیٰ شانہ کا وصف کب لکھنے میں آتا ہے	کہ شکل ہیبت سے خامہ تھر تھراتا ہے	ذرا او برکت احمد زبان تک میری آجاتا ہے	
	کہ تیرے ہی وسیلہ قلم کا آگے اٹھاتا ہے	سبب ابن نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے	کہ عالم کا کفیل کار کیا ابتلا تا ہے	
۲	بلا اسکو سنو اے عاشقان صورت احمد	باب خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سراپا سید کونین کا کافی سناتا ہے	۱۴
۹	مناسب ہے بیاں سنکر اے نقش نگین	باب خاتم النبوۃ	یہاں سے تذکرہ مہر نبوت کا اب آتا ہے	۸
۱۳	پہ کیسے شوق گیسو نے کیا کافی کو دیوانہ	باب شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ ہر دم وجد کے عالم میں پیچ و تاب کھاتا ہے	۰
۱۴	طریقہ اپکا تھا جس طرح کنگھے کے کرنے میں	باب ترجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حدیثیں نذر اس باب میں ایسی ہی لاتا ہے	۵
۱۵	بیان شانہ و نہ میں ہو تو ہو چکا کافی	باب شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	اب آگے آپکی پیری کا بیان کورا آتا ہے	۸
۱۷	ارادہ ہے جو لکھنے کا مضامین خضاب ہی کو	باب خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	تو اب کافی قلم بھی شاخ ہندی بنا تا ہے	۴
۱۸	ہوا ثابت حدیثوں سے جو وصف سرمہ	باب کحل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	تو اب ہمکو بھلا کحل جواہر کب خوش آتا ہے	۵
۲۰	کہوں کیا جند اعلام لباس مصطفائی کا	باب لباس النبی صلی اللہ علیہ وسلم	یہ چرچا عاشقوں کے پیرہن تکو اڑاتا ہے	۱۴
۲۲	خبر عیش رسول اللہ کی کافی سناتا ہے	باب عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم	فقیروں منعموں کو صابر و شاکر بناتا ہے	۲
۲۴	بیان موزہ یا ذکر نعلین مبارک ہو	باب خف النبی صلی اللہ علیہ وسلم	غرض ہم خاکساروں کو ہی پر خوش آتا ہے	۱۲
۲۷	بیان خاتم و ذکر تختم کو بھلا لکھے	باب خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	دل مشتاق یہ تقریب ہمکو سمجھاتا ہے	۸
۲۸		باب تختم النبی صلی اللہ علیہ وسلم		؍
۳۰	بہ ہنگام بیان وصف سیف سرور عالم	باب سیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم	دم تیغ زباں کیا کیا نئے جوہر دکھاتا ہے	۴
۳۱	زرہ کے وصف میں تھا مختصر باب اجمالا	باب درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سو کافی اسکو باہم باب مغفر سے ملاتا ہے	۲
۳۲		باب مغفر النبی صلی اللہ علیہ وسلم		؍
	بجال وصف دستار جناب سرور عالم	باب عمامۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	دل مشتاق کیا کیا حسن تو سیج کھاتا ہے	۵
۳۳	ازار لنگی و تہبند نام خوب والا صد ہے	باب ازار النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جسکی کیفیت میں ہمارا باب آتا ہے	۴

صفحات				
۴۵	ذ دیکھا آہوان آنکھوں نے رفتار مبارک کو	باب مشیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	یہی ذریعے کے ہمکو حسرت و افسوس آتا ہے	۳
〃	تقنع میں جو وارد ہو یہ باب جداگانہ	باب تقنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	یہاں لیکن یہی یہ دو تار اردی جاتا ہے	۱
۴۶	یہ فیض صفا جلسۂ شہ لولاک کا کافی	باب جلسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جو تیری نظم کو اورنگ شہ بچھاتا ہے	۳
۴۷	جناب تکیہ گاہ بیکساں کا بالش و تکیہ	باب تکاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ہمیں جب یاد آتا ہی تو دل لوٹا ہی جاتا ہے	۴
۴۸	ہوئی مذکور یہاں تکیہ و بالش کی کیفیت	باب اتکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سنو تکیہ لگانیکا اب آگے ذکر آتا ہے	۲
۴۹	بیان اکل میں وصف اور ذکر نانخورش کا فی	باب اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جناب سرور کونین کا ہمکو سنانا ہے	۴
۴۰		باب خبز النبی صلی اللہ علیہ وسلم		۸
۴۲		باب ادام النبی صلی اللہ علیہ وسلم		۲۹
۵۰	وضوء نام فعل خاص کا لیکن ہوا ہے بہت	باب وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الطعام	کہیں یہ ہاتھ دھونے میں کبھی استعمال آتا ہے	۲
۵۱	جناب سید کونین قبل و بعد کھانے کے	باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل الطعام وبعدہ	کیا کرتے تھے جو کچھ ذکر اب لکھنے میں آتا ہے	۷
۵۲	قسیم کوثر و تسنیم کے کاسہ کی کیفیت	باب قدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم	سنو اے تشنگان شوق کیا لذت بتاتا ہے	۲
۵۳	شرف کیونکر نہ آئے میوؤں کو ہو اخبار جنت	باب فاکھۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	لعاب مبارک تک جو مقسوم لاتا ہے	۵
۵۴	بذکر وصف آب خوش آشامیدن حضرت	باب شراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مذاق جان کو کیا لطف و کیفیت سماتا ہے	۲
۵۵		باب شرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم		۸
	صبا سے عطر کی خبر لائی ہے گلشن میں	باب تعطر النبی صلی اللہ علیہ وسلم	گلاب کے بو لطف آب خجالت میں نہاتا ہے	۶
	کلام سرور عالم کا یہ فیض نمایاں ہے	باب کیف کان کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جہل کفر کے مردوں کو وہ ابتک جلاتا ہے	۳
	لب خندان اس گل کے یہ اعجاز تبسم	باب ضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جو غنچہ قفس میں ہم اسیروں کو ہنساتا ہے	۷
	مزاح و طیب جو کچھ فرماتے تھے یاروں سے	باب مزاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ہنساتے تھے کبھی ہمکو غم ہجراں رلاتا ہے	۶
	بتقریب سخن جو آپ نے موزوں کلامی کی	باب کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشعر	بیان وہ حال بھی کانوں نے موزونی سناتا ہے	۹
	جناب شاہ رحمت صرف افسانہ جو یا ہیں	باب کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السمر	کیا کرتے تھے اب احوال لکھنے میں آتا ہے	۲
	بیان خواب سلطان امم ذکر استراحت میں	باب نوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جناب سید ابرار کی یہ باب آتا ہے	۶

https://archive.org/details/@awais_sultan

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

۷۸	کیے طاعت اٹھائے رنج بسیار عبادت کی	باب عبادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ کا جو حوصلہ ختمی اٹھاتا ہے	۲۰
۸۱	نماز چاشت کے احکام کو باب نوافل سے	باب صلوٰۃ الضحیٰ	لکھوں باہم ملا کر دل ابھی غش آتا ہے	۸
۸۳	رہا جو کچھ رویہ آپکا صوم و نوافل میں	باب صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	بتفصیل و بیاں یہاں نبی کسکو بتاتا ہے	۱۵
۸۷	قرأت کے بیاں میں اسجگہ حافظ بو عیسیٰ	باب قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	بتصحیح بیاں کیا حدیثیں اب سناتا ہے	۸
۸۸	ہوا ثابت بکائے شافع محشر سے یہ مجھکو	باب بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ رونا آپکا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے	۶
۹۱	بیانِ بستر و فرش جناب سرور عالم	باب فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم	بھلانے سونیوں کو خواب غفلت سے جگاتا ہے	۲
۹۲	بیاں کس طرح کیجئے آپکے حلم و تواضع کو	باب تواضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ بھائی خاک نعلین عاجزی سر کو جھکاتا ہے	۱۲
۹۸	جناب مستطاب پیشوائے مرسلاں کا اب	باب خلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم	بیانِ عظمت اخلاق حسن خلق آتا ہے	۱۴
۱۰۴	حیا و شرم سنکر افتخار آفرینش کی	باب حیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	حیا سے دل عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہے	۲
〃	ہوا معلوم ہے مسنون لینا خون فاسد کا	باب حجامۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سے بچاتا ہے	۶
۱۰۵	درود و صلوات و رحمت اب پڑھنا مناسب ہے	باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ اسمائے مبارک کا شمار و وصف آتا ہے	۲
۱۰۶	بیادِ عیش خیر المرسلیں کب ہے کسی کو تسکین	باب عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ہوس عیش فنا کی اپنی خاطر سے مٹاتا ہے	۸
۱۱۱	سنین عمر کی تعداد محبوب الٰہی کی	باب سن النبی صلی اللہ علیہ وسلم	باضافہ روایت اب بیاں راوی سناتا ہے	۴
۱۱۲	قیامت سے نہیں کم انتقال سرور عالم	باب وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کہ جسکا یاد کرنا آج تک ہمکو رلاتا ہے	۱۴
۱۱۹	رسول اللہ کی میراث عین کرکے بتایا ہے	باب میراث النبی صلی اللہ علیہ وسلم	مجھکو یہ چرچا حب دنیا سے چھڑاتا ہے	۷
۱۲۱	مدد کرتا ہے جسکی طالع بیدار لڑکائی	باب رؤیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ کا وہ خواب میں دیدار پاتا ہے	۸

از شیخ عبد الرحمٰن حسن

جمع الشمائل ترمذی للحسن بصدق و مقاله	کتاب جری بخیر و حمد بفعاله	فی طبعه صرف اهم الاخسن بسواله
منمنسکا بکمال حسن بجمیع خصاله	قطعها لمبناه باسمه قد انتهی بحواله	تاریخه فی ساعة بلغ العلی بکماله ۱۲۹۱

از شیخ نواز علی سجاد

چو مطبوع مرغوب خاص و عام	شد این حسن جادات خیر الوریٰ	دو سجاد از بهر طبع بخواں	بیانِ صفات حبیب خدا ۱۲۹۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعالیٰ شانہ کا وصف لکھنے میں کب آتا ہے	کہ مشکل بیدیان وحشت سے خامہ تھہرتا ہے
ذرا او برکت احمد زباں تک میری آجانا	کہ تیرے ہی وسیلہ سے قلم کافی اٹھاتا ہے

دکھا دے مجھکو اے خلاق معبود	نبی کے واسطے اب راہ مقصود	بیان شانی و کافی عطا کر	ثناخوان جناب مصطفٰے کر
الٰہی آپ کے الطاف بیحد	بیاں کب ہوں کروں گر لاکھوں کد	فقط میں کیا اگر افراد عالم	قلم اشجار سے لیکر ہوں باہم
سمندر کی بنا دیں گر سیاہی	بیاں ہوں پر نہ الطاف الٰہی	ہر اک احسان اسکا بے بدل ہے	ہر اک انعام فیض لم یزل ہے
ہر اک بندہ وہی رہین فضل باری	کسے طاقت کرے نعمت شماری	ہے یکساں یوں تو گو مخلوق عالم	و لیکن خاص اک رحمت میں ہیں ہم
وہ رحمت کیا وجود مصطفٰے ہے	نمود ذات فخر انبیا ہے	سزاوار خطاب پاک لولاک	ہوا جنکے قدم سے فخر افلاک
مجھے شیریں زبانی دے الٰہی	کہ ہوں مصروف نعت مصطفائی	ملاحت شعر میں پیدا ہو ایسا	ملیحان عرب کا خاک پا ہو
فصاحت ہو سخن میں یہ دعا ہے	فصیحان عرب سے ملتجا ہے	ملے میرے سخن کو فیض ارشاد	بحق احمد و اولاد امجاد

سبب اس نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے	کہ عالم کا کفیل کار کیا اسباب لاتا ہے

ذرا اے طالبان سیر اخبار	سنو اب بندہ کافی کی گفتار	کہ تھی مدت سے مجھکو یہ تمنا	یہی تھا روز و شب مقصود اپنا
کہ کیجے نظم اخلاق نبی کو	احادیث کتاب ترمذی کو	نبی کے جو شمائل کا بیاں ہے	محبوں کے لیئے آرام جاں ہے
زبان ہند میں اسکو سناؤں	رلاؤں عاشقوں کو اور ہنساؤں	رہی پیوند کی دل میں حسرت	نہ پائی آہ پر اتنی فراغت

عدیم الفرصتی سے ہو کے ناچار
کیا جو مشورہ میں عقل کو بار

خرد نے یہ سُنایا گوش جاں میں
فراغت غیر ممکن ہے جہاں میں

فراغت کا اگر طالب رہیگا
نہ پائیگا کبھی مقصود دل کا

غرض اب میں بنام حیّ قیوم
کتاب ترمذی کرتا ہوں منظوم

نظر آتا ہے گو یہ کام دشوار
مگر اس راہ میں اللہ ہے یار

اگر تائید پر ہے فضل باری
بزودی ہوگی حل مشکل ہماری

یہ طرز نظم ہے میں نے اُٹھایا
کہ اکثر ترجمہ لفظوں کا لایا

کہیں ایسا بھی موقع آگیا ہے
کہ حاصل لفظ و معنی کا لیا ہے

کلام مختصر مرغوب پایا
احادیث مکرر کو نہ لایا

نہایت میں نے کی تشویش و دقت
سمائی پر نہ تا سناد روایت

نہ آئے راویوں کے نام اس میں
فقط باقی رہا یہ کام اس میں

نہیں جائے تعرض اہل انصاف
یہ امر غیر ممکن ہے عیاں صاف

کدھر ہے کا کہاں کافی گیا تو
ہو محتاج انصاف سخن گو

تجھے مطلب ہے ذکر جان جاں سے
تجھے کیا کام تحسین جہاں سے

کہ یہاں تعریض اور تحسین بے اصل
سراسر اس جگہ نیت کو ہے دخل

کہ فرمایا محمدؐ مصطفا نے
رسول مجتبیٰ خیر الوریٰ نے

کہ سمجھو انما الاعمال کی بات
عمل کو ربط ہے نیات کیساتھ

مدار کار دنیا ہے بہ نیت
مدار کار عقبیٰ ہے بہ نیت

ہمیں اخلاص نیت دے الٰہی
کہ آثار قیامت ہو رہی ہی

الٰہی واسطے خیر الوریٰ کے
ریا و شرک سے ہمکو بچالے

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

بدل اس کو سنو اے عاشقان صورت احمد
سراپا سید کونین کا کافی سنانا ہے

روایت کی ہے یہ راوی انس نے
نبی کے یار ہمدم ہمنفس نے

کہ تھے حضرت نہ قد آور نہایت
نہ تھے کوتاہ بھی ختم نبوت

میانہ وہ قد خیر الوریٰ تھا
درازی اور پستی سے جدا تھا

بے غایت سپیدی رنگ میں تھی
ملیح محض بھی رنگت نہ انکی

صباحت اور ملاحت دونو پیدا
میانہ رنگ مثل قد و بالا

وہ فرق پاک پر موئے معنبر
نہ جولیدہ نہ سیدھی تھی سراسر

غرض وہ موئے اطہر آپکی تھی
بطرز راستی جولیدگی سی

ہوئے چالیس سال جبکہ حضرت
عطا کی حق تعالیٰ نے نبوت

لہ اس باب میں شکل و شمائل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اور اس میں چودہ حدیثیں ہیں ۱۲

ع۲ از جولیدن بروزن و معنی ولیدن کہ از ہم رفتن و پریشان شدن باشد ۱۲ ب

https://archive.org/details/@awais_sultan

مقیم مکہ تھے پھر دس برس تک	برس دس پھر مدینہ میں تھے بیشک سپیدی موئے ریش و سر میں گو تھی	ہوئی دنیا سے جو رحلت نبی کی ولیکن بیس بالوں تک نہ پہنچی	تو عمر پاک پوری ساٹھ کی تھی

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبْعَۃً وَلَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَکَانَ شَعْرُہٗ لَیْسَ بِجَعْدٍ وَّلَا سَبِطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰی یَتَکَفَّأُ

روایت دوسری بھی جو انس کی بھرا تھا جسم والا خوبیوں سے بیاں کیا کیجیے بالوں کا عالم	کہ خادم وہ رسول اللہ کے تھے جمال و حسن کی محبوبیوں سے بجز پیچیدہ فقط نہ راست باہم قدم پڑتا تھا آگے وقت رفتا	کہ تھے حضرت میانہ قد و بالا سمائی تھی یہ طرز اعتدالی اگرچہ گندمی رنگت تھی پیدا دلاور کی طرح قوت سے ہر پا	درازی اور پستی سے مبرا نہ فربہ تھا نہ لاغر جسم عالی دمک سرخی کی تھی اسمیں ہویدا

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِیْدَ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ عَظِیْمَ الْجُمَّۃِ اِلٰی شَحْمَۃِ اُذُنَیْہِ عَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْہُ

برا ابن عازب یار حضرت میانہ قد مگر اس طرح کا تھا کہوں کیا جعد بالوں کا عالم نظر ہرگز نہ آیا کوئی دلبر تو اسکی کیجیے ظاہر حقیقت	بیاں اسطرح کرتے ہیں روایت کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا پڑی تھی کان کی لو تک اسکے جہاں میں اسکی حسن اور خوشتر کہ تھی کسطرح کی وہ سرخ رنگت کہ تھی اسمیں خطوط سرخ اکثر	کہ تھے سردار عالم مرد والا بیاں شانوں کی خوبی کیجیے کیا لباس سرخ جسکے زیب تن تھا ہوئی مذکور یا جب سرخ پوشاک لکھی ہے شارح مشکوٰۃ یہ بات نہ تھا لیکن تمامی سرخ وہ تھا	میانہ آپکا تھا قد و بالا فراخی دوش سے تا دوش پیدا کوئی ایسا حسین میں نے نہ دیکھا کہ تھی وہ زیب جسم شاہ لولاک کہ وہ حلہ تو تھا اسطور کے ساتھ

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّۃٍ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہٗ شَعْرٌ یَضْرِبُ مَنْکِبَیْہِ بَعِیْدُ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ لَمْ یَکُنْ بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالطَّوِیْلِ

روایت دوسری سنئے مناسب کہ میں نے کوئی ذی لمہ نہ دیکھا جنکے بال کندھوں تک ہوں وہ بکھرے بال فرق پاک پر تھے	کہ راوی اسکے بھی ہیں ابن عازب لباس سرخ میں زیبندہ ایسا کہ کندھوں تک وہ لٹکے آکر تھے قد والا کا تھا انداز ایسا	برا کا دیکھئے انداز گفتار کہ جیسا حسن تھا خیر الورا کا بہت وسعت میان دوش پیدا درازی اور پستی تھی نہ پیدا	کہ طرز عشق ہے جس سے ہویدا رسول اللہ محبوب خدا کا کہ تھی یوسفی ان میں ہویدا

ح عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ شَثْنَ الْکَفَّیْنِ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّاسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کی امام اولیا نے ۔ علی مرتضیٰ شیر خدا نے ۔ کہ ایسی تو نہ تھی ختم رسالت ۔ کہ ہو قد مبارک میں طوالت
غرض یوں تھا عیاں شان نبی سے ۔ منزہ ہیں درازی کوتہی سے ۔ کف دست مبارک تھی کشادہ ۔ سطبر وصاف تو تھیں نہ زیادہ
قدم میں آپ کے زیبا سطبری ۔ سر عالی بانداز بزرگی ۔ ہر اک پیوند عضو و استخواں کا ۔ بعنوان بزرگی خوب زیبا
خط باریک تھا سینہ سے تا ناف ۔ کھنچی گئے مبارک سی بہت صاف ۔ پیادہ جبکہ چلتے تھے زمیں پر ۔ قدم آگے جھکو پڑتے تھے بڑھکر
یہ صورت چال کی انکی عیاں تھی ۔ بلندی سے ہے گویا میل پستی ۔ جمال حسن میں کوئی طرحدار ۔ نہ دیکھا میں نے ان سے آگے زنہار
کبھوں کیا بعد بھی انکے نہ دیکھا ۔ جہاں میں آپ کی مانند رعنا ۔ یہاں اب فکر حسن بے بدل کر ۔ یہاں کب عاشقوں کی جی کو کل ہے

ذرا او کافی آشفتہ احوال ۔ **غزل** ۔ غزل کوئی سنا دی ہمکو فی الحال

بہار خلد ہے روئے محمد ۔ نسیم جانفزا روئے محمد ۔ سہی سرو ریاض بے مثالی ۔ قد رعنائی دلجوئے محمد
نہ دیکھا ہو زمیں پر جسنے فردوس ۔ وہ آکر دیکھ لے کوئی محمد ۔ کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا ۔ عدیم المثل ہی خوئے محمد
یہیں ہے وہ جگہ محراب طاعت ۔ جہاں ہے ذکر ابروئے محمد ۔ دل وحشی ہے زنجیریں تڑاتا ۔ بشوق یاد گیسوئے محمد
بس اب کافی ہی آگے جانے آ ۔ کہاں تو اور کہاں روئے محمد

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ فرماتے علی مرتضیٰ ہیں ۔ کہ وصاف جناب مصطفیٰ ہیں ۔ کہ تھا ہر چند نہ طول قد اقدس ۔ نہ تھا ایسا کہ ہو کوتاہ ازبس
میانہ قد سے تھے مخدوم دو عالم ۔ سبھی قوم و قبائل سے معظم ۔ میانہ قد مگر اس طرح کا تھا ۔ کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا

فقط سیدھے نہ پرخم بال انکے	خمی و راستی کے درمیاں تھے	تن عالی نہ فربہ تھا سراسر	رخ انور نہ تھا مطلق مدور
کچھ اک تدویر تھی لیکن نمایاں	بڑے مقتدائے دین و ایماں	وہ پرانوار تھی حضرت کی رنگت	سپیدی تھی نہ جسمیں بے نہایت
دمکتی تھی بہم سرخی سپیدی	چمکتا تھا یہ کچھ نور تجلی	سیہ چشم کا عالم چشم بد دور	درازی غمزہ کی نور علی نور
بخوبی و بخوشرنگی ہر یکہ دلبند	تمامی مرفق و شانہ کے پیوند	نہ اکثر بال تھی حضرت کے تن پر	نہ بے موئی کا عالم سب بدن پر
کہیں مو اور کہیں اندام تھا صاف	کھنچا تھا خط مو سینہ سے تا ناف	کف دست و کف پا آپ بنی میں	بزرگی تھی مناسب فربہی میں
کہا ہے اسی یوں شارح نے بجا	بزرگی انگلیوں میں بھی ہویدا	خرام ایسا جناب پاک کا تھا	کہ جس سے طرز جولانی تھا پیدا
قدم برگندہ تھی حضرت کے اٹھتے	زمین پست کو گویا تھے جاتے	اٹھاتے تھے جدھر کو چشم عالی	نظر کرتے تھے حضرت لاابالی
نظر میں نور حیا کی عیاں تھا	نہ وہاں ذر دین دنیا کا گماں تھا	میان دوش تھی مہر نبوت	رسول اللہ تھے ختم رسالت
عطا و جود میں تھے اجود الناس	بحرسے تھی کبھی دینے میں سولس	لب و لہجہ مزین راستی سے	بجا ہے یعنی صادق انکو کہیے
ملائم خو نہایت نرم گفتار	بفرط کرمت یاروں کے غمخوار	انھیں جو دیکھتا ناگاہ انسان	جلال شان سے ہوتا ہراساں
اگر ہوتا تھا واقف حسن خو کی	تو رکھتا دوست انکو کس وسی	جمال و حسن کا عالم کہوں کیا	کہے تھا مدح خوان خیر الورا کا
کہ کیا حسن جناب مصطفے تھا	کہ ان جیسا کوئی میں نے نہ دیکھا	نظیر حسن احمد کوئی خوش رو	نظر آیا نہ اس سے قبل مجھ کو
پس و پیدا ر حضرت بھی جہاں میں	نہ دیکھا کوئی گل اس گلستاں میں	نزول رحمت و صل الہی	بریشۂ پاک و حسن مصطفائی

ح عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ تعالی هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَأَقْصَرَ
مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ
شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِينِ أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ
بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ أَقْنَى الْعِرْنِينِ لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ يَحْسِبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثَّ
اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيعَ الْفَمِ مُفَلَّجَ الْأَسْنَانِ دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ
الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيضَ الصَّدْرِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ
الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ أَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُولَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ عَارِي
الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ أَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِي الصَّدْرِ طَوِيلَ الزَّنْدَيْنِ

رَحْبُ الرَّاحَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْأَطْرَافِ أَوْ قَالَ شَائِلُ الْأَطْرَافِ خُمْصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ قَلْعًا يَخْطُو تَكَفِّيًا وَيَمْشِي هَوْنًا ذَرِيعُ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ

روایت کی امام باصفا نے ‏ حسن سبط رسول مجتبیٰ نے
کہ ہند ابن ابی ہالہ ماہر احوال ‏ رسول اللہ کا تھا وصف و احوال
کیا میں نے سوال اُس باخبر سے ‏ خبر دے حلیہ خیر البشر سے
کہ ہوں مشتاق ان باتوں کا جد ‏ بیاں کر کچھ تو حال جد امجد
غرض میری یہ ہے سنکر وہ احوال ‏ کروں جمع ہو سکے اسناد اعمال
کہا بس ہند نے یوں مجھ سے اسدم ‏ رسول اللہ تھے فخم مفخم
نگاہوں میں وہ یعنی خوش نگہ تھے ‏ دلوں میں بھی بزرگ و نامور تھے
تجلی روئے انور بدر رخشاں ‏ کہ جیسے چودویں کا چاند تاباں
میانہ کب قد خیر الورا تھا ‏ میانہ پن سے بھی وہ قد جدا تھا
اگر کوتاہ کہئے تھا نہ کوتاہ ‏ غرض یہاں کیفیت نے گم کیا راہ
قد و بالا کا تھا اُنکے یہ عالم ‏ میانہ سے دراز و طول سے کچھ کم
بزرگی تھی سر عالی میں پیدا ‏ نہایت حسن موزونی ہویدا
خم و پیچ عیاں بالوں میں کم تھی ‏ کچھ اک جو بیدگی لیکن بہم تھی
بکھر نے تھے جو فرق پاک بال ‏ وہ فرق انکو کر دیتے تھے فی الحال
اگر از خود نہ بال اُنکے بکھرتے ‏ تکلف سے نہ ہرگز فرق کرتے
بحال وفرہ سر کے بال انکے ‏ گزرتے نہ تھے نرمہا گوش سے تھے
درخشانی کا عالم رنگ میں تھا ‏ کشادہ تھی جبین عالم آرا
مقوس دونوں ابروئے مقدس ‏ مقدس دونوں ابروئے مقوس
بانداز مناسب طاق ابرو ‏ نہ تھی پیوستگی آپس میں انکو
عجب خمدار و باریک مطول ‏ بخوبی طاق تھا ثانی و اول
میان ابروان اک رگ نمایاں ‏ بوقت غصہ ہو جاتے درخشاں
کہوں کیا خندہ بینی کا عالم ‏ کہ تھے نور و نکے شعلے جس سے توام
معلے بینی خیر البشر تھی ‏ باندازہ بلندی جلوہ گر تھی
جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا ‏ بلندی کا گماں ہوتا تھا پیدا
حقیقت میں بلندی تھی نہ چنداں ‏ مگر تھی وہ شعاع روئے رخشاں
خط رخسار کا عالم کہوں کیا ‏ محاسن میں بہت انبوہ پیدا
ملائم آپکے رخسار دونوں ‏ بھلا تشبیہ دوں میں کس سے انکو
بزیبائے کشادہ وہ دہن تھا ‏ کشادہ وہ دہن تھا اور زیبا
کہوں دانتوں کا کیا وہ حسن سادہ ‏ سپید و صاف آپس میں کشادہ
دقیق المسربہ یعنی خط مو ‏ کھنچا سینہ سے تھا تا ناف گیسو
بوصف گردن شایان معلج ‏ کہا راوی نے مثل صورت عاج
مصفا یعنی وہ گردن تھی ایسی ‏ بشکل نقرہ با نور و ضیا تھی
کہوں کیا عضو عضو انکے بدن کا ‏ بوضع خود مناسب اور زیبا
بخوبی تھے تناور فخر عالم ‏ تمامی عضو تن مربوط باہم
شکم سینہ صفائی میں برابر ‏ مگر سینہ عریض و بطن خوشتر
فراخی دونوں شانوں میں عیاں تھی ‏ سراسر استخواں میں تھی بزرگی
بدن جو کچھ کھلا پوشاک سے تھا ‏ درخشندہ وہ نور پاک سے تھا
یہ کس کے حسن کا چرچا ہوا ہے ‏ دل بیتاب کو تڑپا دیا ہے

https://archive.org/details/@awais_sultan

سنی تعریف کس نور بدن کی	کہ ہے آمد یہاں پوانہ بن کی	دل مشتاق نے پایا بہانہ	غزل پڑھتا ہے طرز عاشقانہ

غزل عاشقانہ

بدن تھا آپکا کان تجلی	عیاں چہرہ پہ تھی شان تجلی	تصور کس کی صورتکا بندھا ہے	کہ چھایا دل پہ سامان تجلی
رسول اللہ کی نور جبیں کو	بجا ہے گر کہیں جان تجلی	رُخ پُر نور زیبا ہونکا عالم	بہار سلسلستان تجلی
بر و دوش و سر و دست مبارک	ستون نور از کان تجلی	قد حالی بحسن اعتدالی	سہی سرو گلستان تجلی
نہ تھا کچھ آتش دیدار سے کم	دُرِ دنداں کا لمعان تجلی	نکلنے سے ہوا پھٹکے تھے تا ہے	کمر تھی برق جولان تجلی
	نہ دیکھا آہ دیدار مبارک	رہا کافی کو ارمان تجلی	

بس ابکے نئی ذرا تو ہوش میں آ	کہ ہے ختم روایت کا ارادا	گلوئے پاک سینا ناف والا	خطا مو تھا کھنچا باریک زیبا
سوا اسکے شکم سینہ سراسر	معرا مو سے تھا صافی برابر	کلائی دونوں شانے اور بازو	مزین تھی بزیب کثرت مو
وہ انکی صدر حالی کی بلندی	خط موئی کی تھی ارجمندی	طویل اور تند دونو دست والا	کشادہ تھی کف دست مصفا
بزرگی اُس کف پا میں عیاں تھی	نمایاں دونوں قدموں میں بزرگی	کشیدہ تھیں وہ انگشتان بالا	لقب ہے سائل الاطراف جنکا
کہایا شائل الاطراف کا کی	کہ حامل انگلیونکو تھی بزرگی	یہاں جو سائل شایل کو لایا	ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا
کف پا میں سمائی تھی یقینی [?]	کہ رہتی تھی زمین پر سے ذرا اُنچی	ہوا وارد بوصف پائے اقدس	کہ تھے پائے مبارک نرم اُکس
جُدا رہتے زمیں سے یوں کف پا	کہ پانی اُنکے نیچے سے گزرتا	زمیں پر جب خراماں آپ چلتے	قدم کو اپنے برکندہ اُٹھاتے
انھیں ہوتا خیال میل پیشین	بنرمی راہ جاتے سرور دین	ہوا یہ حال وارد باخبار	کہ جبدم آپ جاتے تند رفتار
تو اسدم تھے عیاں یہ صفات [?]	بلندی سے ہے گویا میل پستی	انھیں جب دیکھنا منظور ہوتا	نظر کرتے تھے حضرت بے محابا
بہت رہتے تھے آنکھوں کو جھکائے	نظر یعنی سے تھے باطن لگائے	زمیں اکثر مشرف تھی نظر سے	فلک کم بہرہ ور ہوتا بصر سے
تامل سوچ تھا کیا ہے نظر میں	لحاظ انکے سمایا تھا بصر میں	بیاں کرتا ہے راوی اور یہ بات	کہ ہوتے آپکے اصحاب جب سات
تو یہ ارشاد فرماتے تھے حضرت	چلو تم مجھ سے آگے کر کے سبقت	عجب اخلاق تھی خیر الورا کے	کہ ہوں مخدوم پیچھے خادم آگے
صفویہ اور عادت مصطفیٰ کی	کہ ہوتا جو کوئی اُن سے ملاقی	جناب پاک کرتے اسکو خوش کام	بتقدیم سلام دین اسلام

حم عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ

بیاں جابر نے کی شرح یہ حدیث	ہمیں یہ ذکر ہے رحمت کی آیت	ضلیع الفم کہا خیر الورا کو	بزرگی تھی دہن میں یعنی انکے
ہوا مذکور لفظ اشکل العین	بوصف چشم پاک جد حسنین	کہ آنکھ انکی بزیبائے کلاں تھی	سپیدی میں کچھ اک سرخی عیاں تھی

https://archive.org/details/@awais_sultan

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

بیان ہوتا نہیں خوبی کا عالم | سپیدی اور وہ سرخی کا عالم | سبک کم گوشت ایڑی آپکی تھی | ایہی تعظیم نوش لعقب کی

۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ اَضْحِيَانٍ وَ
عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

روایت دوسری جابر کی ہے کہ | کہ شاقوں کا دل تڑپانے کو | کہ دیکھا میں نے خیرالبشر کو | شب مہتاب میں شکل قمر کو
کہا تھا حلۂ حمرا بدن میں | لباس سرخ تھا زیبندہ تن میں | مری کچھ اس گھڑی مضطر نظر تھی | کبھی اُنپر کبھی سوئے قمر تھی
تحقیق سخن نزدیک میرے | رسول اللہ احسن تھے قمر سے | کیا یہاں شوق ذکا نے تقاضا | کہ لکھوں وصف محبوب خدا کا

غزل

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووے | منھ تو دیکھو کہ ترے منھ کے مقابل ہووے | ماہ کیا سامنے گر آپکے آوے خورشید | دعوے نور سے خجلت سے اُنکے حاصل ہووے
کیا یہ خورشید کہ خورشید قیامت ہو اگر | آپکے آگے ٹھہرنا اُسے مشکل ہووے | شان اجلال پہ آجائیں اگر وہ خورشید | اسکو طاقت ہے کہ جو وقت مقابل ہووے
یہاں خوش آیا نہیں جب ذکر گل عارض کی | نغمہ جو ہو با صوت عنادل ہووے | ملک دنیا کو وہ کیا خاک میں لیکر دے | جو کوئی دولت دیدار کا سائل ہووے
آہ برباد نہ یوں جا مرا نالۂ آہ | آہ کیسا اگر جذبہ کامل ہووے | اب تو بے ڈھب دل حسرت زدہ گھبراتا ہے | یا الٰہی شب فرقت کہیں زائل ہووے
لائیں گر آپکی تصویر نکیر و منکر | کیا عجب گور مری خلد کی منزل ہووے | ہے تمنا یہی ذرات کہ روز محشر | دست کافی ہی تیا پایہ محل ہووے

۱۰ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابی اسحٰق ہے اک مرد راوی | روایت کرنے کی ہے سطر حلی | کہ اصحابوں میں ہیں جو ابن عازب | کوئی اُنسے ہوا اکر مخاطب
کہ یعنی تم جو یار مصطفا ہو | خبردار جمال باصفا ہو | بتاؤ کیفیت روئے نبی کی | کرو تعریف شکل احمدی کی
کہ روئے پاک محبوب خدا کا | بشکل سیف کہئیے فی المثل تھا | کہا اُس نے نہ تھا چہرہ وہ ایسا | وہ روئے پاک بر مثل قمر تھا

۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ كَاَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ

روایت بوہریرہ نے بیاں کی | زبان وصف نبی میں درفشاں کی | کہ یعنی آپ تھے ابیض باندام | سپید و صاف گویا نقرۂ خام
| بچھ اک موئے مبارک میں شکن تھی | ہویدہ تھی ادا جو لیلیٰ کی |

۱۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا
اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ

https://archive.org/details/@awais_sultan

شبہا صاحبکم یعنی نفسہ ورأیت جبرئیل فاذا اقرب من رأیت بہ شبہا دحیۃ۔

وہ جابر ابن عبداللہ انصار	یہاں اسطرح سے کرتے ہیں گفتار	کہ فرمایا امام مرسلاں نے	کہا ہے سرور کون و مکاں نے
کہ دکھلائے گئے مجھکو نبی سب	کلیم اللہ پر آئے نظر جب	انھیں ناگاہ ابن صعب رقیں پایا	شنوءہ کے تھے اشخاص گویا
پھر عیسیٰ ابن مریم کو جو دیکھا	شبیہ عروہ بن مسعود پایا	خلیل اللہ ابراہیم فی النفوس	نظر یوں آئے گر اب کیجے غور
تو انکی مثل ہو صاحب تمہارا	کیا اپنی جانب کو اشارہ	کہ یعنی میں ہوا دنیا میں پیدا	خلیل اللہ کی صورت ہویدا
نظر کی اور جو روح الامیں کو	لگے ناگاہ دیکھا پیش منظر	تو اسکی شکل کی تشبیہ پایاں	ہے شکل وحیہ کلبی نمایاں

۱۳ ح عن سعید الجریری قال سمعت ابا الطفیل یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما بقی علی وجہ الارض احد راٰہ غیری قلت صفہ لی قال کان ابیض ملیحا مقصدا صلوات اللہ علیہ

سعید تابعی ہیں یہ جریری	روایت یہاں کی ہے اُس سے مروی	وہ کہتا ہے کہ یوں میں نے سنا تھا	کلام بوطفیل اسطرح کا تھا
کہا تھا یعنی یوں اُس محترم نے	رسول اللہ کو دیکھا ہے ہم نے	نہیں باقی ہے اب روئے زمیں پر	بجز میرے کوئی بارہ بہبر
کیا یہ عرض میں نے اُس ولی سے	مشرف کیجئے وصف نبی سے	کہا حضرت کا کیا گلفام تن تھا	عجب نمکیں سمن صافی بدن تھا
سنائے تھے توسط سے یہ اطوار	صباحت میں ملاحت بھی نمودار	سلام اللہ کا خیر الوریٰ پر	رسول اللہ محبوب خدا پر

۱۴ ح عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رؤی کالنور یخرج من بین ثنایاہ

بیاں کرتے ہیں عبداللہ عباس	نبی کے ابن عم وہ افصح الناس	کہ دونو آپکے دندان پیشیں	جدا آپس سے تھے بکشادہ آئین
کچھ ایسا فرق تھا دانتوں میں پیدا	کہ جس سے نور زیبائی عیاں تھا	بہنگام تکلم بات کے سات	نظر آتے تھے کیا انوار لمعات
	عجائب فرق تھا دانتوں میں انکے	نمایاں جس سے تھے نور کے شعلے	

بابُ ماجاء فی خاتمِ النبوّۃ

یہ باب بیچ مہر نبوت کے بیان میں ہے اور اس میں آٹھ حدیث ہیں

۱ ح عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن یزید یقول ذہبت بی خالتی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسی ودعا لی بالبرکۃ وتوضأ فشربت من وضوئہ وقمت خلف ظہرہ فنظرت الی الخاتم بین کتفیہ فاذا ہو مثل زر الحجلۃ

مناسب ہے پہلے شکر لسان عجز سمجھیے	یہاں سے تذکرہ مہر نبوت کا اب آتا ہے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

روایت جعد یہ پہنچا گیا ہے	کہ سائب کے تئیں میں نے سنا ہے	بیاں کرتا تھا یہ احوال سائب	رسول اللہ کا اجلال سائب
کہ مجھ کو میری خالہ ساتھ لیکر	گئی سوئے یتیم حوض کوثر	کہا پھر یا رسول اللہ دیکھو	یہ میرا بھانجا ہے آہ دیکھو
کروں کیا عرض تجھ سے شاہ لولاک	کیا ہے درد نے اب اسکو غمناک	شفیق دردمنداں نے یہ سنکر	رکھا دست مبارک میرے سر پر
کف دست مبارک سر پہ پھیری	دعائے خیر میرے واسطے کی	وضو فرمایا ختم مرسلاں نے	پیا آب وضو اس ناتواں نے
کھڑا ہو کر پس پشت معظم	نظر میں نے جو کی پھر سوئے خاتم	نظر کر یعنی اس خاتم کو دیکھا	کہ تھی وہ درمیان دوش بالا
بیاں کیا کیجئے خاتم کا احوال	کہ جیسے زر حجلہ تھی وہ تمثال	سنو اب زر حجلہ کی یہ تفسیر	بیاں شارح نے کی دو طرح تحریر
کہا پہلے کہ یوں تھی جلوہ پرواز	کہ جیسے کبک کا بیضہ سرافراز	دوبارہ شرح زر حجلہ یہ کی	کہ تھی وہ تکمہ پردہ عروسی

ح ۲ عن جابر بن سمرة قال رأيت الخاتم بين كتفي رسول الله صلى الله عليه وسلم غدة حمراء مثل بيضة الحمامة

بیاں کرتا ہے اک راوی بقول	کلام جابر سمرہ کو منقول	کہا اس نے کہ خاتم میں نے دیکھی	رسول اللہ کے کندھوں میں وہ تھی
برنگ	برنگ سرخ تھا وہ ایک غدہ	کہ تھا گویا کبوتر کا وہ بیضہ	

ح ۳ عن رميثة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو أشاء أن أقبل الخاتم الذي بين كتفيه من قربه لفعلت يقول لسعد بن معاذ يوم مات اهتز له عرش الرحمن

رمیثہ نے بیان ایسا کیا ہے	کہ میں نے آپکا کہنا سنا ہے	اگر اسوقت میں کرتی ارادا	تو تھا مقدور خاتم چومنے کا
وہ خاتم آپ کی ابن وضع پر تھی	کہ مابین دو شانہ جلوہ گر تھی	یہ حاصل قرب تھا وقت عنایت	کہ لیتی چوم میں مہر نبوت
غرض یہ ہے کہ فرماتے تھے اسدم	بحق سعد سردار دو عالم	ہوئی تھی سعد کی جس روز رحلت	اسی دن کی یہ ہے یعنی حقیقت
	بیاں کرتے تھے یوں محبوب سبحان	ہلا اس کے لئے ہے عرش رحمان	

ح ۴ عن علي رضي الله عنه كان علي إذا وصف رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث بطوله وقال بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين

علی مرتضیٰ شاہ ولایت	نبی کے ابن عم شان ہدایت	باوصاف جناب شاہ ابرار	سناتے تھے طویل الذیل اخبار
اسی میں سے یہ جملہ مختصر ہے	بیان مہر نبوت کا مگر ہے	کہا وہ خاتم محبوب یزداں	کہ مابین دو شانہ تھی نمایاں
	رسول اللہ تھے ختم رسالت	وہ خاتم یعنی کرتی تھی دلالت	

ح ۵ عن أبي زيد عمرو بن أخطب الأنصاري قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا زيد ادن مني فامسح ظهري فمسحت ظهره ووقعت أصابعي على الخاتم قلت وما الخاتم قال شعرات مجتمعات

https://archive.org/details/@awais_sultan

ابوزید عمرو ابن اخطب انصار	رسول اللہ کا یار مددگار	بیاں کرتا ہے یہاں ایسی روایت	کہ فرمانے لگے یوں مجھ سے حضرت
کہ اے ابوزید میرے پاس آ تو	ذرا کر مسح پشت مصطفیٰ کو	یہ سنکر بات جیسے پاس آکر	پھرایا ہاتھ پشت باصفا پر
کہ آئیں انگلیاں میری یکایک	بروئے خاتم و مہر نبوت	بیاں کرتا ہے راوی ذکر ایسا	کہ ابوزید عمرو سے یہ میں نے پوچھا
کہ تھی کس طرح کی حضرت کی خاتم			کہا مجتمع تھو مو گردو باہم

۶ تخ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ جَآءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰی اَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا
فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَآءَ الْغَدَ بِمِثْلِهٖ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ ابْسُطُوْا
ثُمَّ نَظَرَ اِلَی الْخَاتَمِ عَلٰی ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلٰی اَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ فِيْهِ حَتّٰی تُطْعِمَ
فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ
مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ فَقَالَ عُمَرُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهٖ

یہ عبداللہ بریدہ کا پسر ہے	کہ اپنے باپ سے دیتا خبر ہے	کہ میں نے یوں بریدہ سے سنا ہے	یہ میرا باپ مجھ سے کہہ گیا ہے
کہ سلمان آپ کی خدمت میں آیا	چھوہاروں کا بھرا اک خوان لایا	یہ اس ہنگام کی ہے سب حقیقت	کہ جب سوئے مدینہ آئے حضرت
رکھا اس خوان کو حضرت کے آگے	کہا حضرت نے مرد فارسی سے	کہ اے سلماں تو یہ کیا چیز لایا	کہا اس نے کہ صدقہ لیکے آیا
کیا ہے میں نے اس صدقہ کو حاضر	تمہارے واسطے یاروں کی خاطر	کیا ارشاد حضرت نے کہ سلمان	اٹھالے اب چھوہاروں کا تو یہ خوان
کہ ہم کھاتے نہیں صدقہ کو اصلا	یہ سنکر اس نے اس خوان کو اٹھایا	پھر اسکی مثل اس نے روز دیگر	رکھا حضرت کے آگے خوان لاکر
کیا پھر آپ نے ارشاد کیا ہے	کہا اس نے کہ ہدیہ آپکا ہے	کہا حضرت نے پھر یاروں کو آؤ	ادھر کو ہاتھ تم اپنے بڑھاؤ
پھر اس کے بعد سلماں نے نظر کی	بسوئے خاتم خیر البشر کی	وہ خاتم جو کہ پشت پاک پر تھی	کہ پشت صاحب لولاک پر تھی
ہوئے سلمان مشرف بہ ایمان	کہ لائے آپ پر ایماں سلمان	وہ سلماں تھے جو مملوک یہودی	کچھ اک قیمت معین کر کے ان کی
رسول اللہ نے ان کو خریدا	ثمن دی اور یہ شرط ٹھہرا	کہ ختم الانبیا خرما کے اشجار	جہود کے لیے کر دیویں تیار

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

وہ نخلستاں نہ جبتک باروَر ہو	نہ اُسکا قابلِ خوردن ثمر ہو	رہی مصروف کاروبار سلمان	نہ بیٹھی اس جگہ بیکار سلمان
غرض جو عہد حضرت نے کیا تھا	بدستِ پاک نخلستاں لگایا	مگر اک نخلِ خرما کو عمر نے	جمایا باغ میں اُس خوش سیر نے
کہوں کیا آپکی اعجاز کا حال	پھلا پھولا وہ نخلستاں اُسی سال	مگر وہ نخل ہی کچھ پھل نہ لایا	کہ جسکو تھا عمر نے وھاں لگایا
رسول اللہ نے تب کی یہ گفتار	نہ لایا یہ شجر کس واسطے بار	عمر نے اس حقیقت کو سنایا	یہ نخلہ ایک تھا میں نے لگایا
اُکھاڑا آپ نے نخلِ عمر کو	لگایا اپنے ہاتھوں وھاں شجر کو	دکھایا دستِ معجز نے یہ اجلال	پھلا پھولا وہ نخلہ بھی اُسی سال

ح ۷ عَنْ اَبِی نَضْرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَعْنِیْ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ فَقَالَ کَانَ فِیْ ظَھْرِہٖ بَضْعَۃٌ نَاشِزَۃٌ

روایت ہے ابی نضرہ سے منقول	کہ فرماتا ہے یوں وہ مردِ مقبول	کہ تھے جو بوسعید باسعادت	یہ اُن سے میں نے پوچھی تھی حقیقت
کہ حالِ خاتمِ حضرت بتاؤ	بیاں مہرِ نبوت کا سناؤ	جواب ایسا دیا اُس خوش سیر نے	ندیمِ مجلسِ خیرالبشر نے
کہ خاتم تھی میانِ پشتِ زیبا	کہ بضعہ ناشزہ ہے وصف جسکا	وہ بضعہ ناشزہ جو پشت پہ تھا	نمایان و ممیز سر بسر تھا

ح ۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ نَاسٍ مِنْ
اَصْحَابِہٖ فَدُرْتُ ھٰکَذَا مِنْ خَلْفِہٖ فَعَرَفَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَاَلْقَی الرِّدَآءَ عَنْ ظَھْرِہٖ فَرَاَیْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ
عَلٰی کَتِفَیْہِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَھَا خِیْلَانٌ کَاَنَّھَا الثَّاٰلِیْلُ فَرَجَعْتُ حَتّٰی اسْتَقْبَلْتُہٗ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ وَلَکَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَسْتَغْفَرَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ
وَلَکُمْ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

روایت اب وہ ہوئی ہے قلمبند	کہ راوی جس کا ہے سرجس کا فرزند	رکھا تھا نام عبداللہ اُس کا	سنو یہ قصہ دلخواہ اُس کا
بیاں کرتا ہے وہ احوال اپنا	کہ میں نزدِ رسول اللہ آیا	جنابِ شانِ رحمت آنگہی تھی	میانِ مجمعِ اصحاب بیٹھی
فدرت ہکذا یعنی کہ دورا	کیا یوں جیسے گرد پشت والا	ہوئے جب آپ اس معنی سے آگاہ	کہ تھی مہرِ نبوت کی مجھے چاہ
ردا پشتِ مبارک سے گرا دی	تو جائے مہر میں نے دیکھ پائی	ہوئی اُس مہر کی مجھکو زیارت	کہ تھی وہ درمیان دوش حضرت
نمایاں مثلِ مشتِ دستِ خاتم	کچھ اک تل اس کے گرداگرد باہم	تکونکی کی ہے شارح نے یہ تفصیل	سرِ پستان تھی گویا وہ ثالیل
پھرا پیچھے سے جب میں کرکے دورا	رسول اللہ کے آگے کو آیا	کہا میں نے تمہیں اللہ بخشے	کہا مجھکو بھی ہاں وہ مغفرت دے
کہی پھر قوم نے یہ بات مجھکو	دعا حضرت نے یہ فرمائی تجھکو	کہا میں نے کہ ہاں مجھکو دعا دی	تمہیں بھی تو بشارت ہے دعا کی
	پڑھی پھر میں نے از بہر حضرت	یہ استغفر لذنبک ساری آیت	

https://archive.org/details/@awais_sultan

https://archive.org/details/@awais_sultan

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اور گناہ بخشوا تو اپنی امت کے دمغفرت چاہ تو سب مومن مرد اور عورتوں کے واسطے

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح ۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نِصْفِ اُذُنَيْهِ

یہ کس کے شوق گیسو نے کیا کافی کو دیوانہ — کہ ہر دم وجد کے عالم میں زنجیریں تڑاتا ہے
اب اس موئے مبارک کا بیاں ہے — کہ رشک سنبل باغ جناں ہے
انس نے زلف لیلائے سخن کو — کیا اس طرح سے ہے عنبری بو
کہ موئے مشکبو خیر الوریٰ کی — رسول اللہ محبوب خدا کی
بنصفے گوشہائے پاک تک تھی — غرض یہ ہے کہ یونہی اسنے دیکھی

غزل

کیا جاتا ہے نظر وہیں وہ عالم — کہاں آنکھوں سے کافی دیکھتے ہم

دیکھتے جلوہ دیدار کو آتے جاتے — گل نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے
ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے — داغ حرمان دل مجزوں سے مٹاتے جاتے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرکے — دل دیوانہ کو زنجیر پہناتے جاتے
پائے اقدس ہی سے اٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو — روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
قدم پاک کی گر خاک ہی ہم آجاتی — چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے
خواب میں دولت بیدار ہی ملتی واں گر — بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے
دشت طیبہ میں ترے ناقے کے پیچھے پیچھے — دھجیاں جیب گریباں کی اڑاتے جاتے
دست صیاد سے چھٹتے جو ہزاروں کی طرح — چمن کوچۂ دلبر ہی کو جاتے جاتے
کافی کشتہ دیدار کو زندہ کرتے — لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے

ح ۲ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

یہ فرماتی جناب عائشہ ہیں — کہ وہ محبوبہ خیر الوریٰ ہیں
بیاں کرتی ہیں وہ اس طرح کی بات — کہ تھی میں غسل کرتی آپ کے سات
بھرا پانی کا ہوتا ایک برتن — کہ ہوتا صرف بہر غسل دو تن
بیاں موئے مبارک کا کیا حال — کہ فوق جمہ دون الوفرہ تھی بال
فروتر یعنی نرمہ گوش سے تھی — کچھ اک وہ بھی مبارک دوش سے تھی

ح ۳ عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَانَتْ جُمَّتُهٗ تَضْرِبُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ

براء فرزند عازب کی روایت — دکھاتی ہے ہمیں راہ ہدایت
کہ تھے حضرت بہ بالائے میانہ — فراخی آنکی ما بین دو شانہ
کچھ ایسے موئے اطہر آپ کے تھے — کہ نرمہ گوش تک وہ آپہنچتے

ح ۴ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

[illegible] قتادة قال لم يكن بالجعد ولا بالسبط كان يبلغ شعره شحمة اذنيه

قتادہ ایک راوی معتبر ہیں	انس سے اسکو اسناد خبر ہیں	کہا اسنے کہا میں نے انس سے	کہ موئے فرق تھے حضرت کے کیسے
انس نے یہ کیا اظہار احوال	نہ تھے جو لیدہ مطلق آپکے بال	کہوں سیدھے بھی تو سیدھے کہاں تھے	خمی و راستی کے درمیاں تھے
	پہنچتے تھے رسول اللہ کے بال	بہ نرمہ گوش یعنی وقت رسال	

۵ عن ام هانئ بنت ابي طالب قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا مكة قدمة وله اربع غدائر

ابوطالب کی بیٹی ام ہانی	بیاں کرتی ہیں با صدق بیانی	کہ روز فتح مکہ جبکہ آئے	ہمارے ہاں نبی تشریف لائے
	کیا تھا سے سر کو چار گیسو	کہ تھے بافیدہ اسدن آپکے مو	

۶ عن انس ان شعر النبي صلى الله عليه وسلم كان الى انصاف اذنيه

انس سے اور ہے منقول یہ حال	کہ بالتحقیق تھے یوں آپکے بال	کہ نصف گوشہائے پاک تک تھے	بگوش صاحب لولاک تک تھے

۷ عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسدل شعره وكان المشركون يفرقون رؤوسهم وكان اهل الكتاب يسدلون رؤوسهم وكان يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشيء ثم فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم راسه

یہاں سے ہے بیان ابن عباس	بیان درفشان ابن عباس	کہ تھی عادت یہ محبوب خدا میں	سدل کرتے تھے حضرت ابتدا میں
سدل یہ تھا کہ یعنی بال سر کے	جبین و پشت پہ پڑتے بکھر کے	وہاں تھے مشرکان زشت زندیق	کہ کرتے تھے وہ موئے سر میں تفریق
دو حصہ کرکے یعنی موئے سر کو	جدا کر دیتے تھے ادھر ادھر کو	و اہل الکتاب اپنے روئے ترجیل	کیا کرتے تھے موئے سر میں تسدیل
محبت بھی رسول اللہ رکھتے	موافق ہونے میں اہل کتب سے	نہ تھا جس چیز میں کچھ حکم آیا	کیا کرتے تھے حضرت سات انکا
پھر اسکے بعد تھا یہ آپکا حال	کئے دو حصے فرق پاک کے بال	نکالی مانگ یعنی موئے سر میں	جدائی کی عیاں شام و سحر میں

۸ عن مجاهد عن ام هانئ قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذا ضفائر اربع

مجاہد نام ہے جو ایک راوی	یہ اس نے ام ہانی سے خبر دی	کہ بنت عم حضرت نے کہا ہے	جو دیکھا اپنی آنکھوں ماجرا ہے
بیاں کرنے میں احوال غدائر	کہ تھے وہ صاحب اربع ضفائر	جناب مصطفےٰ نے موئے سر کو	کیا تھا چار گیسو بافتہ ہو

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَجُّلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عن عائشة قالت كنت ارجل راس رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا حائض

https://archive.org/details/@awais_sultan

طریقہ آپکا تھا جسطرح کنگھی کے کرنے میں
حدیثیں ترمذی اس باب میں ویسی ہی لاتا ہے

کروں کیا وصف ام مومناں کا
جناب عائشہ صادق زباں کا
کریں در حالت عذر زمانہ
کہ عروہ سے نہ امر دیں چھپایا
کیا کرتی سر حضرت پہ شانہ
صریحاً مسئلہ اسکو بتایا

۲ ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَانَ ثَوْبُهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

انس کا کیا کلام جانفزا ہی
رسول اللہ کی ایک ایک عادت
انھیں خوب تھی روغن کی کثرت
رکھا کرتے تھے کپڑا ایک سر پر
کہ وہ خادم جناب پاک کا ہی
ہمارے واسطے ٹھہری عبادت
بہت محبوب تھی روغن کی کثرت
کہ جس سے بو پہنچے موئے معنبر
یہ باعث کثرت دہن کا تھا
بیان کرتا ہی عادات نبی کو
یہ عادت بھی ہوئی وارد خبر میں
یہ بھی حضرت کی خوئے جاوداں
جو بالوں سے گزر جاتا تھا روغن
وہ کپڑا ثوب زیات ہوا تھا
خوش آتا ہے بہت یہ ذکر جی کو
کہ روغن ڈالتے تھے آپ سر میں
محاسن میں کیا کرتے تھے شانہ
وہ کپڑا جذب کر لاتا تھا روغن

۳ ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهِ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهِ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ انْتِعَالِهِ اِذَا انْتَعَلَ

ہوا منقول ام مومناں سے
یمیں سے ابتدا کرتے وضو میں
جناب عائشہ صادق زباں سے
یمیں سے شانہ کرتے آپ ہیں
کہ رکھتے دوست تھے حضرت یمیں کو
یمیں سے ابتدا غسل کرتے
بہت کاموں میں سمت راستیں کو
یمیں سے کفش میں وہ پانو دھرتے

۴ ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

یہ عبد اللہ کیا نیکو سیر ہے
کہ یار صحبت خیر البشر ہے
کہ کنگھی ہو نہ شغل جاودانہ
کہا اس نے کہ حضرت نے نہی کی
کریں ہاں ایک دن کے بعد شانہ
نہی یعنی یہ ہے حضرت نبی کی

۵ ح عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ

حمید عبد رحمن نے کہا ہے
کہ ایسے شخص سے جس نے سنا ہی
کہ بتحقیق عادت آپکی تھی
کہ حضرت کی جسے صحبت تھی حاصل
وہ کرتے ایک دن کے بعد کنگھی
بیاں کرتا تھا وہ مرد ناقل

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سفیدی موئے مبارکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

۱ ح عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْئًا فِيْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ اَبُوْبَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ شَيْئًا

بیان شانہ و تدہین ہو تو ہو چکا کافی
اب آگے آپ کی پیری کا بیان گو آتا ہے

قتادہ ایک مرد متقی ہے
انس بولے نہ پہنچی تھی یہ نوبت
ولیکن حضرت بوبکر صدیق

انس سے یہ روایت اسنے کی ہے
کہ کرتے رنگ بھی بالوں میں حضرت
کہ ہو راضی خدا اُس سے بہ تحقیق

کہا اُسنے انس سے میں نے پوچھا
سوا اسکے نہیں ہوتے نبی میں
اُنھوں نے یوں خضاب کیا تھا

خضاب بھی حضرت نے کیا تھا
سپیدی کچھ نہ یا کنپٹی میں
کہ وہ رنگ حنا و کتم کا تھا

ح ٢ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِيْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ اِلَّا اَرْبَعَ عَشَرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

انس سے ہم کو اک آئی دلی ہے
کہ یعنی جبکہ بالوں میں سپیدی

عجب واقف حال نبی ہے
جناب سرور عالم کے آئی
سر و ریش مبارک میں سپیدی

بیاں کرتا ہے وہ ایسی روایت
کیا میں نے جو گنے کا ارادہ
جو کی تعداد میں نے اسقدر تھی

عیاں ہے جس سے انداز محبت
نہ پائے بال چودہ سے زیادہ

ح ٣ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اِذَا دَهَنَ رَاْسَهٗ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ فَاِذَا لَمْ يَدْهَنْ رُئِيَ مِنْهُ

سماک حرب یوں راوی ہوا ہے
کہا جابر نے سائل سے کہ سن لے
جو ہوتا اتفاق ایسا بھی انکو

کہ میں نے ایسا جابر سے سنا ہے
کہ جب تیل ہی لگتے وہ سر میں کرتے
کہ بے تدہین رہتے آپکے مو

کہ پوچھا پوچھنے والے نے ان سے
نہ آتی تھی سپیدی کچھ نظر میں
تو ہوتی تھی سپیدی صاف ظاہر

کہ حال پیری حضرت بتا دے
کہ کتنے بال ہیں حضرت کے سر پر
بفرق پاک بس شفاف ظاہر

ح ٤ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

کیا آگاہ نافع نے خبر سے

خبر اسنے سنی ابن عمر سے
کہ یعنی انکو جب آئی سپیدی

کہ گنتے تھے سوا اسکے نہیں حال
قریب بیس ہو پائی سپیدی

کہ تھا یہ آپکی پیری کا احوال

ح ٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

فقیہوں میں علم میں ابن عباس
جناب سرور عالم سے بولے
جواب انکو دیا حضرت نے فی الحال
امور مرسلات و سورہ عم

نبی کے ابن عم ہیں ابن عباس
وہ یعنی ایک درد و غم سے بولے
کیا تفصیل سے ارشاد یہ حال
دکھاتے ہیں مجھے پیری کا عالم

بیاں کرتے ہیں احوال تحقیق
کہ یا حضرت نبی اللہ اب تو
بنایا مجھ کو سورہ ہود نے پیر
کہوں کیا حال شمس کورت کا

کہ یار غار وہ بوبکر صدیق
بڑھاپا آ گیا تحقیق تم کو
کیا ہے ہول الواقعہ نے دلگیر
کہ جسکے ہول سے آیا بڑھاپا

٦ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَاَخَوَاتُهَا

روایت کر گیا ہے بوجحیفہ | ہمارا رہنما ہے بوجحیفہ | بیاں کرتا ہے وہ شیریں عبارت | کہ یاروں نے کہا یوں پیش حضرت
کہ یعنی دیکھتے ہیں تم کو جو ہم | عیاں ہے آپ پر پیری کا عالم | کیا ارشاد ختم الانبیا نے | جواب ایسا دیا خیر الوریٰ نے
کہ سورہ ہود اور ہمسورتی انکی | دکھایا مجکو یہ ہنگام پیری

٧ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ التَّیْمِیِّ تَیْمِ الرَّبَابِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِیَ ابْنٌ لِّیْ قَالَ فَاُرِیْتُهُ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَیْتُهُ هٰذَا نَبِیُّ اللّٰہِ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّیْبُ وَشَیْبُهُ اَحْمَرُ

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا | کہ میں جو آپ کے نزدیک آیا | مرا بیٹا تھا میرے ساتھ ہمدم | کہ دکھلائے گئے سردار عالم
کہا بس میں نے جس دم انکو دیکھا | نبی اللہ ہیں یہ بے محابا | رسول اللہ کے اس وقت تن پر | وہاں ہو بہو تھے دو ثوب اخضر
ہری پوشاک یعنی زیب تن تھی | بیاں ہوتی نہیں خوبی بدن کی | یہ کس پاکیزہ تن کا ذکر آیا | کہ ہجر روح کے دل نے جوش کھایا
نہ دیکھا آہ اس زیبیدہ تن کو | ہری پوشاک میں رشک چمن کو | نہ دیکھی آہ صورت مصطفیٰ کی | رہی محشر تلک حسرت یہ باقی
بس اب کافی ہے چھوڑو ناکام | کہ پہنچے قول راوی بھی باتمام | بیاں کرتا ہے راوی حال مو کو | نبی کے موئے اطہر مشکبو کو
کہ تھا انپر نمایاں شیب کا حال | مگر سرخی لیے تھے آپ کے بال | ہوا ثابت باندازِ سپیدی | کہ وہ سرخی تھی آغاز سپیدی

٨ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قِیْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَكَانَ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ قَالَ لَمْ یَكُنْ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ اِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنُ

سماک ابن حرب سے قول منقول | کہ جابر یوں ہوا اک بار مسئول | کسی سائل نے پوچھا یعنی ان سے | کہ فرق پاک میں خیر الوریٰ کے
ہوئی تھی کچھ بھلا پیری نمودار | غرض یہ ہے کہ کر مجھ کو خبردار | جواب ایسا دیا جابر نے اس کو | نہ تھے ایسے تو سر میں آپ کے مو
مگر تھے انکی فرق میں کچھ ایک بال | کہ تھا انپر عیاں اس طرح کا حال | کیا کرتے مگر تدہین جس دن | سپیدی کو چھپا لیتی تھی تدہین

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

"یہ باب ہے خضاب کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں"

١ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِّیْ فَقَالَ ابْنُكَ هٰذَا فَقُلْتُ نَعَمْ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ قَالَ وَرَاَیْتُ الشَّیْبَ اَحْمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَاَفْسَرُ لِاَنَّ الرِّوَایَاتِ الصَّحِیْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْلُغِ الشَّیْبَ

https://archive.org/details/@awais_sultan

ارادہ ہے جو لکھنے کا مضامین خضابی کے — تو اب کاتب قلم بھی شاخ مہندی سے بنا ہو

ابو رمثہ کی رنگین روایت	کہ آیا میں لیے ہو ختم رسالت	مرا فرزند تھا ہمراہ میرے	کہ فرمانے لگے یوں آپ مجھسے
یہ بیٹا ہے ترا میں نے کہا ہاں	گواہی کا ہوں اسپرے خواہاں	جواب ایسا دیا باخیر الورا نے	جناب شافع روز جزا نے
خیانت یہ کرے تجھ پر نہ ہرچند	نہ ہووے تو بھی خائن بہر فرزند	کہا راوی نے بس میں نے جو دیکھا	نمایاں شیب احمر آپ کا تھا
یہاں کی ترمذی نے ایسی تحریر	کہ ہے اس بات میں احسن یہ تقریر	مگر ہے اور روشن تر روایت	کہ پیری کو نہیں پہنچے تھے حضرت

۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ سُئِلَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

یہ پوچھا بوہریرہ سے کسی نے	کیا تھا کیا خضاب ہو کسی نے	جواب اس طرح کا سائل نے پایا	کہ حضرت نے خضاب ہو کیا تھا

۳ عَنِ الْجَهْذَمَةِ امْرَاَةِ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَتْ اَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَاْسِهٖ رَدْعٌ اَوْ قَالَ رَدْغٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِیْ هٰذَا الشَّيْخُ

ہوئی مروی روایت جہذمہ سے	بشیر خوش خبر کی اہلیہ سے	کہا اس نے کہ حال اس طرح کا تھا	رسول اللہ کو یوں میں نے دیکھا
نکلتی تھی جناب پاک گھر سے	وہ تھے فرق مبارک کو جھٹکتے	جھٹکتے تھے وہ اپنے موئے سر کو	کہ آب غسل سے تھے تر بتر وہ
ملی کچھ چیز تھی بر فرق والا	کہ ہوتا تھا اثر جسکا ہویدا	کہا راوی نے یا رنگ حنا سے	اثر فرق مبارک پر تھا یعنے

۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا قَالَ حَمَّادٌ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَخْضُوْبًا

انس کہتا ہے دیکھا میں نے یہ حال	رسول اللہ کا مخضوب تھا بال	بیان کرتا ہے یہاں یہ بات حماد	کہ عبداللہ سے ہے اسکو اسناد
وہ راوی یوں خبر دیتا ہے ہمکو	انس کے پاس دیکھا آپکا مو	غرض یہ ہے کہ تھا مخضوب وہ بال	بیان کرتا تھا عبداللہ یوں حال

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كُحْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سرمہ لگانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں ۵ حدیثیں ہیں

۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ
ثَلٰثَةً فِیْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِیْ هٰذِهٖ

ہوا ثابت حدیثوں سے جو وصف سرمۂ اثمد — تو اب ہم کو بھلا کحل جواہر کب خوش آتا ہے

عبداللہ سے وارد ہوئے	بتاتے ہیں واسطے دو بصر ہے	بیاں کرتے ہیں حضرت کی زبانی کہ دو آنکھوں میں سرمہ اصفہانی

https://archive.org/details/@awais_sultan

کہ بس تحقیق ہو سرمہ باناساں بیاں کرتے ہیں یہی ابن عباس	بصارت کے تئیں کرتا ہی تاباں کہ تھی اک سرمہ دانی آپکے پاس دیا کرتے تھے میل سرمہ حضرت	وہ سرمہ موئے مژگاں ہو جاتا اسی سے آپ لیتے تھے سرمہ ہر اک چشم مبارک میں سہ کرت	بہت نور نظر کو ہے بڑھاتا ہمیشہ رات کو دیتے تھے سرمہ

ح ۲ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکتحل قبل ان ینام بالاثمد ثلثا فی کل عین وقال یزید بن ہارون فی حدیثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل منہا عند النوم ثلثا فی کل عین

کہا عباس کے دانا پسر نے یہ تھا ہنگام خفتن آپکا معمول محدث ہے یزید ابن ہارون	خبر جان اخبار و سیر نے کہ پیش از خواب کرتے چشم کو ل ادا اسنے کیا یہ اور مضمون لگا لیتے تھی میل سرمہ بھر کر	کہ یعنی آپ جب سونے کو آتے ہر اک چشم منور میں سہ کرت کہ تھی اک سرمہ دانی از بہر حضرت مکرر تین تین آنکھوں کے اندر	مبارک چشم میں سرمہ لگاتے لگاتے سرمہ اثمد کو حضرت اسی سے آپ وقت استراحت

ح ۳ عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاثمد عند النوم فانہ یجلو البصر وینبت الشعر

کہا ہے جابر روشن بیاں نے	کہ فرمایا رسول انس و جاں نے کیا کرتا ہے روشن وہ بصر کو	کہ لازم سرمہ اثمد کو جانو جماتا ہے وہ سر مژہ کے مو	رہو دیتے بوقت خواب مانو

ح ۴ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر

سنو اب یہ کلام ابن عباس کہا یعنی یہ چشم عرب نے ضیا نور نظر کو اس سے حاصل	کہ ہیں وہ علم دیں میں افقہ الناس جناب مصطفےٰ محبوب رب نے	رسول اللہ کے بھائی چچا زاد کہ اثمد بہترین توتیا ہے	زبانی آپ کی کرتے ہیں ارشاد تمہارے واسطے کحل صفا ہے نمود موئے مژگاں اس سے کامل

ح ۵ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر

خبر منقول ہے ابن عمر سے کہ یعنی تم یہ میری بات مانو	ندیم مجلس خیر البشر سے سدا اثمد کو تم لازم ہی جانو نظر پاتی ہے اس تائید اس سے	کہا فرزند یار مصطفےٰ نے کہ یہ تو اس طرح کا توتیا ہے مژہ کے واسطے تاکید اس سے	کہ فرمایا رسول مجتبےٰ نے بصر کے واسطے عین جلا ہے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

بَابُ مَا جَاءَ فِي لِبَاسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان لباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۱۳ حدیثیں ہیں

حـ ۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ

کہوں کیا حبذا عالم لباس مصطفائی کا	یہ چرچا عاشقوں کے پیراہن تک جا کے اڑتا ہے
زبانِ خامہ یہاں شق ہو بدیدہ سر	کہ ذکر کسوتِ خیر البشر ہے
یہ کس پوشاک کا مذکور آیا	کہ سنتا تو یکے دل نے جوش کھایا
یہ حضرت ام سلمہ کی روایت	دل صد چاک کو دیتی ہے راحت
کہ حضرت کو سبھی پوشاک تن سے	محبت تھی زیادہ پیرہن سے

حـ ۲ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ

لکھا راوی نے اسما کی زبانی	کہ تھی اس طرح فرمانی وہ بی بی
بیان آستین پیرہن میں	یہ کی تھی گوہر افشانی سخن میں
کہ حد آستین حضرت نبی کی	بحد بند دست پاک تک تھی

حـ ۳ عَنْ قُرَّةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهُ اِنَّ قَمِيْصَهُ لَمُطْلَقٌ اَوْ قَالَ زِرُّ قَمِيْصِهٖ مُطْلَقٌ قَالَ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِي جَيْبِ قَمِيْصِهٖ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ

بیاں کرتا ہے قرہ حال اپنا	کہ میں ہمراہ کچھ لوگوں کے آیا
ہوا حاضر حضور باصفا میں	جناب مستطاب مصطفیٰ میں
مزینہ سے ہم آئے جو اشخاص	انھیں کے ساتھ میں آیا باخلاص
ہوئے تھے اس لئے ہم آ کے موجود	رسول اللہ کی بیعت تھی مقصود
بتحقیق بیاں یہ ماجرا تھا	قمیص سرور عالم کھلا تھا
کھلا تھا یا کہ پیراہن کا تکمہ	کہا تشکیک کا راوی نے کلمہ
بہر صورت یہ ہے مطلب ہویدا	کہ تھا اس دم گریباں آپکا وا
میں لایا ہاتھ کو اپنے بڑھا کے	گریباں میں قمیص مصطفیٰ کے
دیا بوسہ بروئے خاتم پاک	ہوا یعنی بایں دولت شرفناک
یہاں مشتاق کو رقت کی جا ہے	مقام رشک ہے حسرت کی جا ہے
بھلا کا ہی نہ کیونکر جوش کھاوے	کہ دست غیر یہ دولت اڑاوے

غزل

سنا جب ذکر آیا وہ ہائے چاک گریباں کا	نظر پنہاں غیرت الفت کی تاراج دل پر
یہ سکے مسکرانے کا تصور لمبی آیا تھا	کہ بجلی طور کی سی رات بھر گرتی ہی جاتی
تکلف برطرف یہ تیری دیوانہ کا عالم ہے	کہ جانا وجد کے عالم میں سب خار بیاباں
دکھائی تیرہ بختی نے بہت ظلمت فرقت	نظر کر اب تو اور شب تیرہ شام غریباں
تفس میں ہم اسیر دل کا بعین اپنا بجا	کھلادی دید امید تک لطف دا

حـ ۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ.

انس کرتا ہے یہاں ایسی روایت	کہ باہر آئے تھے ختم رسالت
وہ اس انداز سے تشریف لائے	کہ تھے تکیہ اسامہ پر لگائے

https://archive.org/details/@awais_sultan

اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا	رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا	جناب پاک کے اُس وقت تن میں	لپٹا تھا جامہ قطری بدن میں
چھپا تھا اُس میں اُنکا جسم والا	تنِ والا پہ تھا وہ ثوب زیبا	پھر اس کے بعد ہوتا ہی یہ اثبات	پڑھی ملکر نماز اصحاب کے ساتھ

ح ۵ عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ عِمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

روایت ہے ابی نضرہ سے	کہ وہ راوی لقب ہے جنکا خدری	بیاں مجھ سے کیا اُس متقی نے	حدیث معتبر یار نبی نے
کہ تھے حضرت بیاں عادتاً کو	کہ جب کرتے نئے کپڑے کو ملبوس	جدا ہر ثوب تن کا نام لیتے	ردا و پیرہن کا نام لیتے
بیاں کرتے جناب نیک فرجام	عمامہ کا زبانِ پاک سے نام	غرض یہ ہے کہ جو کپڑا پہنتے	اسی کا نام لیتے تھے زباں سے
پھر اسکے بعد فرماتے کہ یارب	تجھے مخصوص ہے حمد و ثنا سب	مجھے پوشاک یہ جیسے پنہائی	بیاں کس طرح ہو حمد الہی
سوال اب تجھ سے کرتا ہوں خدایا	میں اس کپڑے کی خیر و عافیت کا	ہو جس خیر خاطر یہ تیار	الہی ہو وہ خیر اس میں نمودار
اماں دے اس کے شر سے یا الہی	بچا لینا ضرر سے یا الہی	بچا اُس شر سے جو اسمیں رکھا ہے	و یا تیار یہ شر سے ہوا ہے

ح ۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُہُ الْحِبَرَۃَ

انس فرزند مالک نے کہا ہے	لباس پاک کا جو ماجرا ہے	کہ تھا محبوب حضرت کو زیادہ	تمامی کسوت والا سے حبرہ
بہت جو پہنے کرتے محبوب	نہایت اُس کو رکھتے آپ مرغوب	مگر تفسیر میں حبرہ کے کافی	ہوئے ہیں مختلف آپس میں راوی
کوئی کہتا ہے یہ شایان کفن ہے	غرض اس سے مگر بردِ یمن ہے	کوئی کہتا ہے یہاں یہ بات خوب	کہ ہے حبرہ سے رنگ سبز مطلوب

ح ۷ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیْقِ سَاقَیْہِ قَالَ سُفْیَانُ اُرَاھَا حِبَرَۃً

کلام بو جحیفہ معتبر ہے	کہ وارد مشتر اس سے خبر ہے	بیاں کرتا ہے احوال نبی کو	کہ دیکھا میں نے یوں حال نبی کو
یہ تھا انداز محبوب خدا کا	بدن میں حلہ حمرا کھبا تھا	مری نظروں میں ہے گویا وہ عالم	کہ تھا ساق نبی سے نور توام
کیا سفیان راوی نے اشارہ	کہ مجھ کو یہاں گمان ہوتا ہے ایسا	کہ جس حلہ کی یہ تعریف کی ہے	وہ حلہ حبرہ حضرت نبی ہے

ح ۸ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَتْ جُمَّتُہٗ لَتَضْرِبُ قَرِیْبًا مِّنْ مَّنْکِبَیْہِ

ابی اسحٰق نے کی درفشانی	کہ تھی یہ ابن عازب کی زبانی	برا ابن عازب کہہ رہا تھا	کہ میں نے ایک بھی ایسا نہ دیکھا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

کہ یعنی اس طرح کا وہ بشر ہو — لباسِ سرخ میں زیبندہ تر ہو — غرض دیکھا تو دیکھا مصطفیٰ کو — بخوبی طاق محبوب خدا کو
کہوں کیا حلۂ حمرا کا عالم — تن زیبا پہ جو زیبا تھا اسدم — وہ گیسو دوش پر جو آب سے تھی — بہار تازہ تر دکھلا رہے تھی

غزل

رہے حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا — سر زلف معنبر کو نہ دیکھا
نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال — فروغ عارض گلبو نہ دیکھا — رہے اکثر کف افسوس ملتے — کہ ان ہاتھوں کا دستبو نہ دیکھا
ہزاروں کے تڑپنے کا تماشا — قفس میں تونے او گلرو نہ دیکھا — بھلا کہیئے کہ کیا دیکھا جہاں میں — اگر کاکی نے یہاں تمکو نہ دیکھا

۹ عن ابی رمثۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ بردان اخضران

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا — روایت کو رواں کرتا ہی ایسا — کہ دیکھا میں نے ختم انبیا کو — ہری رنگت کی اوڑھے چادریں دو

۱۰ عن قیلۃ بنت مخرمۃ قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ اسمال ملیتین کانتا بزعفران وقد نفضتہ وفی الحدیث قصۃ طویلۃ

روایت ہے زبان قیلہ سے — سنا راوی نے بنت مخرمہ سے — وہ مستورہ بیاں کرتی ہی ایسا — کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
نظر یعنی جو کی حضرت کے تن پر — تو تھے دو جامہ کہنہ بدن پر — عیاں یہ بھی ہوا اسکے بیاں سے — کہ رنگیں تھی وہ رنگ زعفران سے
مگر کچھ رنگ کم ہوتا چلا تھا — کہ اسکے رنگ کو عرصہ ہوا تھا — طوالت اس خبر میں بیشتر ہے — لکھا راوی نے یہاں پر مختصر ہے

۱۱ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالبیاض من الثیاب لیلبسہا احیاءکم وکفنوا فیہا موتاکم فانہا من خیار ثیابکم

مبیّن اس خبر کے ابن عباس — بیاں کرتے ہیں حال افضل الناس — کہ یہ ارشاد ہے خیر الوریٰ کا — کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا
یہ لازم ہے لباس اسکا بناؤ — غرض سالش تن اس سے پاؤ — برائے زندگاں تزئین اس سے — کرو مُردوں کی بھی تکفین اس سے
کہ بالتحقیق یہ کپڑا بھلا ہے — تمہارا بہترین جامہ ہے

۱۲ عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا البیاض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم

بیاں فرزند جندب نے کیا ہی — کہ یہ ارشاد ختم انبیا ہے — کہا ہے اور یہ حضرت نبی نے — کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا — کہ اسمیں دو کفن مُردوں کو لینے — کہ بے تحقیق یہ تو پاک تر ہے

۱۳ عن عائشۃ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط من شعر

کہا محبوبہ محبوب رب نے — جناب عائشہ صاحب ادب نے — کہ نکلے صبحدم فخر دو عالم — حبیب خاص حق ذات

https://archive.org/details/@awais_sultan

ہوئے عطر سے اُس دن برآمد کہ اوڑھے تھے کلیم موئے اسود

۱۴ حج عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ

ہوا ثابت باسنادِ مغیرہ

کہ حضرت نے کیا ملبوس جبہ ہوا وارد مگر یہ بھی خبر میں

وہ جبہ صنعتِ رومی میں تھا کہ اس جبہ کو پہنا تھا سفر میں

غرض یہ ہے کہ وہ تنگ آستین تھا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَيْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے گذران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس میں ۱۰ حدیثیں ہیں

۱ حج عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ اَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِيْ يَرٰى اَنَّ بِيْ جُنُوْنًا وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ

خبر عیش رسول اللہ کی کافی سناتا ہے

تغیر دل مغموں کو صابر و شاکر بناتا ہے

محمد ابن سیرین تابعی ہے

بیاں کرتا یہ حالِ واقعی ہے

کہ بیٹھے بوہریرہ پاس ہم تھے

یہ حالت دیکھتی اُسکی ہم تھے

کہ تھے قسم کتانی پارچے دو

کیا رنگین گل احمر سے انکو

غرض اوڑھے ہوئے وہ ثوب رنگین

جلیس بزم تھا باعز و تمکین

بسبب اتفاق ناگہانی

ہوئی معلوم بینی میں گرانی

کنارہ ثوب رنگین کا اٹھایا

صفائی کے لیئے بینی پہ لایا

غرض اس مقتدا نے سادہ پن جو بینی صاف کی پوشاک تن سے

پھر اس کے بعد و دیا ر پیمبر

کہے تھا لفظ بخ بخ کو مکرر

کہ تو نے بوہریرہ یہ کیا کیا

کہ بینی پاک یہ جامہ بنایا

قسم کھاتا ہوں میں اپنی خدا کی

کہ میں نے یہ حقیقت اپنی دیکھی

رسول اللہ کا منبر ادھر تھا

ادھر حجرہ تھا حضرت عائشہ کا

ضعیفی سے جو غش میں آ گیا میں

میان حجرہ و منبر گرا میں

پڑا تھا غش کی حالت میں کہ یہ

جو آنے والے آتے تھے وہاں پہ

مری گردن پہ رکھتے تھے قدم کو

سمجھتے تھے مگر دیوانہ ہم کو

بھلا مجکو کہاں دیوانگی تھی

مرے اوپر تو شدت بھوک کی تھی

عزیزو غور کرنیکی یہ جا ہے

فقط قصہ نہ یہ صحاب کا ہے

رسول اللہ نے بھی اس جہاں میں

اٹھائی کیا نہ سختی امتحاں میں

کہوں کیا آہ یوں حضرت نبی نے

گزارے بیشتر دو دو مہینے

ہوئی روشن نہ گھر میں آگ صلا

رہی ایسی ہی اُن تکلیف دنیا

حج عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ سَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ قَالَ اَنْ يَتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

روایت مالک دینار سے ہے — کہ یہ بھی راوی اخبار سے ہے
کہا اس نے جناب مصطفےٰ نے — شفیق رمز شاہ و گدا نے
نہ روٹی سیر ہو نہار کھائی — نہ ہرگز لحم سے سیری اٹھائی
رسول اللہ کو لیکن ضفف پر — ہوا کرتی تھی یہ حالت میسر
وہی راوی ہیں اب آگے یہ کہتا — کہ میں نے ایک اعرابی سے پوچھا
کہ ہے لفظ ضفف کس چیز کا نام — جواب اس نے دیا مجھ کو بانجام
کہ کہتے ہیں ضفف اس کو تو غرا — کہ کھانا کھائیے لوگوں میں مل کر

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان موزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ اور اس میں ۲ بارہ حدیثیں ہیں۔

۱ ح عَنْ اِبْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

بیان موزہ ہو یا ذکر نعلین مبارک ہو — غرض ہم خاکساروں کو یہی ہے جانوش آتا ہے

بیان موزہ خیر البشر ہے — یہاں راوی بریدہ کا پدر ہے
پدر کی اپنے کہتا ہے وہ گفتار — نجاشی تھا جو وہ حبشہ کا سردار
بطور ہدیہ اک موزے کے جوڑے — رسول اللہ کو تحفے لے کے بھیجے
ہوا ثابت کہ ان موزوں کی رنگت — سیاہ محض تھی دونوں کی رنگت
پہنکر ان کو ختم انبیا نے — کیا پھر جو وضو خیر الورےٰ نے
غرض فارغ ہوا ارکان کر سے — کیا پھر مسح ان پر دست کر سے

۲ ح عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَهْدٰى دِحْيَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكِيٌّ هُمَا اَمْ لَا

بیاں کرتا ہے شعبی یہ روایت — کہ ہے اس کو مغیرہ سے سماعت
مغیرہ نے کہا دحیہ کا احوال — کہ جوڑی اس نے کی موزوں کی ارسال
حضور پاک میں جب آئے موزے — مشرف پاؤں سے سرور کے ہوئے
غرض ہدیہ ہوا دحیہ کا مقبول — دیا عامر نے لیکن اس جگہ طول
کہ وہ موزے جو تھے دحیہ نے بھیجے — مگر جبہ بھی تھا ہمراہ ان کے
کیا وہ پیرہن حضرت نے ملبوس — دیا موزوں کو اعزاز قدم بوس
کیا یہ بھی رقم راوی نے احوال — کہ ان موزوں نے پایا تھا یہ جلال
وہ پہنا تک کہ پا والا میں ہے یہ — کہ ہو کر مندرس ٹکڑے سے تھی
یہاں راوی نے کی ہے یہ تقریر — کہ ان موزوں کا کچھ احوال تطہیر
بجا نا آپ نے پایا حال ظاہر — کہ ہیں یہ غیر طاہر یا کہ طاہر
بھلا کافی کو سنکر یہ حقیقت — نہ آوے کس طرح سے رشک و حسرت
کہ یہ تو یہاں رہے محروم و مایوس — وہاں ہوں موزہ چرمی قدم بوس

غزل

امید بوسہ پائے نبی میں — رہی کیا کیا نہ حسرت اپنے جی میں
بجائے کفش پا میں کاش ہوتا — یہی کہتا ہوں ہر دم بیکلی میں
رسول اللہ کے اوصاف و اخلاق — پڑھے جیسے کتاب ترمذی میں

https://archive.org/details/@awais_sultan

ہوا ثابت ہو گا شل اُن کے سُنا تھا ماجرائے شعلۂ طور ہوں کیا جال کا فیہ صنوبر	ملک جن و بشر حور و پری میں دکھایا اُسنے یہ عالم ہنسی میں پھنسا ہے جب کہ دام بیکسی میں	قد عالی سے کچھ نسبت نہ پائی نکلجائے تمامی دلکی حسرت رلاتا ہے اُسے سو شوق ہانی	صنوبر سرو شمشاد و سہی میں اگر مرجائیے اُسکی گلی میں تڑپتا ہے امید مخلصی میں

۳ ح عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا ذوال چرم بھی ہر نعل میں دو	کہ تھا کیا طرز نعلین نبی کا	کہا اُس خادم حضرت نے احوال	کہ نعلین مبارک کا تھا یہ حال مرتب یوں کیا تھا کفش پاکو

۴ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا

سُنو بھائی نے بیان ابن عباسؓ	کہ رہتے تھے بہت وہ آپکے پاس کہ تھی اسطرح کی ترکیب نعلین	انھوں نے حال نعلین نبی کا کئے تھی تعبیہ اُس پر دوالین	کیا ہی اسجگہ مذکور ایسا

۵ ح عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس کو جو محبت آپ سے تھی محدث ہے جو عیسیٰ ابن طہمان اثر اُن پر عیاں تھا کہنگی کا بیاں کرتا ہے عیسیٰ یہ بھی گویا	نہ وہ اُلفت کسے اب ہے کبھی رقم کرتا ہے اِس روداد کو یاں نہ موئے پوستین باقی رہا تھا کہ مجھ پھر کیا ثابت نے اظہار کہ یعنی جو انس کے پاس تھیں	یہ تھا عین محبت کا تقاضا کہ تھا وہ جو انس مالک کا بیٹا دوالین جو ان پر جو لگی تھیں ر ۰ ۰ اظہار کی اسطرح سے یہ نعلین رسول اللہ کی تھیں	کہ نعلین مبارک کو رکھا ہمارے پاس جفت نعل لایا ہوا محسوس یہ وہ دلگی تھیں کہ یہ ثابت باسناد انس ہے

۶ ح عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا

روایت ہے عبید با خبر سے کہا ابن عمر نے بے تکلف کہ کیونکہ چرم پر پیا نہ تھا	کہ اس نے یہ کہا ابن عمر سے کہ یعنی اس سبب سے مجکو نعلین مرتب یوں کیا تھا یعنی اُن کو عجب ہے یہ محبت کا تقاضا	کہ دیکھا میں نے یہ احوال تیرا کہ میں نے آپکو تحقیق دیکھا وضو سے جب فراغت آپ پاتے کہ مو جو ایسی نعلین پہنتا	کہ تو نعلین سبتی ہے پہنتا انھوں نے ایسی نعلینوں کو پہنا قدم پاک نعلینوں میں لاتے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

خج عن عمرو بن حريث يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في نعلين مخصوفتين

عمرو ہی زمرۂ اہل خبر سے	کہ ہے آگاہ وہ حال پیمبر سے	بیاں ناقل ہوا ہے اس خبر کا	کہ میں نے آپ کو اس طرح دیکھا
رکھتے یعنی وہ مصروف عبادت	نماز اس طور پڑھتے تھے حضرت	کہ نعلین قدم پاک میں تھیں	قدوم صاحب لولاک میں تھیں
ہوا یہ بھی غرض احوال مکشوف	کہ تھا نعلین کا انداز مخصوف	سمجھ لو نام ہی مخصوف اس کا	سیا ہوتیں باہم جرم دوہرا

خج ٨ عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمشين احدكم في نعل واحدة لينعلهما جميعا او ليحفهما جميعا

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا	کہ ارشاد ہے حضرت نبی کا	یہ فرماتے تھے دو عالم کے مرشد	نہ پہنے یعنی کوئی نعل واحد
نہ کوئی یوں چلے زنہار رستا	کہ ہووے ایک پا میں کفش تنہا	اگر پہنے ہم دونوں کو پہنے	وگرنہ پاؤں ہوں دونوں برہنے

خج ٩ عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يأكل يعني الرجل بشماله او يمشي في نعل

کہا جابر نے حضرت نے نہی کی	یہ ہے یعنی نہی حضرت نبی کی	نہ کھاتا کوئی دست چپ سے کھاوے	نہ ہرگز نعل واحد پاس لاوے
	چلے کوئی نہ راہ لاابالی	کہ ہو اک پاؤں کفش سے یا خالی	

خج ١٠ عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا انتعل احدكم فليبدأ باليمين واذا نزع فليبدأ بالشمال فلتكن اليمنى اولهما تنعل وآخرهما تنزع

کیا اعرج نے یہ بیان کو اس کا	کلام بوہریرہ جو سنا تھا	کہ یوں تقریر کی اس خوش بیاں نے	رفیق خادم خیر البشر نے
کہ فرماتے تھے یہ سردار کونین	اگر پہنے کوئی تم میں سے نعلین	کرے وہ ابتدا پائے یمیں سے	نہ پھیرے پاؤں سمت دائیں سے
خیال اس بات کا لازم ہے اس دم	پہننے میں کرے دایاں مقدم	نکالے پاؤں سے جب کفش پا کو	تو بائیں سے ہی بہتر ابتدا کو

خج ١١ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع في ترجله وتنعله

جناب عائشہ صادق زباں نے	رسول اللہ کی آرام جاں نے	خبر دی حال خیر المرسلیں سے	کہ تھی الفت انہیں سمت یمیں سے
اگر شانہ کشی کرتے بگیسو	مقدم رکھتے سمت راستیں کو جانب	پہنتے تھے اگر نعلین والا	مقدم واں بھی پا راستیں تھا
اگر غسل و وضو بھی آپ کرتے	تو کرتے ابتدا سو دائیں طرف سے	غرض حضرت کو تھا اسکا تعلق	یمین و راستیں سے تھی محبت

خج ١٢ عن ابي هريرة قال كان لنعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قبالان وابي بكر وعمر رضي الله عنهما واول من عقد عقدا واحدا عثمان

کہا ہے بوہریرہ متقی نے	محدث عبد ہادی نے کہی ہے	کہ نعلین رسول اللہ میں تو	مرتب تھی دوال جرم دو دو

https://archive.org/details/@awais_sultan

یہی حال بوبکر و عمر کا تھا	کہ دو تسموں کی نعلینوں کو پہنا	مگر انداز کفش یک ہی والی	ہوا ہے حضرت عثماں سے جاری

باب ما جاء فی ذکر خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہے بیان انگوٹھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں۔

۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

بیان خاتم و ذکر ختم کو ہم لکھے — دل مشتاق نے تقریب یہ ہمکو سجھایا

انس کا کیا کلام دلنشیں ہے	بجان عاشقاں نقش نگیں ہے	کہ وہ جو آپ کی انگشتری تھی	وہ انگشتر ز نقرہ کی بنی تھی
	نگینہ اس کے اوپر جو لگا تھا	حبش کا وہ عقیق پر ضیا تھا	

۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهٗ

ہوا ابن عمر سے قول مروی	کہ حضرت کی انگوٹھی نقرئی تھی	بنایا اس کو بہر خاتم تھا	مگر مقصود تو اس کام سے تھا
کہ نامے جو ہوا کرتے تھے مرقوم	بہر خاص فرماتے تھے مختوم	فقط یہ کام تھا انگشتری سے	رہی پر دور انگشت نبی سے

۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهٗ مِنْهُ

انس سے اور بھی وارد خبر ہے	مخالف قول اول سے مگر ہے	کہ خاتم جو رسول اللہ کی تھی	بنی چاندی سے وہ انگشتری تھی
نگینہ کا یہ تھا اس سے قرینہ	کہ تھا چاندی ہی کا اس کا نگینہ	روایت ہے یہ اس معنی کی شاید	کہ تھی آپس میں دونوں جنس واحد

۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ كَفِّهٖ

انس کہتے ہیں جو تھی قول ان کا	رہ مجمل سنو حال مفصل	یہاں تقریر کی اس سے زیادہ	کہ پھر آپ کا جب یہ ارادہ
کہ خط لکھیں سلاطین عجم کو	پسند آیا ہے یعنی اب یہ ہمکو	کسی نے آپ سے کی یہ گذارش	کہ ہے اس طرح پر حال نگارش
عجم والوں کا ہے طریقہ معمول	نہیں رکھتے خط بے مہر مقبول	سنے جب آپ نے یہ تازہ اخبار	تو کی حضرت نبی نے مہر تیار
انس کہتا ہے اب آگے کہوں کیا	مری نظروں میں ہے وہ حال گویا	سفیدی جگمگ انگشتری کی	کف والا میں جلوہ کر رہی تھی

۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ

انس کہتا ہے جو تھی یہ روایت	کہ نقش خاتم ختم رسالت	ہوا اس طرح سے کندہ نگیں میں	کہ تھیں اس میں منقش تین سطریں
محمد سطر پائیں لکھا تھا	رسول اوسط میں کندہ کیا تھا	لکھا تھا کلمہ اللہ بالا	کہ سب سے اوپر تھا نام والا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

(٦) عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب الى كسرى وقيصر والنجاشي فقيل له
لا يقبلون كتابا الا بخاتم فصاغ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما حلقته فضة ونقش فيه محمد رسول الله

انس سے یہ حدیث پانچویں ہے	بیاں کرتا وہ یوں اس کے تئیں ہے	کہ جس ہنگام میں خیر الورا نے	یہ چاہا افتخار انبیاء نے
کہ فرماویں رقم منشور اطہر	سوئے نجاشی و کسریٰ و قیصر	کسی نے آپ سے کی ایسی تقریر	کہ ہے اس طرح پر احوال تحریر
یقیں کرتے نہیں کسریٰ و قیصر	نہ جب تک ثبت ہووے مہر خط پر	وہیں حضرت نے بنوائی انگوٹھی	وہ انگشتر تو ہاں اس طرح کی تھی
کہ حلقہ اس انگوٹھی کا بنایا	ز سیم خام تھا اچھا بنایا	میان مہر یہ نقش بجا تھا	محمد ہے رسول اللہ لکھا تھا

(٧) عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دخل الخلاء نزع خاتمه

چھٹی سنیے انس کی یہ روایت	حقیقت میں ہے یہ راہ ہدایت	کہ جب بیت الخلا کو آپ جاتے	انگوٹھی ہاتھ سے باہر نکالتے

(٨) عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق فكان في يده ثم
كان في يد ابي بكر وعمر رضي الله عنهما ثم كان في يد عثمان رضي الله عنه حتى وقع في بئر اريس نقشه محمد رسول الله

اب آگے قول ہے ابن عمر کا	وہ حال مہر نبی ظاہر ہے کرتا	کہ لی تھی آپ نے وہ جو انگوٹھی	نبی انگشتری وہ سیم سے تھی
رہی وہ خاتم والا مکرم	بدست پاک سردار دو عالم	ہوئے جب سوئے جنت آپ راہی	وہ خاتم ہاتھ میں بوبکر کے آئی
رکھی انگشتری یار نبی نے	بدست خود ابوبکر ولی نے	خلافت جب ہوئی حضرت عمر کی	تصرف میں رہی ان کے انگوٹھی
ہوا عثمان کا جب دور خلافت	گئی ان پاس وہ مہر رسالت	رہی ان کے تصرف میں یہاں تک	کہ آخر گم ہوئی وہ مہر بیشک
اریس اس چاہ کا مشہور ہے نام	گری جس میں وہ مہر نیک انجام	کہ جس کا نقش تھا اس اوکی ساخت	محمد تھا رسول اللہ کے ساتھ

باب ما جاء في تختم رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان انگوٹھی پہننے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

(١) عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس خاتمه في يمينه

روایت ہے جناب مرتضیٰ سے	علی فرزند عم مصطفیٰ سے	بیاں کرتے ہیں وہ باطرز اخلاص	کہ سردار دو عالم خاتم خاص
	رکھا کرتے تھے دست راست میں ہی	پہنتے آپ تھے اس کو یمیں میں	

(٢) عن حماد بن سلمة قال رأيت ابن ابي رافع يتختم في يمينه فسألته عن ذلك
فقال رأيت عبد الله بن جعفر يتختم في يمينه وقال عبد الله بن جعفر
كان النبي صلى الله عليه وسلم يتختم في يمينه

کیا حماد نے مذکور ایسا | کہ میں نے ابن ابو رافع کو دیکھا | انگوٹھی تھی بدست راست اُسکے | کیا پس میں نے استفسار اُس سے
جواب اُس نے دیا مجھکو ہویدا | کہ عبداللہ تھا جعفر کا بیٹا | اُسے پہنے انگوٹھی میں نے دیکھا | بدست راست کیوں اس وقت پوچھا
کہا اس نے کہ سردار دو عالم | پہنتے تھے اسی صورت سے خاتم

ح ۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ

کہوں میں جو روایت دوسری ہے | کہ عبداللہ بن جعفر نے کہی ہے | رسول اللہ کی یعنی انگوٹھی | رہا کرتی بدست راستیں تھی

ح ۴ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَلَا اَخَالُہٗ اِلَّا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ

یہاں حال ہوتا ہے جو مرقوم | ہوا جو صلت کے کہنے سے معلوم | کہ عبداللہ تھے فرزند عباس | انگوٹھی وہ پہنتا تھا بدست
گماں کرتا ہوں میں اس بات کا بھی | کہ اُس مخدوم نے ایسا کہا بھی | کہ مہر خاص ختم الانبیاء کی | بدست راستیں زینت فزا تھی

ح ۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَجَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَنَہٰی اَنْ یَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلَیْہِ وَھُوَ الَّذِیْ سَقَطَ مِنْ مُعَیْقِیْبٍ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ

روایت اب سنو ابن عمر کی | کہ لی حضرت نے چاندی کی انگوٹھی | پہننے کا رکھا تھا یہ قرینہ | کہ رو گرداں کئے کرتے نگینہ
انگوٹھی کے نگینہ کو پھرا تے | ہتھیلی کی طرف کو آپ لاتے | کھدوایوں نقش تھا مہر نبی کا | محمد تھا رسول اللہ بھی تھا
مگر حضرت نے اوروں کو نہی کی | کہ بنوائے کوئی ایسی انگوٹھی | مبادا کوئی یوں ہو جائے ایک | کہ چاہی التباس خاتم پاک
ہوا پھر اتفاق کارا ایسا | کہ خادم حضرت عثمان کا تھا | اُسی کے پاس تھی یہ ہر حالت | رکھے تھا وہ بعنوان کفالت
اریسا کیسا چاہ ہے شہرۂ عالم | گری وہاں سے خادم سے وہ خاتم

ح ۶ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِھِمَا

امام جعفر صادق زباں سے | روایت کی ہے یوں اپنے پدر سے | کہ عادت حضرت حسنین کی تھی | بدست چپ پہنتے تھے انگوٹھی

ح ۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَمِیْنِہٖ

انس کے قول سے ہوا یہ معلوم | کہ خیر المرسلین عالم کے مخدوم | انگوٹھی کو پہنتے تھے یمیں میں | رکھی تھی مہر دست راستیں میں

ح ۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ فَکَانَ یَلْبَسُہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَھَبٍ فَطَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ

https://archive.org/details/@awais_sultan

کیا مذکور فرزند عمر نے | کہ مخبر انبیاء خیر البشر نے | انگوٹھی ایک لی ایسی طرحدار | طلا سے تھی بنی وہ مہر زرکار
اگر دستور یہ بھی آپ کا تھا | کہ دست راست میں اسکو رکھا تھا | خبر اشخاص سے جب تو پائی | کہ پہنی آپ نے مہر طلائی
یہ صورت دیکھ کر اشخاص کثیر | ہوئے مصروف نیز بہ خاتم زر | جو دیکھا آپ نے یہ طور احوال | تو پھینکا ہاتھ سے خاتم کو فی الحال
کیا یہ اور بھی ارشاد و اظہار | نہ پہنونگا اسے زنہار زنہار | سبھوں نے دیکھ کر حال نبی کو | گرایا ہاتھ سے انگشتری کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان تعریف تیغ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ حج عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

یہ ہنگام بیان وصف سیف سرور عالم | دم تیغ زبان کیا کیا نئی جوہر دکھاتا ہے

انس نے کھینچکر تیغ زبان کو | کیا تسخیر اقلیم بیاں کو | کہ قبضہ سیف ختم المرسلیں کا | رسول غازی سلطان دیں کا
ہوا تھا جنس نقرہ سے وہ طیار | تجلی تھا طرحدار و نمودار

۲ حج عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

روایت بھی سعید بو الحسن کی | انس کے قول سے جو متحد تھی | کیا بس اکتفا اس ہی بیاں پر | نہ کی تکرار مضمون مکرر

۳ حج عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

کیا ہے ہود نے مذکور ایسا | کہ میں نے اپنے نانا سے سنا تھا | کہ مکہ پر مظفر آپ جب ہو کر | وہاں داخل ہوئے با نصرت و فر
یہ عالم آپ کی تلوار کا تھا | طلا و نقرہ اس پر تعبیہ تھا | بیاں کرتا ہے طالب نام راوی | کہ یہ تقریر میں نے ہود سے کی
کہ تو مجھسے بیاں کر حال اسکا | کہ نقرہ کس جگہ اوپر لگا تھا | دیا اس نے جواب آشکارا | لگا تھا اس پہ بہت قبضہ نقرہ

۴ حج عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

عجائب ابن سیریں کا بیاں ہے | کہ جب صورت معنی عیاں ہے | مثل مشہور ہے عالم میں ہر سو | محبت جس کسی سے ہو کسی کو
اُسی کا ذکر وہ کرتا رہے گا | اُسی کی چال پر چلتا رہے گا | غرض ہے ابن سیریں کا بیاں کہ | ولیکن بات ہے یہ امتحاں کی
کہ تیغ اُس نے بنائی از رہ حسب | بطرز و شکل تیغ ابن جندب | کہ تھی فرزند جندب پاس تلوار | بعینہ شکل تیغ شاہ ابرار
مکرر یوں بیاں کرتا ہے راوی | | | کہ حنفی تیغ تھی سردار دیں کی

https://archive.org/details/@awais_sultan

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِرْعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان زرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

اخ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ

زرہ کی وصف میں تھا مختصر باب جداگانہ سو کافی اسکو باہم باب مغفر سے ملاتا ہے

زبیر جنتی یار نبی نے	بشارت اس کو جنت کی ملی ہے	مبشرہ جو ہیں اصحاب حضرت	انہی دس میں یہ ہے اہل بشارت
بیاں کرتا ہے احوال احد کو	کہ پہنے آپ تھے اس دن زرہ دو	بیاں کافی نہ تھا خوشی کی جا ہے	کہ وصف غزوہ خیر الورا ہے
کروں کچھ وصف ختم المرسلاں کا	نبی غازی آخر زماں کا	مسلح درمیان رزم گہ تھے	زرہ بر دوسری پہنے زرہ تھے
پسند آئی تھی یہ شان تجمل	کہ ہے روز وغا آن تجمل	عیاں چہرہ پہ تھا نور جلادت	جبیں تھی مطلع انوار شوکت
تہور کا یہ عالم برملا تھا	کہ جان اشقیا پر زلزلہ تھا	شجاعت دیکھ کر محبوب رب کی	ہزیمت تھی شجاعان عرب کی
بعین رزم ٹھیرا عزم والا	کہ ہو بالائے صخرا جلوہ فرما	کہ تا اصحاب دیکھیں رو کے ظاہر	بزودی ہوں مظفر اشقیا پر
ولیکن کثرت چالش گری سے	تن والا پہ آثار کسل تھے	تردد دل دکھایا تھا یہ نیرنگ	نہ آ سکتے تھے حضرت بر سر سنگ
کہ اس ہنگام میں طلحہ نے آکر	ادب سے پشت کو نیچے جھکا کر	بعینہ صورت زینہ بنایا	رسول اللہ کو اوپر چڑھایا
عجب طلحہ بھی مرد جانفشاں تھا	حصار دین کا گویا نردباں تھا	غرض حضرت باستقلال کامل	ہوئے بالائے سنگ صخرہ داخل
کہا راوی نے بس میں سن رہا تھا	کہ یوں ارشاد حضرت نے کیا تھا	یہ فرمایا کیا طلحہ نے واجب	کہا شارح نے یہاں نعم المطالب
کیا جنت کو واجب اپنے اوپر	شفاعت کر کیا یار روز محشر	نہیں معلوم یہ کافی کدھر ہے	کہ بحر رحمت یہاں جوش پر ہے
سخاوت دیکھنا خیر الورا کی	کہ جنت آج طلحہ کو عطا کی	بجو لے آکے داماں نبی کو	نہ چھوڑا لے گدا دست سخی کو

غزل

سرت گردم بمیدان شفاعت			نظر فرما بخواہان شفاعت
بحیت مطلع خورشید احسان	بحالت ماہ تابان شفاعت	سرفرازی بتاج عز و تمکین	سرافرازی بایوان شفاعت
سحاب تشنہ بر فرق عالم	محیط گرستگان شفاعت	براسے تشنگان روز محشر	وجیہ ابر نیسان شفاعت
گرفتارم بایام عسر الم	ملاجم کن بپیمان شفاعت	چہ بیم از آفتاب روز محشر	بظل مہر تابان شفاعت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

گدایان در ترا یا دارِ ی	بروز حشر بر خوان شفاعت	بحالِ کاؤی مسکین کرم کن	کہ شایان بیا مانِ شفاعت

٢ الخ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا

یہ راوی نا صاحب خبر ہیں	طریق راستی کا راہبر ہے بلکل ابرہ و استر ملا کر	کہا حال جناب مصطفےٰ کو کیا تھا انکو ہم پشت و مظاہر	کہ تھے روز احد پہنے زرہ دو

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان خود مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ١٢

١ الخ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ

انس سرخیل صحاب خبر ہے لگا کہنے کوئی وہاں صاحب ہوش	بیاں کرتا ہے یہ حال معتبر ہے کہ ہے ابن خطل کعبہ میں روپوش دیا حضرت نے حکم قتل اس کو	کہ حضرت آئے یوں مکہ کے اندر وہ یعنی اب یہاں مخفی ہوا ہے کہ بس اس کو وہیں پر مار ڈالو	رکھا تھا خود بر فرق منور پس پردہ وہ مرتد چھپ رہا ہے

٢ الخ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقَالَ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

انس نے اور بھی تقریر کی ہے وہاں جب خود سر سے اتارا وہ مرتد آج یہاں آ کر چھپا ہے روایت اور اک وہی کی ہے	حقیقت یہ بھی روز فتح کی ہے کہا تنے میں کوئی مخبر پکارا در پردہ پنہاں ہو گیا ہے کہ یہاں یہ بات بھی میں نے سنی ہے	کہ جس دم آپ منصور و مظفر کہ اب ابن خطل حال پریشاں ہوا اس کے لئے یہ حکم والا کہ جب کعبہ میں آئے ہوکے فیروز	ہوئے کعبہ میں داخل خود در سر ہوا ہے آن کر کعبہ میں پنہاں کہ ہووے قتل وہ مرتد ابھی جا نہ تھے احرام باندھے آپ اس روز

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِمَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان دستار مبارک رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں ١٢

١ الخ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

بحال وصف دستار	جناب سرور عالم	دل مشتاق کیا کیا حسرتوں سے پیچ کھاتا ہے	
بیان جابر شیریں ادا ہے	محبوں کو نوید جاں فزا ہے	کہ روز فتح ہنگام مہ والا فروز	ہوئے کعبہ میں داخل پیروز

	بفرق پاک تھا رنگین عمامہ	سیہ رنگت کا اک شکیں عمامہ	

۲ عن جعفر بن عمرو بن حريث عن أبيه قال رأيت على النبي صلى الله عليه وسلم عمامة سوداء

کہا ہے جعفر ابن عمر نے	کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا	عمامہ آپ کے سر پر بندھا تھا
	عمامہ تھا جو بر فرق مکرم	سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم	

۳ عن جعفر بن عمرو بن حريث عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عمامة سوداء

روایت اور جعفر نے یہی ہے	زبان بیان بھی اسکو باپ کی	وہ کہتا ہے بتحقیق روایت	کہ تھے مشغول خطبہ جبکہ حضرت
بیان خلق یعنی خطبہ خوان تھے	زبان وعظ سے گوہر فشاں تھے	عمامہ تھا سر عالی پہ اسود	سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم

۴ عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه قال
وكان ابن عمر يفعل ذلك قال عبيد الله ورأيت القاسم بن محمد وسالما يفعلان ذلك

ہوئی مروی خبر ابن عمر سے	کہ تھا یہ عادت خیر البشر سے	کہ جس دم باندھتے حضرت عمامہ	رکھا کرتے میان دوش شملہ
کہا نافع نے بھی ابن عمر سے	ہمیشہ باندھتے دستار ایسے	عبید اللہ یوں ہے ذکر کرتا	کہ میں نے سالم و قاسم کو دیکھا
	وہ دونوں شخص یعنی اس طرح سے	عمامہ سر پہ اپنے باندھتے تھے	

۵ عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عصابة دسماء

ہوا ثابت بقول ابن عباس	کہ تھے مشغول خطبہ افضل الناس	بفرق پاک سردار دو عالم	سیہ رنگت کی تھی دستار اسود

باب ما جاء في صفة إزار رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان تہبند مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن أبي بردة قال أخرجت إلينا عائشة رضي الله عنها كساء ملبدا وإزارا غليظا
فقالت قبض روح رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذين

ازار و کسا تہ بند نام ثوب اعلیٰ	کہ جسکی صورۃ کیفیت بیاں ہے ماجرا	ابی بردہ سے ہے منقول حالی	بیان کرتا ہے وہ یوں صدق مقالی
نہایت یہ روایت با اثر ہے	بیان حضرت خیر البشر ہے	کہی راوی نے یہاں صورت	ہوئی تھی یعنی یہ ارشاد و قالت
نکالے عائشہ نے پارچہ دو	ہمارے سامنے آ کر ہمیں کو	غرض پاران دو میں تھی لگی جو	لگے تھے اور ان میں بھی پیوند اکثر
بہ صورت کثرت پیوند کی تھی	سنو کی شکل وہ چادر موٹے تھے	شتاب کیفیت ثوب دگر کی	ازار خاتم پیغمبراں تھی

https://archive.org/details/@awais_sultan

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

حقیقت یوں ہوئی اسکی مرے	کہ تھی موتی باندازِ سطبرے	کہا پھر صاف ام موسان نے	رسول اللہ کی آرام جان نے
یہ دونو پارچہ یعنی جو دیکھے	عرض وصاف بھی دونوں کی لکھے	انہیں میں آپ نے فرمائی رحلت	یہی ملبوس تھا ہنگام فرقت
بوقتِ استعمال وارفا سے	بیان کیا کیجیے غم کی کہانی	اسی پوشاک کو پہنے ہوئے تھے	یہی دونو بدن آپ کی تھے

۲ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِیْ تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَیْنَمَا اَنَا اَمْشِیْ بِالْمَدِیْنَةِ اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِیْ یَقُوْلُ اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهٗ اَتْقٰی وَاَبْقٰی فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِیَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ اَمَا لَكَ فِیَّ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِزَارُهٗ اِلٰی نِصْفِ سَاقَیْهِ

بیان کرتا ہے اشعث یوں حقیقت	کہ میری پھوپھی سے یہ روایت	پھوپھی میری بیان کرتی ہے ایسا	کہ تھا میرا چچا یہ بات کہتا
کہ میں شہر مدینہ میں رواں تھا	چلا جاتا بحال خود وہاں تھا	کہ اس حالت میں کوئی شخص ناگاہ	مرے پیچھے سے بولا بر سر راہ
ازار اپنی کو کچھ سی اٹھائے	کہ بس نزدیک ہے یہ اتقا سے	بتقوی لباس یہ نزدیکتر ہے	غرض پائندہ تر بھی سر بسر ہے
وہیں ناگاہ اسکا کہنے والا	جناب سرور عالم کو پایا	کہ تھی کچھ سے وہ تشریف لائے	یہ باتیں آپ تھے مجکو سناتے
کیا پھر عرض میں نے شاہِ دیں سے	جناب رحمت للعالمین سے	کہ ہے یہ چادر بازیب و زینت	نہایت باتکلف بیش قیمت
بنی ہے یہ اسی انداز کے سات	نہیں لٹکائی میں نے ناز کے سات	کیا ارشاد یہ حضرت نے مجکو	نہیں کرتا ہماری اقتدا تو
غرض سنکر یہ میں نے بات ڈر کی	ازار پاک کی جانب نظر کی	معاً مجکو ہوئی یہ بات محسوس	کہ نصف ساق تک کرتا ہے ملبوس
	یہی ارشاد مجکو آپ کا ہے	ازار اسطرح پر رکھنا بجا ہے	

۳ عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ یَاْتَزِرُ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَیْهِ وَقَالَ هٰکَذَا کَانَتْ اِزْرَةُ صَاحِبِیْ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ایاس باخبر سے	کہ ہے وہ زمرہ اہل سیر سے	ہوا ہے باپ سے اس کے یہ منقول	کہ تھا یوں حضرت عثماں کا معمول
ازار اسطرح کی ہوتی تھی انکی	کہ نصف ساق سے آگے نہ بڑھتی	ہوا تھا انکو یہ انداز مانوس	کہ نصف ساق رکھتے تھے ملبوس
کہا کرتے تھے وہ اسبات کو بھی	ازار ایسی پیر صاحب کی تھی	غرض یہ سنت خیر الوریٰ ہے	ازار اس سے زیادہ ناروا ہے

۴ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِیْ اَوْ سَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلُ فَاِنْ اَبَیْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْکَعْبَیْنِ

حذیفہ جسکا نسب یمنی سے	روایت اس سے یہ مروی ہوئی ہے	کہا اس مقتدای دو جہاں ایسا	کہ میری ساق کو حضرت نے پکڑ
دبا ساق مبارک پر رکھا ہات	کہی ہادی نے سیان شک کی بات	بہر صورت یہی ہے مقصود دانا	کہ فرمایا حذیفہ کو یہ ارشاد

https://archive.org/details/@awais_sultan

اداراس عاجسی ست لکارایا	ابھی حد معین ہے حذیفہ	غرض مقدار نصف ساق تک کی	نہیں اسراجات میں ہنار شک کی
اگر انکار تو رکھتا ہو اس سے	تو ہاں کچھ ایک نیچے یہاں تک کرلے	نہیں اضی اگر اس سے بھی	تو شاید چاہتا ہو تو درازی
	نہیں لنگی یہ ثابت حق کعبین	رہی یہ ساق او کعبین کے بین	

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے رفتار مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اس میں تین حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ﴿ح﴾ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مِشْيَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ

نہ دیکھا آہ ان آنکھوں سے رفتار مبارک کو	یہی رہ رہ کے ہم کو حسرت و افسوس آتا ہے

رقم جو اجاموتا یہاں ہے	زبان بوہریرہ کا بیان ہے	کریوں اسکی زبان گوہر فشاں ہو	کہ میں نے کوئی شی ایسی کبھی
کہ وہ احسن رسول اللہ سے ہو	بھلا حاصل ہوا یہ حسن کس کو	وجاہت جو ہندا روی نبی کی	کہ تھا ایسی کان الشمس تجری
خرام پاک کا عالم کہوں کیا	نہ ایسا کوئی خوش رفتار دیکھا	یہ سرعت آپ کی رفتار میں تھی	زمین انکو لئے گویا لپٹتی
کیا کرتے تھے ہم کوشش نہایت	کہ تا رستہ چلیں ہمسراہ حضرت	مگر وہ دوڑا و جاتی بے تکلف	قدم کو تھے اٹھاتے بے تکلف

۲ ﴿ح﴾ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ

روایت ہے جناب بوالحسن سے	علی شیر خدا خیبر شکن سے	کہ وصف حبیب کبریا کرتے بیان تھے	وہ یوں وصف نبی میں در فشاں تھے
کہ کرتے آپ تھے رفتار جس دم	یہ ہنگام خرامش تھا یہ عالم	قدم برکندہ تھی رفتار ان کی	بلندی سے ہے گویا سیل بہتی

۳ ﴿ح﴾ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ

روایت اوسکی شیر خدا سے	سزاوار خطاب ہل اتی سے	کہ تھا یہ حال محبوب خدا کا	کہ جس دم آپ جاتے راہ چلتا
	قدم مسطرح آگے کو اٹھاتے	نشیب و پست کو گویا اترتے جاتے	

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَنُّعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سر پر قناع رکھنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ۱۲

﴿ح﴾ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ

تقنع میں جو ادرو ہوا یہ باب جدا گانہ	یہاں ایک ہے روایت راوی اخبار لاتا ہے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

بیانِ ماحصل قولِ انس ہے	کیا یوں اسنے راہ گفتگو میں	کہ تھی عادت یہی یہ خوئی سرورِ دین	کیا کرتے تھے موئے سر میں تدہین
پس اُنہیں سوا ایک کونہ لیکے	وہ اپنی موی سر کو پونچھتے تھے	کیا کرتے تھے اکثر آپ یہ کام	تقنع ہے مگر اس کام کا نام
دہن کی کیا کہوں طرز نفاست	کہ ہوتی جس گھڑی روغن کی کثرت	بڑا ہی مہذب روغن ایک کپڑا	تقنعین آپ نے جو کرر کہا تھا
بطرقِ پاک لکھے ہیں تو اکثر	وہ ہوتا چرب روغن سے سراسر	سیاہ اوس کپڑے کا آخر سرا تھا	بشکل ثوب زیاتان ہوا تھا
عزیز دیہ مکان کبھی رشک کا ہے	کہ افسوس ملنے کی یہ جا ہے	ملا کیا مرتبہ اوس پارچہ کو	کہ رہتا بیشتر ہمدوش گیسو

بَابُ مَاجَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان بیٹھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں تین ۳ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ حٰ عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ اَنَّهَا رَاَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ
قَالَتْ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

یہ فیضِ وصفِ اجلاس شہ لولاک ہے کافی — کہ تیری نظم کو اورنگ شہرت پہ بٹھاتا ہے

بیانِ جلسۂ شاہِ رسل ہے	یہاں قاصر زبانِ جزو کل ہے	سزاوار جلوس تخت جنت	نشیم صدر ایوانِ رسالت
کیا کرتے تھے جس صورت سے جلسہ	بیان اوسکا نہیں ہوتا ہے نقشہ	فقط جلسہ ہی پر موقوف کیا ہے	کہ اونکی بے بدل ہر اک ادا ہے
عیاں ہوتی نہیں کیفیت حال	تڑپتا ہے بہت ہجر انکا پامال	اگر شکل مبارک دیکھ پاوے	کوئی انداز تو لکھنے میں آوے
الٰہی ہو دعا میری اجابت	رسول اللہ کی پاؤں زیارت	مجھے غم سے چھڑاوے یا الٰہی	رخ احمد دکھاوے یا الٰہی
بس اب کافی نہ آگے کو بڑھا جا	یہ بہتر ہے کہ تو مطلب پہ آجا	تجھے اب موقوف کر اظہار رقت	کہ ہے منظور تحریر روایت
بیان کر قیلہ بنت مخرمہ کا	کہ اوسنے سرورِ عالم کو دیکھا	کہ تھے رونق فزا مسجد کے اندر	جناب شافع و سردارِ محشر
بطور قرفصا حضرت نبی تھے	بزانوئے مبارک شستگی سے	باجلاس نیاز و خاکساری	مراقب تھے سوئے درگاہ باری
جو دیکھا منکسر انکو سراپا	پڑا اک زلزلہ میری بدن پر	کہ سلطانِ رسل اوس وقت بیٹھے	باندازِ خشوع و مسکنت تھے
روایت تو ہوئی اتمام اسجا	رہا اجمال لیکن قرفصا کا	سنو اب قرفصا کی شرح و تفسیر	کتابوں میں ہوئی جسطرح تحریر
کہ اس جلسہ کا ہے انداز ایسا	نشستن گاہ پر ہو شخص بیٹھا	شکم سے اپنے گھٹنوں کو لگاوے	بگرد ساق وہ ہاتھوں کو لاوے
وہ دونوں ہاتھ اسکے بالعروت	بگرد ساق ہوں حلقہ کی صورت	غرض اس طرح کا جو بیٹھنا ہے	عرب میں نام اوسکا قرفصا ہے

۲ حٰ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى

بیان ہے راوی روداد عبّاد	کہ سنا اپنے چچا سے اسکو اسنا	کہا اوسنے کہ میری عم نے دیکھا	جناب سرورِ عالم کو لیٹا

https://archive.org/details/@awais_sultan

کر لیتے آپ تھے مسجد کے اندر	رکھا تھا پشت عالی کو زمیں پر	یہ تھا انداز پائے با صفا کا	اٹھا کر دوسرے پر رکھ لیا تھا
	غرض پاؤں شہ سزاوار رسالت	وہاں لیٹے تھے مستلقی کی صورت	

۳ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی المسجد احتبٰی بیدیہ صلوات اللہ علیہ

روایت بو سعید با صفا کی	مبین ہے نشست احتبا کی	کہا اسنے کہ وہ عالم کے سرور	تھے جس دم بیٹھے مسجد کے اندر
نشست انکی بطور قرفصا کی	ہوئی مذکور یون تفصیل سنکی	زمین پر آپ یعنی بیٹھ جاتے	شکم کو دونو گھٹنوں سے ملاتے
پھر اکر لیتے دونو ساق پا کو	پکڑ لیتے بزور دست و بازو	بنا ہاتھوں کا حلقہ سیما با	بگرد ساق رکھتے دست والا
	نزول رحمت حق اسکے اوپر	با صحاب کرام و آل اطہر	

باب ما جاء فی تکأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے تکیہ لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ

جناب تکیہ گاہ بیکسان کا	بالش و تکیہ	ہمیں جب یاد آتا ہے	تو دل لوٹا ہی جاتا ہے
بیان کرتا ہے جابر یہ عبارت	کہ پائی آپ کی میں نے زیارت	جو دیکھا آپ تھے اسطرح بیٹھے	سر بالش پہ اُس دم ٹکی تھی
	تکیہ بالش کا یہ انداز دیکھا	کہ سمت چپ وہ تکیہ لگ رہا تھا	

۲ عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلٰی یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا قال وشہادۃ الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہا حتی قلنا لیتہ سکت

ابی بکرہ کا بیٹا عبد رحمان	بیان کرتا ہے یہ حال نمایان	کہ یعنی یہ کہا میرے پدر نے	کہ فرمایا شہ جن و بشر نے
کہا اے لوگو ذرا سوچو تو ہمکو	نہ بتلاؤں کبائر تمکو اکبر	کیا عرض اصحاب نبی نے	کہ ہے یا رسول اللہ کہیے
کہا یون آپ نے لوگو کو ارشاد	کہ لوگو تم رکھو اس بات کو یاد	کبھی زنہار تم ہرگز نہ کیجو	شریک خالق اکبر کسی کو
کبیرہ نام ایسے جرم کا تھا	شریک حق بنانا کب روا ہے	ستانا اور یہ مادر پدر کا	کبیرہ ہے کبیرہ ہے کبیرا
کہا راوی نے بیان سچ ماجرا یہ	کہ بیٹھے آپ تھے اُس دم بدفعہ	کہ تھے تکیہ لگائے ذات اکرم	جناب سرور سردار عالم
ہوا ارشاد خیر الورٰی کا	کہ جھوٹی گواہی بھی کبیرہ	کہا تھا یہ کلام زور اس جا	ہوا بے شک بیان وہ کئی بار

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

کہا راوی نے بہر وقت ہر بار کیا کرتے انہیں باتوں کو تکرار یہاں تک آپ اسکا ذکر کرتے کہ ہم یہ اپنے دل میں فکر کرتے
کہ ان باتوں سے ہوتے کاش خاموش جناب بادشہ ہر صاحب ہوش

۳ عن ابی جحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا آکل متکئا

ہوا ہے بو جحیفہ سے یہ مروی بیان کرتا تھا ایسا وہ صحابی کہ فرمایا شہ کون و مکان نے جناب رہنمائے گمرہاں نے
کہ ہم کھاتے نہیں تکیہ لگا کر یہی دستور ہے اپنا مقرر

۴ عن جابر بن سمرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ
قال ابو عیسی لم یذکر وکیع علی یسارہ وھکذا روی غیر واحد عن اسرائیل نحو روایۃ
وکیع ولا نعلم احدا روی فیہ علی یسارہ الا ما روی اسحق بن منصور عن اسرائیل

ہوا منقول یہاں جابر سے ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا نظر یعنی پڑی یوں آپ پر سے سر بالش پہ تھے تکیہ لگائے
مگر یہاں ترمذی نے گفتگو کی بصد تحقیق حقیقت جستجو کی وکیع راوی اخبار کی بابت بیان کرتا ہے اس تفریق کے تہہ
کہ وہ راوی نہیں یہ ذکر لایا کہ تھا بائیں طرف تکیہ لگایا بیان اوروں کا بھی یہاں ہے متمم کہ اسرائیل سے اونکو سکے
وکیع باخبر سے ہیں موافق روایت اُن کی ہے سب کے مطابق بیاں کرتے ہیں وہ سب یہ عبارت کہ ہم کو یہ نہیں ثابت روایت
کسی راوی نے یعنی یہ کہا ہو کہ تھا تکیہ لگا بائیں طرف کو ولیکن ایک یہ اسحق راوی روایت کر گیا ہے اس طرح کی
کہ جس میں ذکر ہے بائیں طرف کا ہے اسرائیل سے اسناد کرتا

باب ما جاء فی اتکاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ تکیہ لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شاکیا
فخرج یتوکأ علی اسامۃ وعلیہ ثوب قطری قد توشح بہ فصلی بھم

ہوا اب ذکر بیماری کی کیفیت سنو تکیہ لگانے کا اب آگے ذکر آتا ہے
روایت یوں ہوئی مروی انس سے کہ کچھ بیمار ختم انبیا تھے کہ اس حالت میں آئے آپ باہر اسامہ کی تئیں تکیہ بنا کر
اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا کہوں کیا جامہ قطری کا عالم تھا بالائے مبارک مشتمل اس دم
پڑھی پیروں نماز اس دم نبی نے ہوئے باہم وہ سب اصحاب انکے

۲ عن الفضل بن عباس قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ

https://archive.org/details/@awais_sultan

الذی توفی فیہ وعلی رأسہ عصابۃ صفراء فسلمت فقال یا فضل قلت لبیک
یا رسول اللہ قال اشدد بہذہ العصابۃ رأسی قال ففعلت ثم قعد فوضع
کفہ علی منکبی ثم قام ودخل فی المسجد وفی الحدیث قصۃ طویلۃ

بیان کرتے ہیں فضل بن عباس	کہ میں آیا رسول اللہ کے پاس	یہ اوس ہنگام کا کرتا ہوں مذکور	ہوئے تھے آپ جن روز رنجور
یہ ہے مذکور اس رنج و مرض کا	کہ جس میں آپ نے دنیا کو چھوڑا	عصابہ زرد تھا حضرت کے سر پر	سلام انکو کیا واں بیٹھ کر
مجھے یا فضل کہکر جو پکارا	کہا لبیک میں نے آشکارا	کہا ہوں مستعد یعنی بخدمت	مجھے ہوتا ہے کیا ارشاد حضرت
کہا تو اس عصابہ سے مرا سر	تو اب باندھ دے مضبوط کسکر	غرض میں نے عصابہ سے اسی دم	سر والا کو باندھا خوب محکم
پھر اس کے بعد بیٹھے آپ والا	رکھا کندھے پہ میری دست والا	وہاں سے پھر قدم آگے بڑھائے	وہ مسجد کی طرف تشریف لائے
	خبر میں تھا طویل الذیل احوال	لکھا ہے ترمذی نے یہ بیان حال	

باب ماجاء فی صفۃ اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان صفت کھانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

١ ح عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلعق اصابعہ ثلاثا قال
ابو عیسی وروی غیر محمد بن بشار ہذا الحدیث قال کان یلعق اصابعہ الثلث

بیان اکل و وصف نان و ذکر	نان خورش کا سنے	جناب سرور کونین کا تم	کو سناتا ہے
کہا کعب ابن مالک کے پسر نے	کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے	کہ سچی تحقیق یہ حضرت کی عادت	کہ انگشتان عالی کو بہ کثرت
پس از خوردن دہاں اپنے لگاتے	زبان با صفا سے چاٹتے تھے	اور ایسی بیان کرتا ہے مکرر	کہ یہ بس سکا راوی ابن بشار
سوا اسکے جو راوی دیگر ہیں	روایت اسطرح سے کرگئے ہیں	کہ تھا یہ انگشت اور وسطی	رہا معمول انکو چاٹنے کا

٢ ح عن انس قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلث

انس سے بھی اب تشریح روایت	بیاں یہ آپکی کرتا ہے عادت	کہ جس دم آپ کھانے کو کھاتے	تو اپنی انگلیوں کو چاٹتے تھے
	جناب سرور عالم کی تھی خو	کہ تھے وہ چاٹتے تین انگلیوں کو	

٣ ح عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل باصابعہ الثلث ویلعقہن

یہ بیٹا کعب کا راوی اخبار	زبان کعب سے کرتا ہے اظہار	کہ کرتے جب تناول آپ کھانا	تو رکھتے دخل اس میں انگلیوں کو
	تناول سے جو ہو جاتی فراغت	تو انکو چاٹ بھی لیتے تھے حضرت	

٤ ح عن مصعب بن سلیم قال سمعت انس بن مالک یقول اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فرأیتہ یاکل وہو مقع من الجوع

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

رکھے ہے منصب اخبار مصعب	یہاں کرتا ہے یوں اظہار مصعب	کہ میں نے اپنے کانوں سنا ہے	انس یا ربی نے جو کہا ہے
کہ شاہِ افتخار انبیا کے	چھوہارے سامنے لائے گئے تھے	نظر میں سے نبی کی دیکھی ہے جا بجا	بعینہٖ اونہا کھاتے تھے حضرت
	اٹھائے پاؤں کو بیٹھے ہوئے تھے	عیاں آثار اثر بھوک کے تھے	

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خُبْزِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان روٹی مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۷ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو عیسیٰ بیاں کرتا ہے تحریر	زبان اسود راوی کی تقریر	کہا اس واقف حال خبر نے	سند دیگر جناب عائشہ سے
کہ وہ محبوبہ ختم رسالت	بیاں کرتی تھیں یہ حال عشرت	کہ تھا یہ حال آل مصطفیٰ کا	نبی کی اہل بیت باصفا کا
نہ کھائے نان جو دو دن برابر	انھوں نے پیٹ بھر کر سیر ہو کر	رہی یہ آپ پر عسرت گرانی	کیا جس روز تک نقل مکانی

۲ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ

سلیم ابن عامر نے کہا ہے	کہ میں نے بوامامہ سے سنا ہے	بیاں کرتا تھا وہ راوی انوار	معیشت کا رسول اللہ کے حال
کہ تھے جو آپ کے سب اہل خانہ	یہ تھی انکی معاش جا و داد	کبھی یعنی نہ انکی پاس تھی	زیادہ اور فاضل جو کی روٹی

۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ

ہوا ثابت بقول ابن عباس	کہ تھا اکثر یہ حال اشرف الناس	بسر کرتے تھے یوں اوقات خالی	کہ گھر ہوتا طعام شب سے خالی
بہت راتوں کو اہل بیت والا	شکم خالی کیا کرتے تھے سوا	طعام شب نہ پاتے تھے وہ اکثر	غذا راتوں کھاتے تھے وہ اکثر
میسر گر انھیں ہوتا تھا کھانا	تو وہ کھانا بھی ہوتا اس طرح کا	کہ اکثر بیشتر نان جویں تھی	بعسرت یوں معاش شاہ دیں تھی

۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارَى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ فَقِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهُ

https://archive.org/details/@awais_sultan

زبان سہل بن سعد کی بات	سنا ہے کہ سنکر ہوش کو سات	رسول اللہ کا وہ یار مقبول	ہوا اس حال سے ایکبار مشغول
کہ حضرت نے بہلا میدہ کی روٹی	تناول بھی کبھی فرمائی ہو گی	کہا اس واقف حال خبر نے	خبردار روا احادیث و اثر نے
کہ حال نان میدہ یعنی یہ تھا	رسول اللہ نے اس کو نہ دیکھا	ہوئے اللہ سے جب تک وہ واصل	ہوئی کب انکو نان میدہ حاصل
دوبارہ سہل سے سائل نے پوچھا	کہ ہاں عہد رسول اللہ میں کیا	تمہارے پاس تھے موجود غربال	بیان اسکا بھی کیجیے حال
کیا پھر سہل نے سائل سے کہا	نہ تھا غربال سے ہمکو سروکار	کہا پھر پوچھنے والے نے اسکو	کہ کیا کرتے تھے تم آرد جو
سنایا سہل نے یہ اوسکو احوال	کہ ان دنوں میں تھا اسطرح کا حال	سبوس آرد جو کو جدا ہم	کیا کرتے تھے یعنی پھونک کر دم
تھے دم سے اوڑاتے تھے جو بہوسکو	کبھی اوڑ گئے تھے جو ایں اور رہے	تھے ولا اسطرح ہوسے اوڑا کے	خمیر آرد جو پھر بنا تے

۵ عَنْ یُونُسَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِیْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَۃَ فَعَلٰی مَا كَانُوْا یَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰی هٰذِهِ السُّفَرِ

روایت یونس اسکاف سے ہے	سنا اسکی قتادہ سے انس سے ہے	قتادہ کو انس سے ہے سماعت	کہ اسکی جانب ہو حق کی رحمت
کہا ابن مالک کے پسر نے	کہ فخر دو جہان خیر البشر نے	نہ کھایا خوان پر کھانا لگا کے	طبقچہ میں نہ آیا ان کے آگے
نہ انکے سامنے حاضر ہوئے تھے	کبھی نان تنک یعنی چپاتی	نبی حضرت نے وہ روٹی کہائی	لب جان بخش تک گر نہ آئی
کہے ہے راوی اخبار ایسا	کہ مین نے پھر قتادہ سے یہ پوچھا	کہ تھے کس چیز پر کہانے کو کہاتے	جناب مصطفی مجھکو بتا دے
جواب ایسا دیا اس خوش سیر نے	قتادہ واقف حال خبر نے	کہ یعنی آپ جب کہانے کو کہاتے	تو دسترخوان تھے وہ بچھاتے

۶ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِیْ بِطَعَامٍ فَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِیَ اِلَّا بَكَیْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِیْ فَارَقَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ وَاحِدٍ

کہا مسروق نے احوال اپنا	کہ نزد عائشہ وارد ہوا تھا	یہ ام المومنین کے جی میں آیا	کہ میرے واسطے کہانا منگایا
کہا پھر بات یہ مجھ سے کہ میں سیر	کبھی ہوتا ہے یعنی یہ عالم	کبھی کہاتی نہیں ہوں پیٹ بھر کر	کہ میں یہ چاہتی ہوں ازفرط
کہ دل کو کہول کر اب خوب روؤں	یہ آب چشم سے منہ کو دہوں	تو میں پھر صورت ابر بہاری	مژہ ہا شاخ ہوجاوے جاری
کہا مینے کہ عرض کر یہ حال	کہ جسکے واسطے ہے آپکا حال	کیا یہ عائشہ نے مجھکو ارشاد	کہ میں کرتی ہوں اس حال کو یاد
کہ جس حال پہ دنیا سے حضرت	بیان کرتی ہوں یعنی حقیقت	قسم ہے مجھکو ذات کبریا کی	کہ تھی حالت یہ محبوب خدا کی
گئے تا عالم بقا سدھارا	کہایا سیر ہو کر ... بار	نہ پایا آپ نے ایسا زمانا	کہ کہاتے ایکدن دو بار کہانا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

ہوا یوں ورہ مروی عائشہ سے	جناب زوجۂ خیر الورا سے	کہ نان جو سے بھی دو دن برابر	نہ کھایا شاہ دیں نے پیٹ بھر کر
	گئے جب تک جہاں سے حضرت	رہی لاحق یہی کچھ اُنہ عسرت	

۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

کہا ہے یہ انس راوی ولی نے	رکھا یا خواں پر کھانا نبی نے	بیاں کرتا ہے یہ احوال اُن کا	کبھی نان تنک کو بھی دکھایا
ہوئی جب تک وفات نبوت آقد سا	یہی دستور حضرت کا رہا سب	سلام حق تعالیٰ اور رحمت	جناب مصطفےٰ پر تا قیامت

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ إِدَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سالن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں وہ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ

جناب عائشہ وہ بنت صدیق	بیاں کرتی ہیں یہ احوال تحقیق	کہ حضرت نے کیا ارشاد اس کا	کہ بہتر نانخورش ہو کیا ہی سرکہ

۲ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ أَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ

سماک نے ایسا کہا ہے	کہ نعمان سے کہیں میں نے سنا ہے	بیان کرتا تھا یوں وہ وہ حال	کہ طالب کہ لوگوں سے یہ احوال
کہ لوگوں کس طرح کا ماجرا ہے	تمہیں کس وجہ حق استبہا ہے	کہ جو کچھ چاہتا ہے دل تمہارا	اسی کھانے کو کرتے ہو گوارا
قسم کھا کے غرض میں ہوں کہتا	نبی کو یوں تمہارے میں نے دیکھا	کہ ناقص اور ناکارہ سی خرمے	رسول اللہ صلا تو نہ پاتے
	وہ جس سے جناب پاک کھا کر	شکم اپنے کو کرتے سیر یکسر	

۳ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ مُوْسٰى فَأُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا آكُلَهَا قَالَ ادْنُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ

روایت زہدم جرمی کی ہے	حقیقت اس کی دیکھی ہوئی ہے	بیان کرتا ہے وہ یہ صورت حال	کہ تھے وہ جو ابو موسیٰ خوش اقبال
ہم انکے پاس تھے مجلس میں جالس	کہ وہاں ایسا ہوا احوال نازل	کہ پیش آیا گوشت مرغ خانہ	ہوا حاضر جو پیش آن یگانہ
غرض یہ ہے کہ کوئی شخص آیا	وہ مرغ خانگی کا گوشت لایا	پھر اس مجلس کے لوگوں سے کوئی یار	کنارہ ہو گیا مجلس سے یکبار
	ابو موسیٰ نے فرمایا جو اسکو	کہ تو کیوں ہو گیا الگ ایسا	

کہا اُسنے کہ مینی مرغ دیکھا کہ وہ اشیاء بد بو کہا رہا تھا تو پس مینی قسم کہائی بازکار کہ لحم مرغ کہاؤنگا نہ زنہار
کہا اس سے ابو موسیٰ نے ایسا کہ آ نزدیک کو کہتا ہے تو کیا کہ میں نے اسطرح دیکھا نبی کو کہ کہایا لحم مرغ خانگی کو

٤ عن سفینة عن ابیه عن جده قال اکلت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لحم حباری

سفینہ نام ہے ایک مرد داو روایت اُسنے اپنے باپ کی کی سفینہ کو پدر نے بھی روایت پدر سے اپنے کی تا جد غایت
غرض جد سفینہ نے کہا ہے کہ یہ بھی ماجرا ایکبار کا ہے کہ میں نے آپ کے ہمراہ کہایا حباری جانور کے لحم کو تھا

٥ عن زهدم الجرمي قال كنا عند ابي موسى قال فقدم طعامه وقدم في طعامه لحم دجاج وفي القوم رجل من بني تيم الله احمر كانه مولى قال فلم يدن فقال له ابو موسى ادن فاني قد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل منه قال اني رأيته ياكل شيئا فقذرته فحلفت ان لا اطعمه ابدا

بیان ہوتی ہے زہدم کی روایت کہ اس راوی نے کی ایسی روایت روایت کا یہ ہے راوی کی تفصیل کہ ہم نزدیک بوموسیٰ تھے بیٹھے
کہ وہاں لایا گیا کھانا اور آگے رکھا آگے ابو موسیٰ کے لاکے ہوا معلوم یعنی جب کہ دیکھا اُس میں لحم مرغ خانگی تھا
وہاں اشخاص تھے موجود اکثر ان اشخاص میں تھا اک احمر کہ تیم اللہ کی وہ قوم سے تھا برنگ سرخ تھا وہ مرد زیبا
کہ اپنی قوم کا گویا تھا مولا نہ آیا پاس تب کھانیکے زنہار ابو موسیٰ نے جب یہ حال دیکھا کہا اس سے کہ تو نزدیک آ رے
بتحقیق بیان کرتا ہوں ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا کہ لحم مرغ کہایا مصطفا نے جناب شافع روز جزا نے
کہا پھر معترض نے سنکے یہ حال کہ میں نے اسلئے دیکھا تھا احوال یہ مرغ خانگی کچھ کہا رہا تھا پلید اوسکے تئیں سمجھا میں نے تھا
وہیں کہائی قسم میں نے بالکل کہ کہاؤنگا نہ اسکا گوشت زنہار

٦ عن ابی اسید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا الزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة

کہا ہے یہ ابی اسید نے کہ فرمایا ہے یہ خیر البشر نے کہ تم سب روغن زیتون کہاؤ بدن میں اپنے یہ روغن لگاؤ
کہ بالتحقیق ہے احوال ایسا کہ یہ روغن ہے برکت کے شجر کا ہوئیں یہاں دو حدیثیں الخ وارد بلفظ و معنی و مضمون واحد
کلام مختصر میں نے اٹھایا روایات مکرر کو نہ لایا

٧ عن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعجبه الدباء فاتي بطعام او دعي له فجعلت اتتبعه فاضعه بين يديه لما اعلم انه يعجبه

انس اہل خبر کا پیشوا ہے کہ خادم آپ کی درگاہ کا ہے بیاں کرتا ہے وہ یہ آپکی خو کہ کدو آتا تھا خوش حضرت ہی کو

ہوا تھا اتفاق کار ایسا | کہ کہانیکو وہان لا گیا تھا | دیا اور سے کہانا منگایا | ہوا شک لفظ مین راوی کو پہلا
انس کی گفتگو سے ہے یہ حاصل | کہ آیا تھا کدو بھی اسکی شامل | ہوا تھا مین تو یون آمادہ کار | رکہون تا اسکو آگو لگے پہلا
کرتی معلوم مجکو یہ حقیقت | کہ ہوگی اس خورش سے انکو الفت | یقلت

۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ دُبَّاءَ يُقَطَّعُ
مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا قَالَ أَبُو عِيسٰى وَجَابِرٌ هٰذَا هُوَ جَابِرُ بْنُ طَارِقٍ وَيُقَالُ
ابْنُ أَبِي طَارِقٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ الْوَاحِدَ

کہا جابر نے یہ احوال اپنا | کہ مین نزد رسول اللہ آیا | وہان پر آکر مین نے یہ دیکھا | حضور پاک مین رکہا کدو تھا
کہ اسکی آپ قاشین کر رہے تھے | کہا مین نے جناب مصطفےٰ سے | کہ یہ کیا چیز ہے یون آپ نے | طعام اپنا بڑھانے ہین اس سے
غرض ہے یہ کہ فرمایا جب بر | کہ اس سے ناخورش ہوتا ہے افزون | روایت تو ہوئی اتمام بیان | ولیکن اسم جابر مین ابو کہ
ابو عیسٰی بیان کرتا ہے ایسا | کہ یہ جابر تو ہے طارق کا بیٹا | کسی نے ذکر ایسا بھی کیا ہے | اسے ابن ابی طارق کہا ہے
بہر صورت یہ جابر نام راوی | ہوا ثابت کہ ہے مرد صحابی | ولیکن ہے حقیقت اسطرح کی | حدیث اس سے یہی ایک ہی

۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ
قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ

انس کہتا ہے تھا اک مرد درزی | ضیافت اوسنے کی حضرت نبی کی | پکایا اسنے کہانا اونکی خاطر | ہوا مین آپکے ہمراہ حاضر
غرض حضرت کے جب رونق افزا | طعام اسطرح کا نزدیک لایا | کہ تھے نان جَو اور شوربا تھا | کدو و لحم خشک اسمین ملا تھا
دیکھی سکہڑی مین یہ حقیقت | کہ ختم انبیا آثار رحمت | بیان کہ دست پاک لا کی | کدو کی قاش ہر سو ڈھونڈتے
| اسی دن سے کدو ہے مجکو محبوب | ہمیشہ اسکو مین کہتا ہون مرغوب |

۱۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

جناب عائشہ کی یہ بیان ہے | باداب نبی رطب اللسان ہو | کہ تھا حضرت نبی کا حال ایسا | کہ رکہتے دوست وہ شہد و حلوا

۱۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ

جناب ام سلمہ کی روایت | ہوئی وارد یہان ایسی روایت | کہ اسنے پہلوے بریان مجکو | دکہا تو دیکھی لا کر وہ پہلو

سنو پھر بعد کا حال نمایان کیا کچھ نوش جان وہ لحم بریان اٹھے پھر افتخار آفرینش گل زیب بہار آفرینش
ہوئے معروف وہ سوئے عبادت لگے پڑھنے نماز اسوقت حضرت نہ فرمایا وضو لیکن مکرر کیا تھا اکتفا اول وضو پر

۱۲ عن عبد الله بن الحارث قال اكلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم شواء في المسجد

یہ عبداللہ ہے حارث کا بیٹا بیان کرتا ہے باطرز دل آرا کہ تھی اسطرح کی تقریب آقا کہ ہم کھاتے تھے کھانا آپکے ساتھ
رسول اللہ کے مسجد میں بیٹھے وہاں وہ لحم بریان کھا رہے تھے

۱۳ عن المغيرة بن شعبة قال ضفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فاتي بجنب مشوي ثم اخذ الشفرة فجعل يحز لي بها منه قال فجاء بلال يؤذنه بالصلوة فالقى الشفرة فقال ما له تربت يداه قال وكان شاربه قد وفى فقال له اقصه لك على سواك او قصه على سواك

مغیرہ ایک شب ہمراہ حضرت ہوا تھا داخل بزم ضیافت بیان کرتا ہے وہ اسلح کا بیان کہ وہاں لایا گیا تھا لحم بریان
جناب پاک پہ کا دہ ادب سے کر اگر وہ گوشت کو نے کچھ دکھا غرض میرے لئے وہ لحم بریان جدا کا رد سے کرتے آپ تھے وہاں
اس وقت میں بلال آکر پکارا اذان دینے لگا وہ آشکارا لگے ارشاد کرنے شاہ والا ہلاتا تھا مگر وقت عشا یاد
وہیں حضرت نے پھر کارد کو ڈالا لگے ارشاد کرنے شاہ والا کہ ہے اسکے لئے یعنی یہ کیا بات کہ خاک آلودہ اسکی ہو جبیں آہ
بیان شارح نے کی تشریح و تفسیر کہ تھا آپکا مقصود تقریر کہ تونے دی اذان کیا جلد آکر مناسب تھا توقف کچھ یہاں پر
نہایت وقت تھا باقی عشا کا بہت ہنگام تھا یاد خدا کا ابھی کھانے ہی کو ہم کھا رہے تھے خورش سے ہم نہیں فارغ ہوئے تھے
تو تھا مناسب یہ کہ جو اتنا کہ کھا لیتے باطمینان کھانا پھر اسکی بعد کر لیتے ہم عبادت باطمینان مستحکم عبادت
کہی راوی نے یہاں اور یہ بات کہ گذری یہ حقیقت تھی اس وقت کہ موہی لب زن کے نہایت طوالت کر گئے تھے حد علت
کہا یہ آپنے اور وے ادراک تراشوں موہی لب چوب مسواک دیا مسواک پہ رکھ موہی لب کو بلال اب قطع کر دوں لب سے مو کو
یہاں یہ کلمہ تردید لایا ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا

عن ابي هريرة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها

صحابی پاک کا یہ ماجرا ہے کہ مروی بو ہریرہ سے ہوا ہے کہ کچھ ایک لحم وہاں لایا گیا تھا غرض بہر نبی حاضر کیا تھا
اسی میں لحم شانہ اسدم کوئی لایا بہ پیش فخر عالم وہ یعنی جانتا تھا یہ حقیقت کہ لحم شانہ سے رکھتے ہیں رغبت
جناب پاک لحم شانہ لیکے بدندان مبارک کاٹتی تھی پسند خاطر اقدس جو وہ تھا تو اسطرح وہ لحم شانہ کھایا

عن ابن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعجبه الذراع قال وسم في الذراع وكان يرى ان اليهود

https://archive.org/details/@awais_sultan

ہوا ثابت بقول ابن مسعود	یہ حال احمد ممدوح و محمود	کہ تھا سردار عالم کا یہ عالم	وہ ہوتے تھے بہت شانہ کے خرم
انہیں مرغوب تھا بکری کا شانہ	خورش اسکے پسند جاودانہ	ہوا تھا ایکدن اسطرح کا حال	کہ تھے وہان جو یہود ان افعال
انھون نے زہر حضرت کو دیا تھا	یہود ونے فریب ایسا کیا تھا	کہ شانہ ایکدن بکری کا لیکر	ملایا زہر تھا او سمین سراسر
کیا جب لحم زہر آلودہ حاضر	ہوا اسوقت یہ اعجاز ظاہر	کہ بے کام و زبان بولا وہ شانہ	کیا اسنے کلام دوستانہ
کہ مجھ مین کر گیا ہے سم سرایت	نہ فرماوین تناول بجا حضرت	وہین دست مبارک کو اٹھایا	رسول اللہ نے اسکو نہ کھایا

۱۶ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَکَانَ یُعْجِبُہُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُہٗ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِیْ الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُہٗ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِیْ الذِّرَاعَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَمْ لِلشَّاۃِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ سَکَتَّ لَنَاوَلْتَنِیْ الذِّرَاعَ بَعْدَ ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتُ

کلام بو عبید سلطان کا ہے	کہ یہ بھی ایکدن کا ماجرا ہے	کہ میرے واسطے حضرت نبی نے	بنی ہاشمی ابطحی کے
میان دیگ لحم پختہ تھا	ہوئے سردار عالم رونق افزا	یہ تھے حضرت کی خوبی جاودانہ	پسند آتا انہین بکری کا شانہ
تو مین نے ایک شانہ کو نکالا	رکھا لاکر حضور شاہ والا	کیا حب اپنے سبحان حضرت نبی نے	تو پھر کرنے لگے ارشاد مجھسے
کہ لا تو اور شانہ میری خاطر	کیا اسکو بھی لاکے پیش حاضر	کیا بار سوم ارشاد مجھکو	کہ شانہ اور بھی نزدیک لا تو
کیا اظہار پھر مین نے یہ اُنسے	کہ شانے ہوتے مین بکری کے کتنے	عجائب یعنی یہ تو ماجرا ہے	کہان بکری مین شانہ میسر اب
قسم پھر آپنے اسطرح کھائی	کہ ہے سوگند ذات کبریائی	بقدرت ہے جسکا میری جان پر	اگر خاموش تو رہتا یہان پر
نہ کرتا تو اگر تکرار کی بات	تو کھلتی اسجگہ اسرار کی بات	تو دینے مین کچھ تکرار لاتا	جہان تک مانگتا مین پاتا جاتا

۱۷ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ کَانَ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَکَانَ یُعَجِّلُ اِلَیْہَا لِاَنَّہَا اَعْجَلُہَا نُضْجًا

سنو اب قول حضرت عائشہ کا	کہ ام المومنین کہتی ہین ایسا	نہ تھا حضرت کو لحم شانہ محبوب	مگر یہ بات تھی منظور و مطلوب
جو آتا تھا کبھی ان کو میسر	تو وہ اس لحم کو رکھتے تھے خوشتر	سبوئی لحم شانہ جو کہ حضرت	کیا کرتے تناول از سرعت
	تو اس جلدی کی تھی وجہ بتایا	کہ وہ ہوتا بہت جلدی پختہ	

۱۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَطْیَبَ اللَّحْمِ

یہان راوی ہوا جعفر کا بیٹا	کہین کے آپ سے ایسا سنا تھا	جناب سرور کونین سے یعنے	وصف لحم تھے ارشاد کرتے
	کہ سارے گوشتون مین گوشت اچھا	یہ لحم پشت ہے پاکیزہ خوشتر	

عن أم هانئ قالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم فقال أعندك شيء
فقلت لا إلا خبز يابس وخل فقال هاتي ما أقفر بيت من أدم فيه خل

بیان کرتی ہیں حضرت ام ہانی	کہ میں دختر وہ حضرت کے چچا کی	کہ میرے یہاں رسول اللہ	بعین مرحمت تشریف لائے
ہوا مجھکو یہ حکم اشرف الناس	کہ کچھ کھانے کو ہے اس دم ترے پاس	کہا میں نے کہ ہوں اس وقت نادم	نہیں کچھ خیر میرے پاس حاضر
مگر ہے ایک نان خشک اس جا	بجائے نان خورش ہے اور سرکا	کیا ارشاد حضرت نے کہ لاؤ	وہ روٹی اور سرکہ اب مجھ کو دو
نہیں محتاج وہ گھر نان خورش کا			کہ ہووے جس جگہ موجود سرکا

عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام

ابی موسی ہے راوی اس خبر کا	حدیث ہادی جن و بشر کا	کہ فرماتے تھے یوں عالم کے سردار	یہ فضل عائشہ ہے عورتوں پر
	کہ جیسی ہے ثرید اوروں پہ تحقیق	سبھی کھانوں پہ ہے فاضل بتحقیق	

عن أبي هريرة أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ من ثور أقط
ثم رآه أكل من كتف شاة ثم صلى ولم يتوضأ

بیان بوہریرہ ہے یہ تصدیق	کہ انہنے آپ کو دیکھا بتحقیق	کہ کھا کر آپ نے ٹکڑا اقط کا	وضو بھی بعد اسکی پھر کیا تھا
پھر اس کے بعد کھاتا ہی دیکھا	کہ دیکھی کچھ حقیقت یہ جو تھی	کہ لحم شانہ بکری کو کھا کر	لگے پڑھنے نماز اس وقت سرور
تناول کرکے لیکن ہم	وضو پھر تازہ حضرت نے کیا تھا	یہاں پر اہل تحقیق خبر نے	لکھا ہے شارحان معتبر نے
	وضو سے یہاں مناسب ہے غرض ہے	مراد شستن دست و دہن ہے	

عن أنس بن مالك قال أولم رسول الله صلى الله عليه وسلم على صفية بتمر وسويق

انس کہتا ہے جب حضرت نبی کی	صفیہ سے ہوئی تھی رسم عروسی	کیا تھا آپ نے ایسا ولیمہ	کہ تھا خرما و ستو کا ولیمہ
ولیمہ اسکو کہتے ہیں عرب میں	مقام و مسکن و محبوب بنا	کہ جب شوہر دولہن کو بیاہ لاوے	وہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاوے
	کھلاوے اپنے یار و اقربا کو	ولیمہ کی یہ ہے تفسیر سن لو	

عن سلمى أن الحسن بن علي وابن عباس وابن جعفر أتوها فقالوا لها اصنعي لنا طعاما
مما كان يعجب رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحسن أكله فقالت يا بني
لا تشتهيه اليوم قال بلى اصنعيه لنا قال فقامت فأخذت شيئا من الشعير
فطحنته ثم جعلته في قدر وصبت عليه شيئا من زيت ودقت الفلفل والتوابل

https://archive.org/details/@awais_sultan

ثم قربتہ الیھم فقالت ھذا ما کان یعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویحسن اکلہ

سنو احوال سلمہ کی زبان کا | کیا اظہار اس عورت نے ایسا | کہ یعنی وہ حسن فرزند حبیب و | پسر عباس کا اور ابن جعفر
سبھی تینوں تھے باہم سات آئے | جہان سلمہ تھی وہان تشریف لائے | کہا اس سے کہ کھانا کچھ پکاؤ تو | ہمارے واسطے اسکا کہ تو
کہ خوش آتا تھا جو حضرت نبی کو | سمجھتے تھے تو خورش کرا سکو نیکو | کہا سلمہ نے یون اُنسے کہ بیٹا | نہ آویگا تمھیں اب یہ خورش کھانا
انھون نے پھر کہا اس سے بہ تکرار | ہماری واسطے کچھ بھی لیا ر | کہا راوی نے وہ بی بی پھر اٹھکر | لیا کچھ اک جو لیکے آئی آسیا پر
پھر اسکو پیس کر آرد بنا کے | رکھا وہ دیگ کی بیچ لا کے | کہ چپا اسپر روغن زیتون لا | ملا اسمین فلفل اور زیرا
یہ پھر کہنے لگی اُنسے وہ بی بی | کہ ان چیزون سے ہے ترکیب اسکی | کہ جن سے آپ تھے خوشحال ہوتے | خورش کو اسکے اکثر طلبی تھے

عن جابر بن عبد اللہ قال اتانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی منزلنا فذبحنا لہ شاۃ فقال کأنھم علموا انا نحب اللحم وفی الحدیث قصۃ

زبان جابر فرخندہ گفتار | ہوئی ہے اس حقیقت سے گہربار | کہ حضرت سرور کونین آئے | ہمارے گھر بھی تشریف لائے
کیا بس ایک بکرے کو بھی ذبح | ہمارے خانہ محمود و ممدوح | کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا | کہ تھا معلوم ان لوگون کو گویا
کہ ہمکو ہے محبت لحم کے سات | ہوا اس ذبح سے یعنی یہ اثبات | طوالت سے خبر میں مشتمل ہے | کہا راوی نے اسکا مختصر ہے

عن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فدخل علی امرأۃ من الانصار فذبحت لہ شاۃ فاکل منھا واتتہ بقناع من رطب فاکل منہ ثم توضأ للظھر فصلی ثم انصرف فاتتہ بعلالۃ من علالۃ الشاۃ فاکل ثم صلی العصر ولم یتوضأ

ہوا منقول جابر کی زبان سے | کہ نکلے آپ تھے اپنے مکان سے | غرض مین بھی تو تھا ہمراہ دم | کہ یہ ظاہر ہوا احوال اسدم
ہوئی داخل زن انصار کے ہان | جناب رہنمائے جن و انسان | زن انصار نے بکری کو لیکر | کیا بس ذبح از بہر پیمبر
جناب حضرت اخلاق نیکو | کھلائے کیے تناول لحم بز کو | کیا پھر لاکے اس عورت نے حاضر | چھوہارون کا طبق یک اسکی خاطر
رسول اللہ نے خرما کو کھایا | پھر اسکے بعد وقت ظہر آیا | وضو فرمایا حضرت مصطفا نے | نماز اسدم پڑھی خیر الورا نے
فراغت آپنے جسوقت پائی | حضور پاک مین وہ زن آئی | لقمیہ جو رہا تھا لحم بز کا | اسے پیش حضرت لاکے رکھا
تناول کرکے پھر اس لحم کو بھی | نماز عصر حضرت نے ادا کی | نفرمایا وضو لیکن مکرر | کیا تھا اکتفا اول وضو پر

عن ام المنذر قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی ولنا دوال معلقۃ قالت فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل وعلی معہ یاکل فقال رسول

https://archive.org/details/@awais_sultan

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ

جو ثابت بقول امّ منذر	کہ وہ یہ ماجرا کرتی ہیں ظاہر	کہ میرے یہاں نبی تشریف لائے	علی مرتضیٰ بھی ساتھ آئے
ہمارے یہاں دوال نخل خرما	کہ تھیں اس وقت موجود مہیا	چھوارے آنکے کھانے کچھ نبی نے	ہمراہ نبی کھانے علی نے
کیا ارشاد حضرت نے علی کو	کہ اب تم یا علی انکو نہ کھاؤ	کہ یعنی ناتواں ہو تم نہایت	تمہیں تحقیق ہے لاحق نقاہت
علی نے تھی جو بیماری اٹھائی	تو حضرت نے یہ بات انکو سنائی	کہا ہے امّ منذر نے پھر ایسا	کہ یعنی میں نے یہ احوال دیکھا
علی مرتضیٰ بیٹھے ہوئے تھے	رسول اللہ خرمے کھا رہے تھے	پھر آگے قول ہے منذر کی ماں کا	کہ انکے واسطے میں نے بنایا
بنایا یعنی آش سلق و جو کو	تو حضرت نے کہا حیدر کو کھاؤ	کہ اسکا حال تو اسطرح ہے یہ	کہ تم سے یہ موافق سر بسر ہے
جو الفاظ دوال ہیں میں جو تحریر	تو اب اس لفظ کی کرتا ہوں تفسیر	عرب میں ہے دوال اسکا رکھا نام	کہ خوشہ شاخ خرما پر بہ اتمام
بجائی جس گھڑی انکو پاویں	انھیں ہمراہ خرما کاٹ لاویں	چھوارونکی بھری شاخیں سراسر	وہ اپنے گھر میں لٹکاتے ہیں لاکر
توقف اسکو انکے گھر میں جب ہو	تو یک یک کر اسکا ہر خوشہ رطب ہو	یہ جسکا وصف شارح نے کیا ہے	دوال اس کے تئیں کہنا بجا ہے

ح عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ أَعِنْدَكِ
عِنْدَ آمْ فَأَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَأَتَانَا يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
إِنَّهُ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّيْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ

جناب عائشہ فرخندہ افعال	بیاں کرتی ہیں حضرت کا یہ احوال	کہ تھے جو آپ میرے یہاں آتے	تو وہ اسطرح تھے ارشاد کرتے
کہ تیرے پاس ہے اسوقت موجود	طعام روز میں کچھ ہے کہ مفقود	یہ سنکر آپ فرماتے تھے ایما	بقول خاص انی صائم کا
کہ یعنی کر نہیں موجود کھانا	تو میں کرتا ہوں روزہ کا ارادہ	کہا ہے عائشہ نے اور یہ بھی	کہ صورت اسطرح کی ایکدن تھی
کہ آئے میرے یہاں ختم رسالت	تو کی معروض میں نے یہ حقیقت	کہ ہے ہدیہ ہمارے یہاں کچھ آیا	کیا ارشاد حضرت نے وہ ہے کیا
کہا میں نے کہ جسکا حیس ہے نام	وہ ہدیہ آگیا ہیگا اس ہنگام	کیا ارشاد تو ہو اس سے آگاہ	کہ میں نے صبح کے روزہ کی تھی چاہ
کیا یعنی ارادہ صوم کا تھا	بہ ہنگام سحر میں جو اٹھا تھا	بیاں یاں عائشہ کرتی ہیں ایسا	کہ حضرت نے پھر اسکو کھایا دیکھا
یہاں کہتے ہیں اکثر اہل اخبار	کہ صوم نفل میں صائم ہے مختار	پس از نیت گر اسکے لئے بن	کہ کھانا کھائے بیشک کہا ہو
	کہا لیکن قضا اسکے تئیں ہے	کہا بعضوں نے کچھ واجب نہیں ہے	

ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

من خبز الشعیر فوضع علیہا تمرۃ ثم قال ہذہ ادام ہذہ فاکل

بیاں کرتا ہے عبد اللہ ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا | کہ تھا مٹھی میں نان جو کا ایک ٹکڑا | رکھا اس پر ایک خرما انہوں نے اور
پھر اسکے بعد فرمایا ہویدا | کہ ہے یہ نانخورش یعنی اسکا | کیا پھر نوش جاں فخر عرب نے | جناب مصطفیٰ محبوب رب نے

۲۹ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ الثفل قال عبد اللہ یعنی ما بقی من الطعام

بیاں کرتا ہوں اب قول انس کو | کہ تھی ایسی رسول اللہ کی خو | کہ بچ رہتا تھا جو کھانیکا تلچھٹ | جناب پاک ہوتے اس سے خوشحال
غرض یہ ہے کہ جو بس ماندہ ریزہ | کہ رہ جاتا میان دیگ کا | خوش آتا تھا وہ ختم المرسلین کو | جناب رحمۃ للعالمین کو

باب ما جاء فی صفۃ وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند الطعام

یہ باب ہے بیان صفت وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نزدیک کھانیکے اور اس میں دو ۲ حدیثیں ہیں

۱ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقرب الیہ الطعام فقالوا الا ناتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ

وضو ہے نام غسل خاص کا لیکن ہوا ثابت | کہیں یہ ہاتھ دھونے میں بھی استعمال پاتا ہے

خبر وارد یہ عبد اللہ سے ہی | کیا یوں اس نے راہ گفتگو طے | کہ ختم انبیا مفروغ ہو کے | برآمد جو ہوئے بیت خلا سے
حضور سرور سردار عالم | رکھا لوگوں نے کھانا لاکے باہم | رکھا کھانا کیا معروض ایسا | کہ ہم لائیں نہیں پانی وضو کا
کیا تب آپنے یہ انکو ارشاد | کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد | کہ جو حکم خدا میرے تئیں ہے | تو وہ ہرگز سوا اسکے نہیں ہے
| کہ یعنی جب نماز اٹھ کر پڑھوں میں | وضو اسکے لئے اُس دم کروں میں |

۲ عن سلمان انہ قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرتہ بما قرأت فی التوراۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ

بیاں اس بات کا سلمان کرتا | کہ یوں میں نے پڑھا توریت میں تھا | کہ دھونا ہاتھ کا کھانیکو کھا کر | ہی کھانیکی ہے برکت سراسر
غرض توریت کی پھر یہ حقیقت | بیاں کی میں نے جا کر پیش حضرت | خبر دی آپکو اس چیز کے سات | پڑھی تھی میں نے جو توریت میں بات
کیا بس آپ نے ارشاد مجھکو | کہ اب اس بات کو بھی جان لے تو | کہ قبل و بعد خوردن ہاتھ دھونا | ہی کھانے میں ہے برکت کا ہونا

باب ما جاء فی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الطعام وبعد ما یفرغ منہ

یہ باب ہے بیان قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قبل کھانا کھانے کے اور بعد فراغت کے اور اس میں سات حدیثیں ہیں

۱ عن ابی ایوب الانصاری قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقرب الیہ طعام

https://archive.org/details/@awais_sultan

ثُمَّ اَکَلْنَا مَا کَانَ اَعْظَمَ بَرَکَةً مِنْهُ اَوَّلَ مَا اَکَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَکَةً فِیْ اٰخِرِهٖ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ
هٰذَا قَالَ اِنَّا ذَکَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی حِیْنَ اَکَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَکَلَ وَلَمْ یُسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَاَکَلَ مَعَهُ الشَّیْطٰنُ

جناب سید کونین قبل و بعد کھانے کے ۔۔۔ کیا کرتے تھے جو کچھ اور سب لکھنے میں آتا ہے

ابی ایوب کی یہ روایت ۔۔۔ کہ ہم تھے ایکدن نزدیک حضرت
کہ ہوئے جو طعام از روئے برکت ۔۔۔ زیادہ اُس سے اول میں لطافت
پھر اُس کھانے میں ہمنے آخر کار ۔۔۔ عدیم البرکتی کے پائے آثار
کہ یعنی اُس خورش میں خیر و برکت ۔۔۔ ہوئی محسوس اول میں بکثرت
کہا حضرت نے ہاں جو تھا ۔۔۔ کہ ہمنے لیا نام خدا تھا
پھر ایسا شخص اس کھانے پر آیا ۔۔۔ کہ کھاتے وقت نام حق بھلایا
کہ بس اُسوقت کھانا کھانیکو آیا ۔۔۔ کوئی کھانا نہ دیکھا میں نے ایسا
غرض یہ ہے کہ ہمنے جو کھایا ۔۔۔ تو اسمیں سطرح کا وصف پایا
کہا تب آپ سے ہمنے یہ سوال ۔۔۔ کہ کچھ تجھ سے بیاں کیفیت حال
پھر آخر ہوگئی وہ خیر معدوم ۔۔۔ ہمیں اسکا نہیں احوال معلوم
لیا وقت خورش نام الٰہی ۔۔۔ اُسی کے واسطے سے خیر آئی
تو بس شیطان نے کھایا سات اسکے ۔۔۔ ہوئی زائل وہ برکت اس خورش سے

تخ ۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَذْکُرَ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی طَعَامِهٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ

حدیث عائشہ اس طرح آئی ۔۔۔ کہ فرماتے تھے محبوب الٰہی
وہ یعنی از رہ نسیان بھولے ۔۔۔ کہ ہنگام خورش نام خدا لے
کہے وہ یعنی کرکے غور آخر
کہ جب تم میں سے کھاوے کوئی کھانا ۔۔۔ اُسے ہو اور ایسا سہو پیدا
غرض اُس کے تئیں لازم ہے یہ بات ۔۔۔ فراموشی سے ہو فارغ جس اوقات
کہ بسم اللہ اول اور آخر

تخ ۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ
فَقَالَ اُدْنُ یَا بُنَیَّ فَسَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ

عمر ہے یہ ابی سلمہ کا بیٹا ۔۔۔ بیاں کرتا ہے وہ یہ حال اپنا
کہا از راہ شفقت یا بنیّ ۔۔۔ ہمارے پاس یعنی آ بنیّ
کہ آیا پاس حضرت مصطفےٰ کے ۔۔۔ طعام اُسدم رکھا تھا انکے آگے
تناول کر خدا کا نام لیکے ۔۔۔ بدست راست اپنے سامنے کی

تخ ۴ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ
مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

جناب بوسعید اس طرح گویا ۔۔۔ کہ یہ دستور تھا حضرت نبی کا
کہ حمد بیحد اُسکو سزا ہے ۔۔۔ کہ جسنے ہمکو کھانیکو دیا ہے
کہ جب پاتے تھے کھانے سے فراغت ۔۔۔ یوں حمد خدا کرتے تھے حضرت
پلایا ہمکو پانی کے تئیں ہے ۔۔۔ بنایا اُس نے ہمکو مسلمیں سے

تخ ۵ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتْ مَائِدَتُهٗ
مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

ہوا ہے بو اُمامہ سے یہ منقول | کہ تھا یوں آپکا دستور معمول | کہ دسترخوان جب از پیش حضرت | اُٹھایا جاتا تھا باخیر و برکت

تو فرماتے تھے حضرت اِس دعا کو | تمامی حمد ہے ثابت خدا کو | بیاں حمداً کثیراً طیباً کا | رسول اللہ کا وردِ زباں تھا

کہ یعنی حمد وافر طیب و پاک | کہ ہووے بے خبری سے وہ شرفناک | نہو وہ حمد قابل چھوڑنے کے | نہو وے بے نیازی اور اس سے

غرض ایسا وظیفہ آپکا تھا | بلفظ ربنا ختم دعا تھا

۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات | کہ یعنی یوں ہوئے اتفاق اوقات | کہ تھے حضرت نبی کھانے کو مصروف | کچھ ایک اصحاب تھے ہمراہ انکے

رسول اللہ کے وہ یار و احباب | جلیس بزم تھے اُنکے جو چھ صحاب | کہ وہاں ناگاہ اعرابی جو آیا | وہ کھانا اُس نے دو لقموں میں کھایا

کیا حضرت نے تب ارشاد ایسا | کہ گر یہ شخص بسم اللہ کہتا | تو یہ کھانا تمہیں کرتا کفایت | غرض تم سیر ہوتے حدِ غایت

۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

ہوا مفہوم گفتار انس سے | کہ تھے حضرت نبی ارشاد کرتے | کہ اُس بندہ سے ہے اللہ راضی | کہ عادت جسکی ہو تحقیق ایسی

کہ ہووے ایک لقمہ سے وہ سیر جناب | و یا سیراب ہو یکدم سے آب | کرے وہ اُسکا پھر شکر باری | ہے اُسکی زباں پر حمد باری

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَدَحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قسیم کوثر و تسنیم کے کاسہ کی کیفیت | سنو اے تشنگان شوق کیا راوی سناتا ہے

انس یار نبی کا یار ثابت | بیاں کرتا ہے یہ گفتار ثابت | کہ وہ جو تھا انس مالک کا بیٹا | نکالا اُس نے کاسہ چوب کا تھا

پیالہ وہ دکھایا کھولا کر | ہوئے آگاہ اُس سے ہم سراسر | کیا تیار اُس کو چوب سے تھا | سطبری تھی پیالہ میں ہویدا

پشیزی اُسپہ آہن کی لگی تھی | لگی تھی اُسپہ آہن کی پشیزی | کہا پھر مجھ کو یا ثابت انس نے | مخاطب ہو کے فرمایا مجھی سے

کہ یعنی یہ پیالہ جو دھرا ہے | یہ کاسہ کاسۂ خیرالوریٰ ہے

۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَاءَ وَالنَّبِيذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ

https://archive.org/details/@awais_sultan

انس کا اور یہ قول سکر ز بکام جان ہے گو یا شیر و شکر قسم کھا کے بیان کرتا تھا ایسا کہ اس کا سبھی میں ہے پھیلایا
رسول اللہ کو از قسم آبی سبھی شہد و نبیذ و شیر مائی

بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میوہ خوری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں

(۱) ح عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

شرف کیوں کر دم اس میوہ کو جو اثمار جنت پر لب لعل مبارک تک جسے مقسوم لاتا ہے
ہی فرزندے جعفر کی یہ بات وہ ہے موسوم عبد اللہ کے سات بیان کرتا ہے وہ راوی روایتا ہوئی مذکور یہ اس کی روایتا
کہ حضرت سید کونین کھاتے خیار تر کو با خرما تر تھے

(۲) ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ

کیا ہے عائشہ نے یہاں یہ مذکور کہ تھا حضرت نبی کا یہ بھی دستور کہ خربوزہ چھوہاروں سے ملا کر خباب سرور عالم تھے کھاتے

(۳) ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ

انس بھی یہاں بتشریح عبارت بیان اس طرح کرتا ہے حقیقت کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا بوقت خوردن بطیخ و خرما
حضرت خوشیاں کرتے تھے مدام چھوہارے اور خربوزے کو باہم

(۴) ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاؤُا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

بیان ہے ابوہریرہ کی زبان کا جو اہلے مؤمنین اس بیان کا کہ تھے اخلاص جو اہل مدینہ یہ آن لوگوں کا طور تھا قرینہ
کہ جب وہ دیکھتے اول ثمر کو تو لاتے نو بہ نو سیراب تر کو بہ پیش نو بہار بہشت جنت لطور ہدیہ بھر یقین و برکت
رسول اللہ جب وہ پھل تھا لیتے یہ الفاظ دعا کے لب پہ لاتے کہ اے اللہ کر برکت ہویدا ہمارے واسطے میوہ میں پیدا
خدایا اور برکت رکھ ساتھ ہمارے اس مدینہ میں ہمیشہ الٰہی اور کر برکت کو ظاہر ہمارے وزن صاع و مد میں مائز
خدایا تجھ کو معلوم ہے تو ترا سے کا نام ابراہیم جس کا اسے تحقیق تجھے دوستی ہے وہ تیرا دوست پیغمبر نبی ہے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

الٰہی میں بھی ہوں بندہ تمہارا	نبی بھی ہوں تمہارا آشکارا	خدایا تجھ سے جو اس نے دعا کی	برائے مکہ تھی جو التجا کی
الٰہی میں بھی اب کرتا دعا ہوں	مدینہ کے لئے وہ چاہتا ہوں	کہ ابراہیم نے چاہا ہے جیسے	زبہر مکہ کی ہے جو تمنا
وہی ہے آرزو میری خدایا	مدینہ کے لئے ہے وہ تمنا	دو چنداں اس سے بھی بہر مدینہ	دعا گو ہوں پئے شہر مدینہ
پھر اس کے بعد فرماتے سدا کی	کہ تھی عادت جناب مصطفےٰ کی	کہ آتا تھا نظر جو طفل اصغر	جناب مصطفےٰ اس کو بلا کر
	عطا کرتے تھے اُن نو رس ثمر کو	غرض طفل صغیر نو بسر کو	

۱۲

۵ ح عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِیْ مُعَاذٌ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ وَعَلَیْهِ اَجْرٌ
مِّنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَاَتَیْتُهٗ بِهٖ وَعِنْدَهٗ
حُلْیَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَیْهِ مِنَ الْبَحْرَیْنِ فَمَلَأَ یَدَهٗ مِنْهَا فَاَعْطَانِیْهِ

کہا بنت معوذ نے وہ احوال	کہ ہے اس طرح کیفیت حال	کہ تھا جو معاذ ابن عفرا	طبق دیکر مجھے بھیجا اس نے
رکھے خرمائے تر تھے اس کے اندر	چُنی تھیں ککڑیاں کچھ اُن کے اوپر	وہ ایسی آریاں تھیں تازہ و تر	نمایاں جن پے ریشے تھے سراسر
غرض جو آپ کی ککڑی کی تھی عادت	کہ وہ ککڑی سے رکھتے تھے محبت	تو بس میں اس طبق کو آئی لیکے	جناب سرور عالم کے آگے
طبق لائی تو میں نے وہاں دیکھا	کہ زیور پاس حضرت کے رکھا تھا	کہ ان کے واسطے تحقیق آیا	وہ زیور جانب بحرین سے تھا
	رسول اللہ نے بھر ہاتھ بھر کر	عطا مجھکو کیا اس میں سے زیور	

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَةِ شَرَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں پینے کی چیز کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ

بذکر وصف آب طرز آشا سیدن حضرت		مذاق جان کیا کیا لطف و کیفیت اٹھاتا ہے	
بوصف شربت ختم نبوت	جناب عائشہ سے ہے روایت	کہ تھا محبوب نزد شہ دیں	خنک شربت نہایت سرد و شیریں

۲ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ
عَلٰی مَیْمُوْنَةَ فَجَاءَتْنَا بِاِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی یَمِیْنِهٖ
وَخَالِدٌ عَلٰی شِمَالِهٖ فَقَالَ لِیَ الشَّرْبَةُ لَکَ فَاِنْ شِئْتَ اٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ
مَا کُنْتُ لِاُوْثِرَ عَلٰی سُؤْرِکَ اَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰہُ طَعَامًا فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا

https://archive.org/details/@awais_sultan

منه ومن سقاه الله لبنا فليقل اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس شيء يجزئ مكان الطعام والشراب غير اللبن

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا کہ میں حضرت نبی کے ساتھ آیا / تعظماً میں کیا کہ خالد کو بھی لا کے وہ میمونہ کے گھر میں جبکہ لا کے
جناب زوجہ سرور عالم تعارف شیر آ گیا پیش اس دم / وہ میمونہ جو ام المومنیں تھیں ہمارے واسطے وہ شیر لائیں
جناب سرور کون ومکان نے کیا کچھ نوش جاں وہ شیر لے کے / بسمت راس میں بیٹھا ہوا تھا ادھر بائیں طرف خالد تھا بیٹھا
غرض پیکر جناب پاک نے شیر تھا طلب نوش کی یوں مجھ سے تقریر / کہ یعنی پی چکا اول میں اس کو احق و مستحق اب بعد ہے تو
ولیکن تو اگر چاہے خوشی سے تو پہلے شیر خالد کے تئیں دے / بیاں کرتے ہیں عبداللہ احوال کہ میں نے یوں کہا حضرت سے فی الحال
کہ مجھ کو ہے بھلا کب یہ گوارا کہ ہے جو شیر پس خوردہ تمہارا / کروں میں دوسرے پر اس کو ایثار نہیں منظور ہے یہ بات زنہار
کیا پھر آپ نے ارشاد اس دم کہ کھانا جس کو دے خلاق عالم / اسے لازم ہے پڑھنا اس طرح کا مناسب شکر ہے اپنے خدا کا
کہ اے اللہ اس کھانے کے اندر ہمارے واسطے برکت عطا کر / کھلا تو ہم کو کھانا اور ایسا کہ ہوئے اس سے بہتر اور اچھا
کیا یہ اور بھی حضرت نے ارشاد پلا دے شیر جس کو رب جواد / غرض لازم ہے اس کو شکر باری زباں پر اس کی ہو یہ بات جاری
کہ اس میں کر عنایت رب عزت بہت کچھ خیر و افزایش نہایت / غرض وہ تو عطا اس طرح کی ہو زیادہ اور افزوں اس سے بھی ہو
بیاں کرتا ہے راوی آخر کار کیا یوں آپ نے ارشاد و اظہار / کہ کوئی شے نہیں ایسی یہاں پر کہ ہوئے کھانے پینے کی برابر
مگر یہ شیر کہ ہے بات حاصل کہ ہے وہ کھانے پینے کی مقابل

باب ما جاء في شرب رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان طریق آشامیدن رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

ح ۱ عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم شرب من زمزم وهو قائم

کہا ہے ابن عباس ولی نے کہ محبوب خدا حضرت نبی نے / پیا اس طرح آب چاہ زمزم کہ تھے اس دم کھڑے سرور عالم

ح ۲ عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشرب قائما وقاعدا

کہا ہے عمرو نے جو ابن شعیب سے اسے اسناد ہے اپنے پدر سے / پدر بھی عمرو کا تا جد غایت ہے اپنے باپ سے کرتا روایت
کہ جد عمرو نے بھی ہے دیکھا جناب سرور کونین کو تھا / کہ پانی نوش جاں کرتے نبی تھے کھڑے ہو کر کبھی اور گاہ بیٹھے

ح ۳ عن ابن عباس قال سقيت النبي صلى الله عليه وسلم من زمزم فشرب وهو قائم

بیاں کرتے ہیں عبداللہ ایسا کہ میں نے آپ کو پانی پلایا / پلایا یعنی آب چاہ زمزم کیا سب نوش جاں حضرت نے قائم

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

غرض یہ ہے کہ وقت نوش آب انگشت ملتے حضرت محبوب وہاب

۳ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ

یہاں اب راوی اخبار نزال	عیاں کرتا ہے کیفیت حال	کہ از بہر علی شیر وہاب	کوئی لے کر کے آیا کوزہ آب
وہ اک حجرہ جو تھا مسجد کے اندر	اسی کے درمیاں بیٹھے تھے حضرت	کف والا میں اس آب لیکے	علی نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے
دہن کو پھر کیا کلی سے سیراب	پھر اس کے بعد ڈالا ناک میں آب	کیا مسح بدن پاک سے اطہر	کیا پونچوں پہ بھی مسح سراسر
اسی کوزہ سے پھر حضرت علی نے	پیا کچھ آب اس حق کے ولی نے	غرض ہے یہ پیا پانی جس جگہ	کھڑے تھے حیدر فرخندہ فرجام
کیا ارشاد اس کے بعد ایسا	کہ یعنی یہ وضو ہے اس شخص کا	مکمل خود وضو جس شخص کا ہے	وضو ایسا اسے کرنا بجا ہے
	رسول اللہ کو تھا یونہی دیکھا	انہوں نے بھی وضو ایسا کیا تھا	

۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا إِذَا شَرِبَ وَيَقُوْلُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى

انس نے یہاں سنا کر اور بیاں کی	کیا سیراب مشتاقوں کی جاں کو	کہ پانی نوش جاں جب آپ کرتے	تو اس کے درمیاں دم تین بھرتے
بظرف آب تحت خوردن آب	وہ لیکر تین دم ہوتے تھے سیراب	کہا کرتے تھے حضرت اور یہ بات	کہ پینا آپ کا اس طرح سے سات
	گوارندہ غرض یہ پیشتر ہے	طراوت دینے والا سر بسر ہے	

۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ

بذکر آب نوشی ابن عباس	بیاں کرتے ہیں حال اشرف الناس	کہ جب پانی کو پیتے شاہ ابرار	تو وہ پانی میں دم لیتے تھے دو بار

۶ عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ۔

بیاں کبشہ نے کی ہے یہ حقیقت	کہ لائے جب یہاں تشریف حضرت	مرے گھر مشک پانی کی دھری تھی	کہ وہ لٹکی ہوئی پانی بھری تھی
غرض مشک معلق کے دہن سے	پیا حضرت نے پانی منہ لگا کے	کیا تھا نوش جاں وہ آب جس دم	کھڑے تھے اس گھڑی سرور عالم
بیاں کرتی ہیں کبشہ پھر یہ حال	اٹھی میں مشک کی جانب کو فی الحال	وہیں میں نے کیا اس کا بریدہ	شتابی سے وہ دہان رسیدہ
کہ کوئی اور اسکو منہ میں لاوے	کس و ناکس کبھی منہ میں نہ لاوے	حقیقت یہ بھی شارح نے لکھی ہے	یہاں یہ دوسری تقریر کی ہے
کہ اس سے جو دہان مشک کا تھا	تو اس کے کاٹنے کا یہ سبب تھا	کہ اس جو مس تھے لب ہیں حضرت	دہان مشک کو کاٹا بہر عزت

https://archive.org/details/@awais_sultan

کسی کو وہ اگر بیمار پاتے	تو اس پر پھیر کے فرمانی پیتے	غرض پانی وہ جسکے بنک آتا	شفا فی الحال وہ بیمار پاتا

عن انس بن مالك انه كان يتنفس في الاناء ثلاثا وزعم انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاناء ثلاثا

انس کا فعل یوں مروی ہے کہ وہ پیا کرتا تھا یعنی وہ صحابی	کہ پانی اسطرح اس نے پیا ہے	وہ حضرت مصطفیٰ کا یار اکثر	پیا کرتا تھا پانی تین دم کر کہ یہ تقلید ہے حضرت نبی کی

عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل علينا وقربة معلقة فشرب من فم القربة وهو قائم فقامت ام سليم الى راس القربة فقطعتها

ہوئے داخل جناب پاک حضرت	انس کے گھر میں ازراہ محبت	وہاں اک مشک پانی کی بھری تھی	معلق اور آویزاں دھری تھی
رسول اللہ نے یوں عمل میں لایا	دہان مشک سے منہ کو لگایا	کھڑے پیتے ہوئے اچھی پانی	ز روئے لطف و راہ مہربانی
انس کی ماں نے یہ حال دیکھا	دہن منہ کر دہان مشک کاٹا	تبرک جانکر اسکو رکھا پاس	با آداب ہاں اشرف لباس

باب ما جاء في تعطر رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان خوشبو لگانے کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

١ عن انس بن مالك قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم سكة يتطيب منها

صبا کس کے تعطر کی خبر لائی گلشن میں		گلاب و کیوڑہ اب آب خجالت میں نہاتا ہے	
ملا ہے عطر کس گل نے یہیں	کہ چھائی ہے جسکا چمن میں	معطر ہو چمن کس نے کیا ہے	گل فردوس کو شرما دیا ہے
صبا نے کسکی بوئے پاک سے آج	دماغ گلستاں کو دی ہے معراج	کروں کیا وصف اس پاکیزہ تن کا	کہ جان عطر ہے جسکا پسینا
معطر جسکی بو سے بوستاں ہو	بھلا محتاج وہ کیا عطر کا ہو	مگر عاجز نوازی کی یہی بات	کہ تھا خوشبو سے اسکو ربط دن رات
انس راوی کا بیان ہو سنکر	دماغ جاں ہوا اپنا معطر	بیان کرتا ہے حال مصطفیٰ کو	کہ انکے پاس تھی ازقسم خوشبو
	ز ترکیب مختلف خوشبو ہے	وہ رکھتے اس سے خوشبو دار رکھتے	

عن ثمامة قال كان انس بن مالك لا يرد الطيب وقال انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب

ثمامہ کے یہ سمجھانا تھا خوشبو	ذکر کرتا تھا انس زنہار اس کو	رسول اللہ کا وہ خادم خاص	بیان کرتا تھا یوں از رو اخلاص
بھلا وہ کیونکر نہ لایا	حضور پاک میں جو سے کا آ	جناب فخر ان اسید الوار	کبھی رد نے زنہار زنہار

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا ترد الوسائد والدهن واللبن

https://archive.org/details/@awais_sultan

بیاں ہو گرچہ یہ ابن عمر کا کہ تکیہ اور روغن ہو کے خوش کا	مگر دیتا ہے حضرت کا حوالا کوئی دیوے تو رد کیجو نہ اصلا غرض یہ تین چیزیں جو کوئی دے	کہ ہے یہ سرور عالم کا ارشاد سوا اسکے اگر دیوے کوئی شیر تو لینے میں نہ کچھ انکار کیجے	سمجھو اسکو مت سمجھو لو رکھو یاد تو لینے میں سمجھو اسکے تقصیر

ح عن رجل عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیب الرجال ما ظهر ریحه وخفی لونه وطیب النساء ما ظهر لونه وخفی ریحه

ہوا اس شخص سے مروی یہ احوال کہ جسکا رنگ ہو پنہاں تمام	کہ جسنے بو ہریرہ سے سنا حال مہکتی ہو مگر خوشبو نہایت کہ وہ اسطرح کی خوشبو لگاویں	کہ ہے ارشاد یہ خیر الوریٰ کا ولیکن عورتوں کے واسطے تو کہ جسکا رنگ غالب بو ہو پاویں	کہ مردوں کو وہ بو خوش ہے مخالف حکم ہو موافق سن لو

ح عن ابی عثمان النهدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی احدکم الریحان فلا یرده فانه خرج من الجنة

ابی عثمان نے ایسا کہا ہے کہ یہ ریحان ہے جنت سے آیا کہ وارد جو ہوا ہی لفظ ریحاں	کہ یہ قول جناب مصطفیٰ ہے نہیں انکار کرنا اس سے اچھا درخت نازبو مقصود ہی یہاں	کہ دیوے گر کوئی ریحان کو یہاں ہو شارح قول نبی ہے کہا ہے دوسرے شارح نے ایسا	کبھی لینے سے مت انکار کیجو تو اس نے اسطرح تشریح کی ہے کہ ریحاں نام ہے ہر اچھی خوشبو

ح عن جریر بن عبد اللہ قال عرضت بین یدی عمر بن الخطاب فالقی جریر رداءه ومشی فی ازار فقال له خذ رداءک فقال عمر للقوم ما رأیت رجلا احسن من صورة جریر الا ما بلغنا من صورة یوسف

جریر خوبروئے ماہ سیما فقط لنگی ہی پہنے وہاں سے نکلا کہا پھر قوم سے حضرت عمر نے	بیاں کرتا ہے یہ احوال اپنا کہا حضرت عمر نے مجھ سے ایسا کوئی حسن نہ دیکھا ہے اس سے کہ جیسی شکل یوسف ابن یعقوب	کہ آگے آنکے حضرت عمر کے جریر اپنی ردا کو تو اٹھا لے جریر اسطرح کی رکھتا ہے صورت سنی ہے ہم نے دلکش و خوب	ردا میں نے اٹھائی [illegible] بدن اپنے کو اب یعنی چھپایا کہ حسن با صفا دیکھے کہ [illegible]

باب ما جاء کیف کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان میں کیفیت کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ح عن عائشة قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد کسردکم هذا [illegible]

https://archive.org/details/@awais_sultan

هذا ولكنه كان يتكلم بكلام بين فصل يحفظه من جلس اليه

کلام سرور عالم کا یہ فیض نمایاں ہے — کہ جہل و کفر سے مردوں کو وہ ابتک جلاتا ہے
جناب عائشہ کرتی ہیں اظہار — کہ ایسی تو نہ تھی حضرت کی گفتار — کہ جیسی تم یہ باتیں جلد پیہم — کیا کرتے ہو تو کم بیش یا کم
مگر ایسا کلام مصطفیٰ تھا — کہ ایک ایک حرف آپ کا جدا تھا — جناب پاک محبوب الٰہی — بیاں کرتے تھے با طرز صفائی
کہ اسکے پاس جو ہوتا تھا بیٹھا — کلام پاک فوراً یاد کرتا

٢ عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعيد الكلمة ثلاثا لتعقل عنه

دکھاتا ہے انس ابن مالک — کہ گفتار نبی کا تھا یہ احوال — کہ اک اک بات کو از روئے تفہیم — کہا کرتے سہ بارہ آپ تقریر
کہ تا اصحاب حضرت عالم کی سبھی — بخوبی اور آسانی سمجھ لیں

٣ عن الحسن بن علي قال سألت خالي هند بن ابي هالة وكان وصافا فقلت صف لي
منطق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم متواصل
الاحزان دائم الفكرة ليست له راحة طويل السكت لا يتكلم في غير حاجة يفتتح الكلام
ويختتمه باسم الله ويتكلم بجوامع الكلم كلامه فصل لا فضول ولا تقصير ليس بالجافي
ولا المهين يعظم النعمة وان دقت لا يذم منها شيئا غير انه لم يكن يذم ذواقا ولا يمدحه ولا
تغضبه الدنيا ولا ما كان لها فاذا تعدي الحق لم يقم لغضبه شيء حتى ينتصر له ولا يغضب
لنفسه ولا ينتصر لها اذا اشار اشار بكفه كلها واذا تعجب قلبها واذا تحدث اتصل بها
وضرب براحته اليمنى بطن ابهامه اليسرى واذا غضب اعرض واشاح واذا فرح غض
طرفه جل ضحكه التبسم يفتر عن مثل حب الغمام

سنو فرزند حیدر کی روایت — ہوئی اس طرح یہ مروی روایت — کہ ہند ابن ابی ہالہ سے پوچھا — حسن ابن علی نے حال اسکا
تھا کیسا کلام پاک اطہر — جناب سرور عالم پیمبر — کہ تو وصاف ہے حال نبی کا — جناب مستطاب احمدی کا
کہا انہوں نے یہ بسط شادہ در حزن — وہ رہتے دائماً اندوہگیں تھے — سدا رہتے تھے وہ اندوہگیں — نہایت فکر میں رہتے تھے دائم
نہ تھی راحت جناب مصطفیٰ کو — شفیع عاصیاں خیر الوریٰ کو — بہت خاموش رہتے آپ دن رات — وہ بے حاجت کبھی کہتے نہ تھے بات
کلام حق الٰہی کا تمام — کیا کرتے آغاز و بانجام — کلام مختصر وہ آپ کا تھا — کہ مضمون معانی سے بھرا تھا
نہ تھا انکار رب کا کچھ — کہ کرتا تھا تمیز حق و باطل — باندازہ مناسب تھی وہ گفتار — کمی بیشی نہ تھا کچھ حاصل گفتار

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

جفا عادت نہ تھی خیر البشر کی	نہ لوگوں پر حقارت سے نظر کی	اگر ملتی انھیں تھوڑی بھی نعمت	تو اسکو جانتے باشان عظمت
مذمت وہ نہیں کرتے تھے اصلا	کسی کھانے کی گو ہوتا نہ اچھا	اگرچہ وہ مذمت بھی نہ کرتے	مگر تعریف بھی اسکی نہ کرتے
انھیں غصہ میں لاتی تھی نہ دنیا	نہ کار دنیوی غصہ میں لاتا	ولیکن امر دین کار رب کا	رسول اللہ آتے تھے غضب میں
جو امر دین میں ہوتا فرق پیدا	تو وھاں تاب کسکی تھی نہ اصلا	یہاں تک آپ ہوتے تھے غضبناک	کہ ہوتے منتقم بے خوف و بیباک
پر اپنے واسطے از رہ رحمت	کسی پر خشمگیں ہوتے نہ حضرت	نہ بدلہ بھی کسی سے آپ لیتے	نہ اپنے واسطے وہ رنج دیتے
سنو یہ اور بھی دستور حضرت	کسی جانب اگر کرتے اشارت	بکف دست مبارک سے تماما	کیا کرتے تھے حضرت بہر ہما
اگر ہوتی تعجب کی کوئی بات	الٹ لیتے تھے تھیلی کو اس اوقات	بہنگام سخن دستور یہ تھا	ملاتے تھے کف دست صفا
ہتھیلی ہاتھ سیدھے کی اٹھا کر	وہ بائیں ہاتھ کی جانب کو لاکر	بکف یمنی سے باطن دست چپ کے	بر انگشت صفا کو مارتے تھے
مقرر ہے عرب میں یعنی یہ بات	کہ ماریں بات کہتے ہاتھ پر ہات	سو یہ بھی عادت خیر البشر تھی	غرض وقت سخن اسپر نظر تھی
عدیم المثل تھی یہ آپ کی خو	اگر لاتا کوئی غصہ میں آپکو	تو وہ از رہ فضل عین الطاف	گزرتے جرم سے اسکے یقینا
نہ کلفت اس سے کچھ خاطر میں لاتے	سراسر لطف ہی سے پیش آتے	اگر ہوتا خوشی کا اتنا عالم	تو کرتے بند چشم پاک اسدم
بہنگام سرور و وقت فرحت	رسول اللہ رکھتے تھے یہ عادت	لب لعل تبسم جوہرین کو فر	تبسم میں رہا کرتے تھے اکثر
لب خنداں کا تھا انکے یہ عالم	تبسم سے بھرے ہنستے تھے پیہم	بشکل ژالہ وہ دندان تھے نمایاں	ہنسی کے وقت ہوتے تھے نمایاں

بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَحِكِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان ہنسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ

لب خنداں کا اس گل کے یہ اعجاز تبسم ہے		کہ جو کنج قفس میں ہم	اسیروں کو ہنساتا ہے
صبا لائی لب جاں بخش کو بو	دیا مژدہ فسردہ خاطروں کو	تبسم کا یہ کس نے ذکر آیا	ہمارا غنچۂ خاطر کھلایا
اگرچہ با دل ناشاد ہیں ہم	اسیر غصۂ صیاد ہیں ہم	مگر سنکر کسی کا مسکرانا	خوشی کا یاد آتا ہے زمانا
اب ایسی کیفیت حاصل ہے ہمکو	لبوں میں ہے ہنسی آنکھوں میں آنسو	ہنساتا ہے کسی کا مسکرانا	رلاتا ہے فراق روئے رعنا
بس اے کافی کہ آگے ہے حکایت	کہ ہے اب عزم اظہار روایت	کہا جابر نے ساق پاک والا	تجلی کی عجب باریک زیبا
کروں تعریف کیا انکی ہنسی کی	ہنسی اس طرح کی مدور کی تھی	لب خنداں میں باعین تجسم	تبسم تھا تبسم تھا تبسم

نظر جس نے جو کی چشم نبی پر	تو دیکھیں سرمہ گوں وہ چشم اطہر	سیہ چشمی مگر بے سرمہ وہاں تھے	وہ مژگاں سیہ آرام جان تھے

٢ ح عن عبد اللّٰہ بن الحارث بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

یہ عبد اللہ ہے حارث کا بیٹا	وہ کہتا ہے کوئی میں نے نہ دیکھا	تبسم میں زیادہ شادماں ہے	جناب رحمۃ للعالمین سے

٣ ح عن ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انی لاعلم اول رجل یدخل الجنۃ و آخر رجل یخرج من النار یؤتی بالرجل یوم القیامۃ فیقال اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ ونحوا عنہ کبارها فیقال لہ عملت یوم کذا کذا وکذا وهو مقر لا ینکر وهو مشفق من کبارها فیقال اعطوہ مکان کل سیئۃ عملها حسنۃ فیقول ان لی ذنوبا ما اراها ههنا قال ابوذر فلقد رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ

ابوذر کا کلام معتبر ہے	کہ وہ ہم صحبت خیر البشر ہے	کہا اسنے کہ فرمایا نبی نے	جناب واقف سر خفی نے
کہ میں اس شخص کو پہچانتا ہوں	بتحقیق معرفت جانتا ہوں	کہ اول ہوگا وہ جنت میں داخل	ہوا یعنی یہ اسکو فضل حاصل
اسے بھی جانتا ہوں میں مقرر	کہ دوزخ سے بھی نکلے گا وہ آخر	سنو ہے ایک کا اسطرح احوال	کہ لائینگے اُسے محشر میں فی الحال
فرشتوں کو یہ ہوگا حکم صادر	کہ تم اس کے گناہاں صغائر	تمامی سامنے لاکر دکھاؤ	مگر جرم کبیرہ کو چھپاؤ
وہیں جا بیگا اس سے جرم پوچھا	بتا تو نے کیا تھا ایسا ایسا	فلانے روز تو نے خطا کی	فلانے وقت یعنی یہ جفا کی
غرض اقرار وہ سب کا کریگا	کبیروں سے مگر ڈرتا رہیگا	کہ ہوں ظاہر اگر وہ جرم پنہاں	تو میرا حال ہو کیسا پریشاں
غرض اسکے لئے یزدان محسن	کریگا یعنی رحمت سے یہ فرمان	کہ اس مجرم نے جو ظاہر کیے ہیں	بدل ہر ہر بدی سے ایک نیکی
یہ سنکر پھر تو وہ مجرم گنہگار	جو دیکھیگا عیاں رحمت کے آثار	کہ میرے اور بھی ہیں جرم پنہاں	نہیں میں دیکھتا انکا اثر یہاں
غرض اسکی یہ ہوگی بس سخن سے	کہ توبھی خدا انکی سے بدلے	ابوذر نے کہا جس وقت حضرت	ہویدا کر چکے یہاں تک حقیقت
تو میں نے خندہ زن حضرت کو دیکھا	ہنسا ایسا کہ دندان گہروا	ہنسی کے وقت بالنور تجلا	ہوئے ظاہر وہ دندان مصفا

٤ ح عن جریر بن عبد اللّٰہ قال ما حجبنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رآنی الا ضحک

جریر ابن عبد اللہ نے یہاں	حقیقت کو کیا اپنی نمایاں	کہ میں جس روز سے اسلام لایا	رسول اللہ کی خدمت میں آیا
کبھی تھے وہ مجھسے پردہ	حجاب و قیسے تھا میں بہرا	اسلام کیسے جب ملتے تھے	تو حضرت دیکھتے ہی مجھکو ہنستے

٥ ح عن عبد اللّٰہ بن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انی لاعرف آخر اهل النار خروجا رجل یخرج منها زحفا فیقال لہ انطلق فادخل الجنۃ قال فیذهب

https://archive.org/details/@awais_sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ اَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ
فَيُقَالُ لَهٗ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهٗ
فَاِنَّ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ
قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ

بقول صادق فرزند مسعود	روایت یوں ہوئی مذکور و مشہور	کہا اس خادم خیر الورا نے	کہ فرمایا جناب مصطفےٰ نے
کہ میں پہچانتا ہوں اس بشر کو	مقیم دوزخ و نار و شرر کو	کہ آخر سب سے وہ بندہ خدا کا	چھٹے گا آتش دوزخ سے ایسا
کہ ضعف و ناتوانی کے سبب سے	وہ یوں نکلے گا اس جائے غضب سے	کہ ہو ویگا سرینوں کے بل گھسٹتا	چلے گا بسکہ دشواری سے رستا
ملے گا اسکو یوں حکم الٰہی	کہ تو اب جلد ہو جنت کو راہی	کھڑا ہو ویگا وہ جنت میں آکر	وہاں لوگوں کو دیکھیگا نظر بھر
کہ وہ اپنے مکانوں میں مکیں ہیں	مکانات جناں خالی نہیں ہیں	پھرے وہ دیکھکر ایوان جنت	پھر آویگا بسوئے رب عزت
کہیگا آکے وہ اے رب باری	بھری جنت میں ہے خلقت تمہاری	کوئی خالی نہیں ہے قصر و ایوان	بجائے خود ہر اک انسان ہے واں
خداوند جہاں اس سے کہے گا	تجھے کچھ یاد بھی ہے وہ زمانا	کہ جس کے درمیاں اسوقت تھا تو	ہوا یعنی وہاں سے اب جدا تو
کہیگا وہ کہ اے غفار سبحاں	مجھے تو وہ زمانہ یاد ہے ہاں	پھر اس کے واسطے یہ حکم ہوگا	کہ تو اظہار کر اپنی تمنا
کریگا اپنی وہ حاجت کو اظہار	تو اس سے یوں کہیگا رب غفار	کہ لے جو ہے ترے دل کی تمنا	زیادہ دس گنا لے مثل دنیا
غرض سنکر یہ ارشاد عنایت	کہے گا وہ غریق بحر حیرت	کہ مجھ سے اب ہنسی کرتے ہو کیا تم	کہ دیتے ہو جہاں سے دس گنا تم
غرض تم بادشاہ لامکاں ہو	خداوند زمین و آسماں ہو	بھلا مجھ بندہ محتاج کیساتھ	ہنسی کی آپ فرماتے ہیں کیا بات
کہا راوی نے دو عالم کے سرور	یہانتک ہنس کر لائے جب زباں پر	تو میں نے آپ کو تحقیق دیکھا	ہنسے یہانتک کہ دنداں ہو گئے وا

ح ٦ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ
قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ
نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرُهٗ

علی ابن ربیعہ متقی ہے	علی مرتضیٰ کا تابع ہے	کیا اسنے بیاں یوں حال ایسا	کہ میں حضرت علی کے پاس تھا

غرض اسوقت ہاں حیدرؑ نے سواری کیلئے مرکب تھا حاضر
رکابیں مرکب میں رکھا پا تو میں نے علی کا حال دیکھا

لیا نام خدا اول مضمون سے پھر کیا آگاہ سب لوگوں کو اس سے
پڑھا الحمد کو بعد کے سات لگے وہ پشت پر اسکے جس آن تھا

پھر اسکے بعد سبحان الذی کو لگے پڑھنے وہ با آواز نیکو
یہ آیت پڑھ چکے جسوقت سالک پڑھا الحمد کو پھر تین باری

سہ نوبت پھر کہا اللہ اکبر لگے پڑھنے پھر استغفار حیدر
ہنسے پھر لیا لے شاہ مرداں ہوئے سب مرداں لب بخندہ کناں

کیا یہ عرض پیغمبرؐ نے بو الحسن سے کہ میں کسواسطے اب آپ ہنستے
کہا حضرت علی نے مجھے ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا

کہ میں جسطرح ہنگام سواری بجا لایا یہ حمد و شکر باری
اسی صورت سے پڑھ کر جبکہ جسدم تو یہ سب پڑھ کے سوار دو عالم

لگے ہنسنے بعنوان دلارا تو میں نے سرور عالم سے پوچھا
کہ آئی کیوں ہنسی اسوقت تمکو ہنسی بھی اس ہنسی کی کچھ خبر دو

کیا تب آپ نے ارشاد اسدم کہ رب جزو کل خلاق عالم
البعین مرحمت ہوتا ہے خوشنود کہ جسدم کوئی عبد رب معبود

نیاز و عجز سے کرتا ہے گفتار کہ مجکو بخش دے اے رب غفار
خداوند جہان یہ جانتا ہے کہ اس بندہ کو میرا آسرا ہے

کوئی میرے سوا اسکی خطا کو نہ بخشے گا نہ بخشیگا کسے سو
غرض ہو جا کہ راضی رب عزت ہنساوے کیوں نہ مجکو فرحت

ح عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَعْدٌ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَعَهُ تُرْسٌ وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَكَانَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا بِالتُّرْسِ يُغَطِّيْ جَبْهَتَهُ فَنَزَعَ لَهُ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَمَاهُ فَلَمْ يُخْطِئْ هٰذِهِ مِنْهُ يَعْنِيْ جَبْهَتَهُ وَانْقَلَبَ وَشَالَ بِرِجْلِهِ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهِ بِالرَّجُلِ

بیان راوی سعد با سعادت بیان کرتا ہے یہ حال حقیقت
کہ روز جنگ خندق سرور دیں ہوئے خنداں بعنوان شیریں

رسول اللہ کے اسوقت دنداں ہوئے شفاف موتی سے نمایاں
کہا پھر سعد سے عامر نے آ با ہوئے کیوں خندہ زن سرکار عالم

کہا اسنے کہ تھا یہ اجمال کہ آیا ایک کافر لیکے ڈھال
سراپنا ڈھال سے کافر چھپا کر رہا بکتا بری باتیں ستمگر

ادھر میں خادم خیر الوریٰ تھا کہ میرا تیر لگتا بی خطا تھا
اٹھایا اسنے جسدم فرق ناپاک تو میں نے تیر مارا اسطرح تاک

بجلی کی طرح ماتھے کے اوپر گرا مردود فورا کھا کے چکر
قدم جو اٹھ گیا اس بے حیا کا ستر مردود کا فرکا ہوا وا

ہنسے اسدم رسول اللہ ایسا کہ آگے تھے نظر دنداں والا
دوبارہ سعد سے عامر نے پوچھا کہ کیا باعث تھا حضرت کی ہنسی

کہا اس نے کہ تیر سعد کھا کر گرا وہ مرد جب چکر میں آکر
یہ فضل سعد کیا انکو خوش آیا کہ جسنے آپکو اتنا ہنسایا

https://archive.org/details/@awais_sultan

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ مِزَاحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں خوش طبعی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ اس کے ۵ حدیثیں ہیں

ح ١ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ يَعْنِي يُمَازِحُهُ

مزاح و طیب مین جو آپ فرماتے تھے یارو سے		ہنساتے تھے انہیں ہم کو غم حرمان رولاتا ہے	
عجائب بات ہو یہ لوگوں کی	کہ حضرت بھی یارو سے ہنسی کی	ولیکن وہ مزاح و طیب کے ساتھ	فضولی کی نظر فرماتے کبھی بات
انس کہتا ہے حضرت مصطفا نے	کہا مجکو کہ اے دو کان والے	ابو عیسی نے بیان تشریح کی	کہ یہ حضرت کا انداز مزاح ہے

ح ٢ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُولَ لِاَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

انس کہتا ہے یہ خلق نبی تھا	کہ رکھتے تھے بہت وہ ہمسے خلطا	باخلاق حسن تھے آپ موصوف	بعنوان مزاح و طیب معروف
عجب کچھ سرور عالم کا تھا سلوک	کہ تھا ہر طرح سے ایثار افضال	مرا تھا ایک بھائی مجھسے چھوٹا	کہ طائر ایک دن بچے نے پالا
نغر اسکو تو کہتے ہیں بتازی	وہ بچہ اوس سے تھا مشغول اکثر	غرض جب مر گیا وہ طیر اسکا	تو وہ بچہ ہوا غمگین بہت سا
رسول اللہ نے اسوقت ایسا	زرا و طیب اس بچہ سے پوچھا	نغیر اے بوعمیر اب کیا ہوا	وہ طائر سات تیرے کر گیا کیا

ح ٣ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّي لَا اَقُولُ اِلَّا حَقًّا

بیان بوہریرہ سے ہویدا	کہ تھا اصحاب نے حضرت سے پوچھا	کہ تم بھی یا رسول اللہ ہمسے	مزاح طیب کرتے ہو کرم سے
کہا حضرت نے یہ خوبی نبی ہے	مزاح طیب مین بھی راستی ہے	اگر کرتا ہوں کچھ طیب کی باتیں	تو ہوتی ہیں وہ تحقیق کے ساتھ

ح ٤ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوقُ

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا	کہ حضرت سے کسی نے تھا چاہا	کہ مجکو کچھ عنایت ہو سواری	کری نا [illegible] یار داری
کیا ارشاد اس سائل سے ایسا	تجھے مین دونگا بچہ اونٹنی کا	چڑہا دونگا تجھے مین اسکے اوپر	کہا اسنے چڑہونگا آہ کیونکر
	کہا پھر آپ نے اسسے ہویدا	کہ ہر اشتر ہے بچہ اونٹنی کا	

ح ٥ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ [illegible]

https://archive.org/details/@awais_sultan

فقال من ہذا ارسلنی فالتفت فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل لا یألو ما الصق ظہرہ بصدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین عرفہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یشتری ہذا العبد فقال یا رسول اللہ اذا واللہ تجدنی کاسدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکن عند اللہ لست بکاسد

اس کے قول سے ہوتا ہے معلوم
کہ زاہر نام تھا اک شخص موسوم

وہ تھا اک بادیہ کا رہنے والا
تھا سید کون و مکاں سے تعلق

بہت ہدیہ و تحفہ ساتھ لیکر
حضور پاک میں آتا تھا اکثر

جو ہوتی چیز صحرائی عرب سے
وہ لاتا سامنے فخر عرب کے

یہاں سے بھی جناب فخر عالم
روانہ اسکو کرتے شاد و خرم

وہ جب صحرا کی رخصت مانگتا تھا
انہیں اسباب دیتے تھے بہت سا

رسول اللہ کا تھا قول ظاہر
ہمارا بادیہ ٹھہرا ہے زاہر

کہ جو صحرا میں ہوتا ہے نمودار
ہمارے واسطے لاتا ہے ہر بار

ہم اسکے واسطے ٹھہرے ہیں شہری
کہ ہو دیں چیز جو اچھی یہاں کی

تو اسکے واسطے موجود کر دیں
روانہ یہاں سے با مقصود کر دیں

غرض یہ ہے کہ ہر صورت سے حضرت
نہایت اس سے رکھتے تھے محبت

بظاہر گرچہ تھا بدشکل زاہر
مگر باطن میں تھا زیبا بظاہر

ہوا تھا اتفاقی کار ایسا
کہ وہ بازار میں کچھ بیچتا تھا

کہ آ نکلے وہاں ناگاہ حضرت
اسے پیچھے سے پکڑا کر کے شفقت

ملا یک آن پیچھے اس کو پکڑا
وہ بے دیکھے ہوئے اس طرح بولا

کہ ہے یہ کون یعنی آپ کے جس نے
مجھے پکڑا ہے یہاں اب جلد چھوڑے

یہ کہہ کر پھر تامل سے نظر کی
تو صورت دیکھ کر خیر البشر کی

چمٹتا تھا وہ صدر احمدی سے
خلوص جان و اخلاص دلی سے

ہوا تھا جو لطف مصطفیٰ کا
جدا ہونا نہ کرنا تب گوارا

پھر اسکے بعد بولے شاہ ابرار
کہ اس بندہ کا ہے کوئی خریدار

کہا زاہر نے سوگند خدا ہے
کہ یہ بندہ تو کاسد کم بہا ہے

کیا ارشاد پھر حضرت نے اس کو
کہ نزدیک خدا کاسد نہیں تو

دیا اس طرح فرمایا نبی نے
گراں ہے تو خدا کے پاس سن لے

وعن الحسن قال اتت عجوز الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یدخلنی الجنۃ فقال یا ام فلان ان الجنۃ لا تدخلہا عجوز قال فولت تبکی فقال اخبروہا انہا لا تدخلہا وہی عجوز ان اللہ تعالی یقول انا انشأناہن انشاء فجعلناہن ابکارا

روایت یہ ہے اک مروی حسن سے
کیا آگاہ حال پیرزن سے

کہ آئی وہ رسول اللہ کے پاس
گزارش کی کہ اب اے اشرف الناس

مری تم آرزو کیجیے خدا سے
ملے جنت مجھے تیری دعا سے

خدائے پاک دیوے مجھ کو جنت
تمنا یہی رکھتی ہوں نہایت

کہا حضرت نے سن ام فلاں تو
ہوئی ہے آپ کے خواہاں جناں تو

مقام پیرزن جنت نہیں ہے
بہشت پاک جائے نازنیں ہے

سخن میں جو بیاں تھا نہ سمجھا
چلی روتی ہوئی اندوہ کے ساتھ

کیا حضرت نے لوگوں کو اشارا
کہ اس بڑھیا سے کر دو آشکارا

کہ جنت میں قیام نوجوانی
وہاں حاصل ہے ہمیشہ جاودانی

نہ ہوگا اس میں داخل کوئی بڑھیا
کہ سبکے واسطے واں ہو جوانا پا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

اگر یہاں سو کوئی بوڑھا گیا ہے	وہاں وہ نوجوان سی سال کا ہے	خداوند تعالیٰ نے بھی اس کی	کلام پاک میں یا ہو خبر دی
زنان اہل جنت کی حقیقت	بیان کرتا ہو ایسے رب عزت	کہ ہم انکو وہاں ایسا کرینگے	دبیہ خوبرو زیبا کریں گے
بڑھاپی کرینگے بکر اُن کو	رہیں گی شوہروں کو سا تو شوخ	وہ شوہر دوست ہونگی با دل شاد	موافق سات انکی اور ہمزاد

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ صِفَةِ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب صفت کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں نو حدیثیں ہیں

١ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِیْلَ لَهَا هَلْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَمَثَّلُ بِشَیْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ کَانَ یَتَمَثَّلُ
بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَیَتَمَثَّلُ یَقُوْلُ ع وَیَاْتِیْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ ٭

بتقریب سخن جو آپ نے موزوں کلامی کی		بیاں وہ حال بھی کافی بموزونی سنانا ہے

کسی سائل نے حضرت عائشہ سو	کیا تھا حال استفسار آکے	کہ ختم انبیاء نے شعر موزوں	کیا بھی تھا زباں سی اپنی معروف
بوصف حال تمثیل وحکایت	کبھی اشعار بھی پڑہتے تو حضرت	کہا اُس سو یہ اُم المومنین نے	پڑھا تھا شعر ختم المرسلیں نے
وہ تھا ابن رواحہ کی زبان کا	بہ تمثیل ہاں اُس کو پڑھا تھا	ستبدی لک الایام ما کنت جاہلا	ویاتیک بالاخبار من لم تزود
سنو یہ ترجمہ اس شعر کا ہے	رسول اللہ نے جسکو پڑھا ہے	کہ اب اُس کو ظاہر جلد ایام	کہ تو غافل رہا اُس سو بنا کام
خبر لیکر کہ ہو وہ شخص آیا			نہیں تو نے جسے توشہ دیا تھا

٢ ح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْدَقَ کَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ ٭
ع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ ٭ وَکَادَ اُمَیَّةُ بْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُسْلِمَ ٭ اٰخر وکل نعیم لا محالة زائل

یہاں ہے بو ہریرہ سے روایت	کہ وصف شعر میں کہتے تھے حضرت	کہ شاعر کا جو قول راستی ہے	لبید اس شعر کا شاعر مگر ہے
تحقیق بیاں اس نے کہا ہے	کہ جانو چیز جو غیر خدا ہے	وہ ہے بس فانی و بے اصل باطل	زوال نعمت دنیا ہے حاصل
کیا حضرت نے یہ بھی قول ظاہر	کہ ہے وہ جو اُمیہ ایک شاعر	اور اُسکے باپ کا صلت ہے نام	قریب تھا وہ کہ مشرف ہو باسلام

٣ ح عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْیَانَ الْبَجَلِیِّ قَالَ اَصَابَ حَجَرٌ اِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَمِیَتْ
فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ ٭ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ

بیان کرتا ہے یہ جندب صحابی	کہ زخمی جب ہوئی حضرت کی انگلی	اُحد کی جنگ کا جب وقت تھا	کہ پتھر ایک انگلی پر لگا تھا
ہوا انگشت سے جب خون رواں	تو فرمانے لگے حضرت یہ موزوں	کہ اے انگشت با خونت رسیدی	بہ پیکر درد حق انچہ دیدی

٤ ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

https://archive.org/details/@awais_sultan

یا ابا عمارۃ فقال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ولی سرعان الناس تلقتهم هوازن بالنبل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلته وابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب آخذ بلجامها ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا النبی لا کذب

براء کے پاس آیا ایک سائل ۔ لگا اس طرح سے کہنے وہ قائل
کہ تم سب لوگ ہمراہِ نبی سے ۔ بوقتِ جنگ تھے اکبار بھاگے

براء عازب یارِ نبی کا ۔ کلامِ معترض سے دل بھر آیا
لگا کہنے کہ سوگند خدا ہے ۔ یہ تیرا اعتراض نارسا ہے

رسول اللہ بھاگے تھے نہ زنہار ۔ ہزیمت سے انہیں تھا سخت انکار
صحابہ آپکے بھی موردِ رضا تھے ۔ نہایت جان نثار و دل فدا تھے

رہے وہ مستقل با صد جرأت ۔ لڑے جس وقت کفاروں سے حضرت
مگر کچھ لوگ کرتے تھے شتابی ۔ انہیں حاصل ہوئی ایسی خرابی

کہ جب چھٹنے لگا تیروں کا باراں ۔ ہوئے وہ لوگ آپس سے پریشاں
ولیکن اُس گھڑی ختمِ رسالت ۔ سواری بغلہ تھی باشان و شوکت

ابوسفیان جو تھا حارث کا بیٹا ۔ رسول اللہ کا وہ ابنِ عم تھا
عنانِ مرکبِ سردارِ عالم ۔ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے تھا اُس دم

رسول اللہ کرتے تھے ارادا ۔ کہ ہو ویں حاکمِ ادبارِ اعدا
مگر وہ ابنِ عم خیر الوریٰ کا ۔ زروئے مصلحت تھامے ہوئے تھا

عجب کچھ حال تھا محبوبِ رب کا ۔ ہراس و خوف تھا انکو نہ اصلا
بعینِ جرأت و فرطِ شجاعت ۔ رجز پڑھنے لگے اُس وقت حضرت

کہ میں ایسا نبی مصطفیٰ ہوں ۔ کہ صدق و راستی سے بولتا ہوں
بتحقیق بیاں کرتا ہوں ایسا ۔ کہ عبد المطلب ہے میرا دادا

وعن ثابت عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ القضاء وابن رواحۃ یمشی بین یدیہ یقول

بیاں کرتا ہے احوال ثابت ۔ کہ ہے قولِ انس ہر حال ثابت
کہ ہنگامِ قضائے عمرہ حضرت ۔ ہوئے داخل میاں مکہ حضرت

اور ان ابنِ رواحہ نام شاعر ۔ کہ تھا وہ شاعرِ زیبا مناظر
پڑے دو شعر پڑھتا آگے آگے ۔ چلا آتا تھا حضرت مصطفیٰ کے

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ ۔ الیوم نضربکم علی تنزیلہ
ضربا یزیل الہام عن مقیلہ ۔ ویذہل الخلیل عن خلیلہ

کرو اب راہ خالی قومِ اعدا ۔ کہ یہاں تشریف لائے شاہِ ابرار
باَمرِ حکمِ تنزیل اُس دن ۔ کریں گے قتل ہم لوگوں کو گن گن

ہمیں ہیں کر ایسی ضرب تا سر ۔ کہ اڑ جائے تمامی کا سر
پڑے گی تم پہ ایسی مار پر مار ۔ کہ اُس شدت میں بھولے یار کو یار

کہا ابنِ رواحہ سے عمر نے ۔ کہ اشعار تو حضرت کے آگے
میانِ مکہ کیسے پڑھ رہا ہے ۔ بھلا کب شعر پڑھنے کی یہ جا ہے

کہا ارشاد حضرت نے عمر کو ۔ کہ اس کو روک مت اے عمر تو
کہ کفاروں کو اُس کا شعر اس ۔ زیادہ تیر سے لگتا ہے سینے

وعن جابر بن سمرۃ قال جالست النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من مائۃ مرۃ وکان اصحابہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ

بیاں کرتا ہے جابر یہ حقیقت	کہ میں سو بار سے زیادہ بکثرت	ہوا ہوں ہمنشیں بزم والا	وہاں اصحاب کو جلیل دیکھا
کیا کرتے تھے وہ اشعار خوانی	مگر حضرت بلاتے تھے گرانی	مضامین زمان جاہلیت	ہوا کرتے تھے شعروں میں منعد
	کبھی خاموش ہو جاتے تھے سنکے	کبھی کرتے تبسم سات انکے	

ح عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

کہا ہے بو ہریرہ مقتدا نے	کہ فرمایا نبی مصطفےٰ نے	کہ اشعار عرب سے قول پوچھا	بیاں ہے یہ لبید خوش زباں
	الا کل شیء ما خلا اللہ باطل	وکل نعیم لا محالہ زائل	

ح عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ قَوْلِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ كُلَّمَا أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيْهِ حَتّٰى أَنْشَدْتُهُ مِائَةً يَعْنِيْ بَيْتًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ

شرید خوش زباں کا یہ بیاں ہے	کہ میں نے یوں کیا تھا راہ کو طے	ردیف سرور کون و مکاں تھا	پس پشت نبی بیٹھا رواں
بتقریب بیاں کرتا تھا اظہار	امیہ نام شاعر کے کچھ اشعار	غرض جب مجھ سے کچھ سنا تھا دلا	تو فرماتے تھے حضرت اور بھی لا
بحکم سید کونین صد بار	اسی صورت پڑھے جاتا تھا اشعار	برائے خاطر سردار عالم	پڑھے تھے ایک سو اشعار
غرض میں پڑھ چکا جب سو اشعار	تو فرمایا یہ مجھ سے آخر کار	کہ شان شعر سے ہے یہ نمایاں	نزدیک تھا امیہ ہو مسلماں

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُنَافِحُ أَوْ يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب عایشہ کرتی ہیں ظاہر	کہ تھا حسان نامی وہ جو شاعر	جناب مصطفےٰ کا مدح خواں تھا	یہ خاتم پیغمبراں
تو اسکے واسطے مسجد کے اندر	رسول اللہ رکھدیتے تھے منبر	کھڑا ہو کر وہ اس منبر پہ اس دم	بیاں کرتا تھا وصف فخر عا
دیا کفار کی کرنا مذمت	کہ تھا وہ دشمن ختم نبوت	رسول اللہ فرماتے تھے ایسا	کہ یہ حسان جو ثابت کا
تو اسکے واسطے باری تعالےٰ	بجبرئیل امیں امداد کرتا	وہ ان احکام میں جب تک ہے	مقرر اس پہ تائید ملک

https://archive.org/details/@awais_sultan

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّمَرِ

یہ باب ہے بیان کلام کرنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں بصورت افسانہ کے اور وہ حصہ شب میں تھا

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ نِسَاءَهُ حَدِيثًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ كَأَنَّ الْحَدِيثَ حَدِيثُ خُرَافَةَ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا خُرَافَةُ إِنَّ خُرَافَةَ كَانَ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْإِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الْأَعَاجِيبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ خُرَافَةَ.

جناب شان رحمت صورت افسانہ جو باتیں		کیا کرتے تھے اب احوال وہ لکھنے میں آتا ہے	
جناب عائشہ کرتی ہیں بیاں یہ	بیاں اس طرح سے افسانہ خواں ہیں	کہ حضرت نے میان اہل خانہ	سنایا ایک شب سب کو فسانہ
تمامی زوجہ خیر الورا سے	کہا تھا ایک نے یوں مصطفیٰ سے	کہ یہ تو آپ کا ایسا بیاں ہے	خرافہ سے کہ دیتا نشاں ہے
لگے کہنے جناب نیک فرجام	خرافہ ہے بھلا کس چیز کا نام	پھر آپ نے انکو پوچھے بتایا	خرافہ نام تھا ایک شخص ایسا
کیا جنات نے اس کو گرفتار	رہا مدت تلک انمیں وہ ناچار	یہ ہے مذکور ایام جہالت	ہوا یہ سانحہ از قبل بعثت
پھر اسکے بعد جنات پریشاں	اسے پہونچا گئے با جنس انساں	وہ انمیں ایک مدت تک رہا تھا	وہاں کا حال جو دیکھا کیا تھا
بیاں کرتا تھا از روئے عجائب	مقالات و حکایات غرائب	غرض ہر اک عجب فسانہ ہو بندرت	خرافہ سے اسے دیتے ہیں نسبت

حدیث ام زرع

یعنی حدیث خرافہ سے ۱۲

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا.

جناب عائشہ سے ہے یہ مروی	کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اکٹھی	انہیں سے وہ جگہ رکھتی ہو نسبت	جہاں رکھتی تھیں وہ جائے سکونت
کیا پیماں انہوں نے سب نے باہم	کہ بھید اپنا کرے کوئی نہ پنہاں	بیاں اپنے شوہروں کی جو حقیقت	کریں اظہار از روئے صداقت

قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ

کہا پہلی نے جو تھی اول بیاں یہ	کہ ہے میرا جو شوہر سگ سے دبلا	وہ اس صورت سے ہے لاغر سراسر کہ جیسے ہو شتر کا گوشت لاغر
وہ دبلا بھی تو کوہ پہ ہے	کہ آسانی نہ وہاں ہرگز کسی سے	نہ موٹا ہے کہ کہیں اس پر نہ تمام کر لایا جائے وہ وہاں سے بانجام
	یہ قناعت کا مقصود شکایت	کہ جیسے وہ مردی میت

قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

یہ کی اُس دوسری عورت نے گفتگو — کر سکتی نہیں کچھ حال اظہار — مرے شوہر کا ایسا کچھ بیاں ہے — کہ جس کے وصف میں قاصر زباں ہے
مجھے یہ خوف ہے گر کچھ کہوں میں — تو اُس کے رازِ پنہاں کھول دوں میں — نہایت دور میرا ماجرا ہے — یہاں خاموش ہی رہنا بھلا ہے

قالت الثالثة زوجي العشنق إن أنطق أطلق وإن أسكت أعلق

کری اُس تیسری نے یہ حکایت — کہ میرا مرد ہے بدخو نہایت — کہوں کیا کچھ کہا جاتا نہیں ہے — مگر چپ بھی رہا جاتا نہیں ہے
زباں گر سامنے اُس کے ہلاؤں — طلاقِ بائنہ فی الفور پاؤں — و گر خاموش بیٹھوں صبر کر کے — تو لٹکا رہوں نہ رنڈی بیٹھا بھر کے

قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة

کہا اُس عورتِ چارم نے یہ حال — کہ میں خاوند سے ہوں فارغ البال — وہ ہے اِس طرز و اس انداز کا سا — اُسے گویا تہامہ کی کہوں رات
نہ گرمی اُس میں نہ سردی بھری ہے — ملال و بیم سے صافی بری ہے

قالت الخامسة زوجي إن دخل فهد وإن خرج أسد ولا يسأل عما عهد

کہی اُس پانچویں عورت نے یہ بات — کہ ہے خاوند کی میری یہ اوقات — کہ آتا ہے اگر وہ گھر کے اندر — تو سوتا ہے بشکلِ یوز اکثر
نکلتا ہے اگر وہ گھر سے باہر — تو شکلِ شیر بنتا ہے دلاور — نہیں ہوتا کسی حالت کا پرساں — خیالِ عہد ہے نہ فکرِ پیماں!

قالت السادسة زوجي إن أكل لف وإن شرب اشتف وإن اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم

چھٹی عورت کا تب یہ ماجرا ہے — کہوں کیا ماجرا میں نے بکا ہے — کہا اُس نے کہ میرا زوج عیار — وہ ایسا خود غرض ہے اور خودکار
سر اُس کے سامنے آدمی جو کھانا — سبھی کھا دے نہ چھوڑے ایک دانا — اگر پینے کی کوئی چیز پاوے — وہ لا جرعہ میں دم میں چڑھا دے
اگر سوے تو ہے یہ عالمِ خواب — وہ کپڑے کو لپیٹے شکلِ گرداب — بر و دوش و سر و گردن چھپائے — نہ پھر وہ ہاتھ کو باہر نکالے
نہ پوچھے حال زوجہ کا وہ زنہار — نہ اُس کے رنج و راحت سے سروکار

قالت السابعة زوجي عياياء أو غياياء طباقاء كل داء له داء شجك أو فلك أو جمع كلا لك

اب اُس ساتویں نے وصفِ شوہر — کیا ظاہر کہ ہے درماندہ مضطر — نہایت ناتواں سستی بھرا ہے — کہوں کیا ہائے خاموشی کی جا ہے
وہ تاریکی میں ہے گمراہِ مطلق — بہنگامِ سخن درماندہ احمق — کوئی درد و الم ایسا نہیں ہے — کہ میری روح میں پیدا نہیں ہے
مجسم درد ہی رنجورِ تن ہے — گرفتارِ غم و رنج و محن ہے — بایں اطوار رکھتا ہے یہ بدخو — کہ ہاتھ آوے تو توڑے تیرے سر کو
فقط سر کیا وہ ہے بے مہر ایسا — کوئی ثابت نہ چھوڑے عضوِ تن کا

قالت الثامنة زوجي المس مس أرنب والريح ريح زرنب

زنِ ہشتم بیاں کرنے لگی صاف — کہ میرا زوج ہے گلزارِ اوصاف — کہوں کیا اُس کی رعنائی کا عالم — عجوبی حسن و زیبائی کا عالم

https://archive.org/details/@awais_sultan

وہ اس کی نو بہ نو خوش تر سے گزرے کیوں نہ بی بی کا اس کی حال کیا کیا	

قالت التاسعة زوجي رفيع العماد عظيم الرماد طويل النجاد قريب البيت من الناد

نویں جو بولی یہ قصہ ہے سُنا	کہ میرا زوج ہے ایوان والا	بلند و مرتفع اس کا ستون ہے	محل اس کا برفعت بستون ہے
یہ بخت پر کا عالم اس کو بیاں	کہ خاکستر کا انبار گراں ہے	وہ قد آور جوانِ خوش لقا ہے	نہایت اس کا لمبا پرتلا ہے
	عمارت اس نے ہے ایسی اٹھائی	کہ ہے لوگوں کی وہاں اکثر سمائی	

قالت العاشرة زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له إبل كثيرات
المبارك قليلات المسارح إذا سمعن صوت المزهر أيقن أنهن هوالك

وہاں دسویں کی باری جب کہ آئی	لگی خاوند کی کرنے بڑائی	کہ کیا اچھا مرا مالک کا دم ہے	وہ مالک مالکِ خیر و کرم ہے
بیاں کیا کیجیے اونٹوں کی کثرت	کہ رکھتا ہے وہ بے حد و نہایت	کچھ ایسی کثرتِ منس باشتر ہے	کہ صحرا اور جنگل ان سے پر ہے
انہیں رکھتا ہے اتنی خس و گاہ	کہ ہے بس تنگ میدانِ چراگاہ	یہ ہے معمول اس عالی ہمم کا	کہ جس ہنگام ہے مہمان آتا
تو اس مہمان کی خاطر وہ خوش خو	وہیں مذبوح کرتا ہے شتر کو	غرض اونٹوں کا یہ عالم ہوا ہے	کہ جب اُن کو شتربان ہانکتا ہے
تو وہ جب شتربان کی سنتے آواز	سمجھ لیتے ہیں اپنے دل میں یہ راز	کہ آیا ہے کوئی مہمان مسافر	کہ ذبح ہوں گے ہم کو اس کی خاطر

قالت الحادية عشرة زوجي أبو زرع وما أبو زرع أناس من حلي أذني وملأ من شحم عضدي
وبجحني فبجحت إلي نفسي وجدني في أهل غنيمة بشق فجعلني في أهل صهيل وأطيط ودائس ومنق
فعنده أقول فلا أقبح وأرقد فأتصبح وأشرب فأتقمح أم أبي زرع فما أم أبي زرع عكومها
رداح وبيتها فساح ابن أبي زرع فما ابن أبي زرع مضجعه كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة
بنت أبي زرع فما بنت أبي زرع طوع أبيها وطوع أمها وملء كسائها وغيظ جارتها جارية أبي زرع
فما جارية أبي زرع لا تبث حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا قالت خرج
أبو زرع والأوطاب تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين
فطلقني ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا وأخذ خطيا وأراح علي نعما ثريا وأعطاني من كل رائحة
زوجا وقال كلي أم زرع وميري أهلك فلو جمعت كل شيء أعطانيه ما بلغ أصغر آنية أبي زرع قالت
عائشة رضي الله عنها فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت لك كأبي زرع لأم زرع ۔

بیاں اس کا یہ دیتی ہے آخر کار	کہ ابوزرع وہ منعم مرد زردار	مرا وہ شوہر زینت فزا تھا	مرے کانوں کو زیور سے بھرا تھا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

دیا اس طرح کا آرام مجھکو — کرائی زر بھی پر دونو بازو
رکھا اس نے مجھے خوشحال شاداں — رہی آرام و راحت سے مری جاں
بیاں میں کیا کروں اپنا نسب کا — ہوئی تھی بکریوں ہی لوگنیں پیدا
کہ تھے وہ لوگ نہیں با بضاعت — گذر کرتے تھے با تنگی و عسرت
مجھے وہاں سے یہ اپنے گھر میں لایا — عروج نشۂ دولت دکھایا
یہاں حاصل ہوئی یہ سرفرازی — سنی بانگ ستم آواز تازی
سبھی خیل و حشم دیکھا مہیا — بہت غلہ کا یہاں انبار پایا
ہوئی ایسی یہاں توقیر حاصل — رہی باقی نہ کوئی حسرت دل
سحر تک سوے بلا ملال و بے کدورت — بعیش و عشرت کرتے استراحت
مجھے جسوقت ہوتی خواہش آب — تو آب سرد پیکر ہوتی سیراب
ابی زرع کی وہ جو ایک ماں تھی — دکھیں یہاں بزرگ خاندان تھی
میسر تھا اسے سامان دولت — تمامی خانہ و ایوان بوسعت
ابی زرع کا کیا اچھا تھا بیٹا — نہایت نازنیں زیبا مصفا
وہ اس کی خوابگاہ و بے کدورت — غلاف تیغ ہے گویا بصورت
وہاں وہ نازنیں آرام کرتا — مصفا تیغ کی صورت بدن تھا
خورش درکار ہو جسوقت اسکو — تو بزغالہ کا بس لے آئیں بازو
ابی زرع کی بیٹی مہ جبیں تھی — تمام ماں باپ کی فرماں بری تھی
وہ تھی فربہ عجب انداز کی سات — کہ جسکا رشک ہمسایہ کو دن رات
ابی زرع کی لونڈی گلبدن تھی — امین راز دار و بے ضغن تھی
کہوں کیا اس سے آگے اب فسانہ — ابو زرع گیا بیرون خانہ
جہاں وہ کارخانہ شیر کا تھا — جدا کرتے تھے روغن اور اسکا
ہوا وارد وہاں جسوقت آکر — تو دیکھی ایک عورت ماہ پیکر
کہ دو بچے لیے وہ نازنیں تھی — نہایت نازک و زیبا حسیں تھی
وہ چیتے کی طرح کرتی تھی بازی — یہ تھی بچوں سے گرم دلنوازی
وہ اسکے جوانا تازہ تر تھے — وہ ان سے کھیلتے دونوں پسر تھے
غرض دیکھا جو بوزرع نے اسکو — ہوا بس عاشق ہر تار گیسو
اسے وہاں سے نکاح کر کے گھر میں لایا — خوشی سے بانوئے خانہ بنایا
مجھے گھر سے وہیں باہر نکالا — کہوں کیا سوت نے آکر نکالا
کیا پھر بعد اسکے میں نے شوہر — کہ وہ بھی اپنے گھر سے تھا تونگر
رئیس قوم تھا مرد سپاہی — لیے نیزے کو گھوڑی پر سپاہی
مجھے وہ اپنے گھر جسوقت لایا — سبھی سامان دولت کا دکھایا
کیا اس شوہر ثانی نے حاضر — بزرگانہ شتر کو میری خاطر
سوا اسکے سبھی سامان دولت — عطا مجھکو کیا اس نے بکثرت
کہا اے ام زرع اس کو تو آلے — یہ وقت عیش ہے کھا اور کھلا لے
کہوں کیا اس نے جو مجھکو دیا ہے — اکٹھا کروں جو کچھ ملا ہے
ابو زرع کا تھا جو ظرف ادنا — یہ سب اسکے مقابل ہیچ تھا
جناب عائشہ با خوش بیانی — بیاں جب کر چکیں یہاں تک کہانی
کیا ارشاد ختم المرسلیں نے — جناب شافع روز پسیں نے
کہ ام زرع کا جو صاحب تھا — ابی زرع نے جو اس کو دیا ہے
اسی صورت میں ہوں میں بھی تیری خاطر — بہر صورت ہوں دلداری کو حاضر
ہوئی لیکن جدائی ان میں پیدا — مگر ہوں میں تری صورت کا شیدا
مجھے تو ساتھ تیرے ہے نہایت — محبت ہے محبت ہے محبت

باب ما جاء فی صفۃ نوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ

https://archive.org/details/@awais_sultan

كَفَّهُ اليُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الأَيْمَنِ وَقَالَ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

بیان خواب وصف نوم و ذکر استراحت میں — جناب سید ابرار کی یہ باب آیا ہے

کہا فرزند عازب نے کہ حضرت — بوقت عزم خواب استراحت — بجائے خوابگاہ و پاک زیبا — ہوا کرتے جب تشریف فرما
کف دست یمین شاہ لولاک — رکھا کرتے تھے زیر عارض پاک — دعا اس طرح کرتے تھے اُس دم — کہ اے پروردگار رب عالم
عذاب حشر سے مجھ کو بچا لے — قیامت کے تزلزل سے اماں کر

۲ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ • • •

حذیفہ سے ہوئی مروی روایت — کہ تھی سید دو عالم کی عادت — کہ جب تشریف لاتے سوئے بستر — تو لاتے یہ دعا اپنی زباں پر
کہ تیرا نام لے کر یا الٰہی — سوئے موت میں ہوتا ہوں راہی — حیات و زندگانی بار دیگر — مجھے ہو نام سے تیرے میسر
غرض وہ جس گھڑی پھر جاگتے تھے — تو فوراً اس دعا کو آپ پڑھتے — کہ ہے شکر خداوند تعالےٰ — کہ جس نے بعد مرنے کے جلایا
سبھوں کو اسکی جانب لوٹنا ہے — وہی بس مالک روز جزا ہے

۳ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ہوا ثابت کلام عائشہ سے — کہ حضرت جس گھڑی بستر پہ آکر — تو بس دونوں کف دست کرم — ملا کر آپ کر لیتے تھے باہم
وہ پڑھ کر قل ہو اللہ احد کو — پھر آگے کی بھی پڑھتے سورتیں دو — جو پڑھ چکتے تو انکو پھونک کر آپ — بس اپنے ہاتھ لاتے سوئے سر آپ
کف دست مبارک لیکے سر کو — ملاتے تھے تمامی دوش پہ سے — جو تھا آگے کا اندام مبارک — بمثل سینہ و رخسار و تارک
پھراتے بعد ازاں سارے بدن پر — سوا اسکے ہر عضو تن پر — پھرا لیا یا رسول حضرت — کہ کرنے اس عمل کو تین نوبت

۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ •

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا — کہ میں نے انکا یہ حال دیکھا — کہ تھے مصروف خواب استراحت — رسول مصطفےٰ دریائے رحمت
جہاں کی گلوی پاک سو رہی تھی — گلوئی صاحب لولاک سو رہی تھی — کہ تھا آپ کے سونے کی آواز — لگے سونے میں آتی تھی آواز

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

پھر آکے وہاں بلال باصد ناز | اذاں دی خادم خیر الوریٰ نے | اٹھے حضرت مؤذن کی اذاں سے | نماز پڑھ کر پڑھی اخلاص جاں سے
اگر چہ آپ سوتے سے اٹھے تھے | وضو لیکن نہ فرمایا نبیؐ نے | کہ یہ بھی خاصہ خیر الورا تھا | وضو جاتا نہ تھا سونے سے جاتا
روایت ہے یہ طول حال کی سات | | | مگر آئی یہاں اجمال کی سات

۵ ح عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ

بیاں کرتا ہے یہ احوال ثابت | کہ مجھکو انس سے حال ثابت | کہ جب ختم رسل محبوب وہاب | ادھر آتے کہ سوئیں جامۂ خواب
تو بطرز سپاس و حمد باری | کیا کرتے تھے یوں نعمت شماری | کہ وہ خلاق شایان ثنا ہے | کہ جس نے کھانے پینے کو دیا ہے
دہی مشکل کشا ہر مشکلوں کا | وہی دنیا ہے سونے کے لیے جا | ہماری واسطے مسکن دیا ہے | ہمیں آرام و راحت سے رکھا ہے
بہت مخلوق ہیں دنیا میں ایسی | کہ ہے جائے سکونت کو ترستی | بہت ایسے بھی دنیا میں ہیں شوریدہ | کہ وہ حیراں پریشاں سر بسر ہیں
غرض یہ ہے کہ ہم پر ہے یہ عزت | | | کیا کرتا ہے کیا انعام و رحمت

۶ ح عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ

بیاں کرتا ہے ایسا ابو قتادہ | کہ تھا آپ کا عزم دل داده | کہ جو ہنگام شب آتی آرام | تو تھا اس طرح کے آرام سے کام
ہتھیلی ہاتھ سیدھی کا اٹھا کے | تو وہ کنپٹی سیدھی کر رکھتے | مگر ایسا اگر آغاز ہوتا تھا طلب | کر کرتے نوم حضرت آخر شب
تو سوتے اس طرح خیر البشر تھے | کہ رکھتے وہ ہتھیلی زیر سر تھے | ولیکن ساعد دست مکرم | کھڑے کرتے رسول اللہ ہر دم

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِبَادَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان عبادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ... حدیثیں ہیں

۱ ح عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

کسے طاقت اٹھائے سختیاں راہ عبادت کی | | رسول اللہ کا حوصلہ سختی اٹھاتا ہے

نماز مصطفائی کی حقیقت | ہوئی قول مغیرہ سے روایت | کہ تھی ایسی نماز اشرف الناس | کہ دونوں پاؤں آ گئے تھے آماس
بہنگام قیام ایسی مشقت | اٹھائی تھی کہ سوجے پائے حضرت | کہا لوگوں نے حضرت مصطفےٰ سے | کہ ہیں کیوں آپ شدت اٹھاتے
قصوروں کو تمہارے | خدا نے پاک نے بخشا سرسے | کیا حضرت نے لوگوں کو یہ اظہار | ادا کیوں نہ کروں میں شکر غفار

۲ح عن الاسود بن یزید قال سالت عائشۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کان ینام اول اللیل ثم یقوم فاذا کان من السحر اوتر ثم اتی فراشہ فان کانت لہ حاجۃ الم باھلہ فاذا سمع الاذان وثب فان کان جنبا افاض علیہ من الماء والا توضا وخرج الی الصلوۃ

روایت اسود راوی سے آئی	کہ اس نے عائشہ سے التجا کی!	کہ حضرت کی نماز شب سے مجکو	مفصل اور مشرح جا خبر
انہوں نے یہ کیا اظہار مطلب	کہ سوتے تھے حضرت اول شب	مگر پھر خواب سے اٹھ کر اس دم	رہا کرتی تھی جب تک رات کم
تہجد وتر اس ہنگام پڑھ کے	تھے اپنے بستر اطہر پہ آتے	اگر حاجت انہیں ہوتی تھی لاحق	تو ہوتی اہل خانہ سے موافق
پھر اسکے بعد جب سنتے اذاں کو	تو کرتے غسل با انداز نیکو	نہ ہوتی تھی اگر غسل کی بات	کرتے غسل اس ہنگام اوقات
	وضو ہی کر کے وہ باہر کو آتے	ادا کرتے نماز صبح کو تھے	

۳ح عن ابن عباس انہ اخبرہ انہ بات عند میمونۃ وھی خالتہ قال فاضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طولھا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یمسح النوم عن وجھہ ثم قرا العشر الآیات الخواتیم من سورۃ آل عمران ثم قام الی شن معلق فتوضا منھا فاحسن الوضوء ثم قام یصلی قال عبد اللہ بن عباس فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی ثم اخذ باذنی الیمنی ففتلھا فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین قال معن ست مرات ثم اوتر ثم اضطجع ثم جاءہ المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح

یہاں عباس کا بیٹا ہے راوی	یہ اپنے حال سے اسنے خبر دی	کہ میمونہ میری خالہ حقیقی	کہ تھیں وہ زوجہ والا نبی کی
رہا میں ایک شب جا کر گھر تھا	تو یہ احوال وہاں اس رات گذرا	کہ جب آرام کا ہنگام آیا	مجھے عرض وسادہ پہ سلایا
کیا حضرت نے سونے کا ارادہ	تو سوئے آپ بر طول وسادہ	یہانتک استراحت آپ نے کی	کہ پوری ہو گئی جب رات آدھی
وہاں تھم قریب نصف شب تھی	ویا کچھ ڈھل گئی تھی نصف سے بھی	غرض جاگے شہ لولاک اس دم	ملا ہاتھوں کو بر روئے مکرم
اثر خواب کا باقی رہا تھا	اسے روئے مبارک سے اٹھایا	پھر اسکے بعد باحسان تمکیں	لگے پڑھنے وہ ان دس آیتوں کو

ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لاٰیٰت لاولی الالباب الی اٰخرہ

ہوئی پھر ختم جب یہ آیت	تو اٹھ مشک کی جانب بڑھے وہ	یہاں مشک معلق رکھی تھی اک آب	کیا اس سے وضو با حسن آداب

https://archive.org/details/@awais_sultan

نماز شب لگے پڑھنے پھر اٹھ کر | کھڑا میں بھی ہوا انکی برابر | سبو گو دست چپ میں جو کھڑا تھا | تو سیدھا ہاتھ میرے سر پہ رکھا
وہ میرے کان دہنے کو پکڑ کے | مجھے سید کی طرف فی الحال لائے | ہوئے پھر آپ مصروف عبادت | ادا کرتے رہے دو دو ہی رکعت
دوگانہ وہ چھ۔ اس طرح پڑھ کے | لگے پھر وتر بھی پڑھنے برابر | پھر اسکے بعد سوئے آنحضرت | یہاں تک آپ نے کی استراحت
کہ ہنگام سحر نزدیک پہنچا | موذن بھی اذاں دینے کو آیا | اٹھے سنکر اذاں فی الحال حضرت | ادا کی جلد ہلکی سی دو رکعت
بزودی پڑھ چکے جب وہ دوگانہ | ہوئے پھر جانب مسجد روانہ | وہاں پھر آ کے محبوب الٰہی | لگے پڑھنے نماز صبحگاہی

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

کیا عباس کے بیٹے نے مذکور | کہ تھا یہ آپکا معمول و دستور | کہ شب کو سوکے جب اٹھتے تھے حضرت | نماز کرتے تھے وہ تیرہ ہی رکعت

ح عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ
اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

بیاں کی عائشہ نے یہ روایت | کہ تھی حضرت نبی کی یہ بھی عادت | کہ سو جاتے اگر وہ بسکہ بیتاب | و یا آنکھوں میں ہوتا غلبۂ خواب
تو پڑھتے تھے تہجد کو نہ اُس شب | مگر دن کو ادا کرتے یہ مطلب | وہ بارہ رکعتیں پڑھتے تھے دن کو | تہجد کو ادا کرتے تھے دن کو

ح عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ...

بیاں بو ہریرہ سے عیاں ہے | کہ یہ ارشاد ختم مرسلاں ہے | کہ جو کوئی تہجد کو کھڑا ہو | تو بس یہ بات بھی لازم ہے اسکو
کہ اول تو پڑھے اٹھکر دو رکعت | ادا کرلے بآسانی و سرعت | کہ ہے یعنی یہ آداب تہجد | کلید فتح باب تہجد

ح عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهٗ اَوْ فُسْطَاطَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا
دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

یہاں اب زید راوی کا بیاں ہے | وہ اپنے حال کو کرتا عیاں ہے | کہ یہ ٹھہرا مجھے منظور جس دم | کہ دیکھوں میں نماز فخر عالم
تو میں نے عتبۂ سرور اطہر | بشوق دل بنایا تکیہ سر | دیا خیمہ جناب مصطفیٰ کا | سر مشتاق کا تکیہ بنایا
فرض پڑھنے لگے جس وقت حضرت | نماز شب تو دیکھی یہ حقیقت | کہ پہلے پڑھ کے دو رکعت بروئے | طوالت پر نظر پھر آپنے کی
لگے پڑھنے پھر ایسی وہ دو رکعت | کہ تھی جس میں طوالت بے نہایت | سوم بارہ پڑھا پھر جو دوگانا | تو وہ اس دوسری سے مختصر تھا
چہارم بار با تجدید نیت | ہوئے مشغول پھر بہ دو رکعت | تو اس میں کی کمی بار سوم سے | جناب سرور دنیا و دیں نے

غرض جب پانچویں نیت کو باندھا
نماز وتر کو آخر پڑھا تھا

چہارم کو بزودی تھا گزارا
غرض اس رات کا یہ ماجرا تھا

چھٹی نیت پھر اسکے بعد کی تھی
ہوا ثابت مجھ میں سے گناہ جب

وہاں سب سے آسانی پڑھی تھی
پڑھیں حضرت نے تیرہ رکعتیں سب

۸ح عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

ابی سلمہ نے پوچھا عائشہ سے
کہا اس سے ام مومنین نے
ہوا کرتا تھا رمضاں کا مہینا
کہ اول چار رکعت تھے پڑھتے
پھر اسکے بعد بھی وہ چار رکعت
پڑھا کرتے تھے پھر وہ تین رکعت
کہا اے عائشہ یہ حال ہے کیا

کہ کیا حال ہاں محبوب سبحانے
جناب زوجہ سردار دینے
و یا اسکے سوا ہوتا مہینا
رسول اللہ جس حسن ادب سے
پڑھا کرتے تھے با حسن طوالت
نماز وتر سے جس سے عبادت
میرا دل خواب میں بھی جاگتا ہے

کہ روزوں کے مہینے میں پیمبر
کرا ہے سائل نماز شب میں حضرت
پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت
تو پوچھ اب مجھ سے انکو حسن کی بات
کہا جاتا نہیں مت تو پوچھ اصلا
غرض میں نے کبھی یہ بات انسے
اگرچہ آنکھ میں نیند کی ہے

نماز شب پڑھا کرتے تھے کیونکر
کمی بیشی کی رکھتے تھے نہ عادت
تو ان گیارہ کی تھی ایسی حقیقت
کہ تھیں کیسی وہ حسن طول کی ساتھ
کہ تھا کیا حال چاروں رکعتوں کا
کہ سوتے ہو تم وتروں سے پہلے
لیکن میرے دل کو آگہی ہے

۹ح عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْہَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْہَا اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ

جناب عائشہ کرتی بیاں ہیں
تو ان گیارہ کی تھی تفریق ایسی

کہ جنکے بیاں میں دُر فشاں ہیں
کہ ان میں ایک رکعت وتر کی تھی

کہ تھی تحقیق یہ حضرت کی عادت
فراغت آپ جب پڑھ کر سے ہوتے

پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت
تو اپنی داہنی کروٹ پہ سوتے

۱۰ح عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَکَعَاتٍ

بیاں یہ عائشہ کا اے حبیب ہے
خلاف قول سابق سیگیاں ہے
کہ تھی ختم رسالت کی یہ عادت
پڑھا کرتے تھے تہجد نو ہی رکعت

۱۱ح عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ الْبَقَرَۃَ ثُمَّ رَکَعَ فَکَانَ رُکُوْعُہٗ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَانَ قِیَامُہٗ نَحْوًا مِّنْ

رکوعہٖ وکان یقول لربی الحمد لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہٖ وکان یقول سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی ثم رفع راسہٗ فکان ما بین السجدتین نحوا من السجود وکان یقول رب اغفر لی رب اغفر لی حتی قرأ البقرۃ وآل عمران والنساء والمائدۃ اوالانعام

حذیفہ نے یہ بتائی جو کسی رات ۔۔۔ نماز شب رسول اللہ کی سات
کہا جب آپ نے اللہ اکبر ۔۔۔ تو وہ کرتا ہے ظاہر صورت حال
کہ دیکھو آپ کے میں نے یہ افعال ۔۔۔ تو اسکو بھی لگے پڑھنے برابر

ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ

پڑھا پھر آپ نے الحمد پڑھ کر ۔۔۔ بقرکو ابتدا سے تا آخر
سنو حال رکوع مصطفائی ۔۔۔ سہ بارہ جس میں یہ تسبیح کی تھی

سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم

پھر اسکو بعد جب سر کو اٹھایا ۔۔۔ باندازِ رکوع قومہ کیا تھا
بوقت قومہ شایان اسرار ۔۔۔ زبان پاک تھی اس طرح گویا

لربی الحمد لربی الحمد

پھر اسکے بعد جو سجدہ میں آئے ۔۔۔ رہے اوہ دیر تک سر کو جھکائے
بیاں کرتے رہے عظمت خدا کی ۔۔۔ ستائش کی جناب کبریا کی

سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی

غرض سجدہ سے جب سر کو اٹھایا ۔۔۔ کیا واں بھی توقف سجدہ کا
پڑھا مابین سجدوں اس دعا کو ۔۔۔ کہ یا رب بخش دے میری خطا تو

رب اغفر لی ۔۔۔ رب اغفر لی

رسول اللہ نے یہ سورتیں چار ۔۔۔ پڑھیں تھیں چار رکعت میں جو بار
ادا کی نماز چار رکعت ۔۔۔ رہا اس طرح سے مشغول حضرت
کہ اس کو شک بیاں پیدا ہوا تھا ۔۔۔ بقرہ اول پڑھی پھر آل عمران
نسا کو بعد پھر وہ مائدہ خواں ۔۔۔ ولیکن سورۂ انعام کا نام
لیا راوی نے بہر رفع ابہام ۔۔۔ کہ جائے مائدہ انعام لایا

عن عائشۃ قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بآیۃ من القرآن لیلۃ

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت ۔۔۔ کہ یعنی ایک شب تا بامِ رحمت
رہے مشغول یوں یادِ خدا میں ۔۔۔ عبادت کی جناب کبریا میں
کیا تھا ایک ہی آیت کو تکرار ۔۔۔ یہ آیت رات بھر پڑھتے رہے

ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم

عن عبد اللہ قال صلیت لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل قائما حتی ھممت بامر سوء قیل لہ وما ھممت بہ قال ھممت ان اقعد وادع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

https://archive.org/details/@awais_sultan

یہ عبداللہ ہے مرد صحابی حقیقت اُن کی یوں اس نے بیاں کی کہ میں جو ایک شب حضرت نبی کا بہ ہنگام تہجد مقتدی تھا
یہاں تک آپ نے کی تھی درازی کہ آئی تھی مرے جی میں برائی کہا لوگوں نے یہ احوال سن کر کہ تو اپنی برائی کو بیاں کر
کہا اس نے کہ تھا یہ خطرۂ بد کہ جب محبوب حق حضرت محمد ہوئے مصروف و مشغول عبادت رہے محو قیام باطوالت
تو اس دم میرے دل میں سمائی کہ اب بس کیجیے اس سے جدائی نبی کو چھوڑ کر میں بیٹھ جاؤں نہ تکلیف جماعت اب اٹھاؤں

۱۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ

کہا یہ عائشہ نے اور یہ حال کہ تھا حضرت نبی کا یہ بھی احوال وہ پڑھتے تھے نماز اس طرح پر بھی ادا کرتے قرأت بیٹھ کر بھی
مگر تھیں جس قدر بھی آیتیں تیس و یا باقی رہا کرتی تھیں چالیس کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے حضرت اُن آیا تو نکو تا اتمام رکعت
رکوع و سجدہ کر لیتے تھے جس دم تو پڑھتے دوسری رکعت بھی باہم وہ اسمیں بھی کیا کرتے تھے ایسا کیا تھا رکعت اول میں جیسا

۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِہٖ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَلَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَھُوَ جَالِسٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ جَالِسٌ

یہ عبداللہ راوی خوب کہتا جناب عائشہ سے اس نے پوچھا کہ شاہ دیں قسیم حوض کوثر نوافل کو ادا کرتے تھے کیونکر
کہی مسئول نے سائل سے یہ بات کہ تھے راتوں کو یوں قائم اوقات انہیں تھی منتہیٰ یہ بات حاصل کھڑے ہو کر پڑھا کرتے نوافل
رکوع میں پشت بالا کو جھکاتے جو ہو جاتی تھی سجدے سے فراغت تو بیٹھے بس گھڑی فی الفور حضرت کبھی طرز دگر ان کا چلن تھا
کبھی طرز دگر ان کا چلن تھا نوافل میں کھڑے ہوتے نہ اصلا قرأت بھی وہ پڑھتے بیٹھ کر تھی رکوع و سجدہ بھی کرتے تھے بیٹھے

۱۶ عَنْ حَفْصَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِہٖ قَاعِدًا وَیَقْرَأُ بِالسُّوْرَۃِ وَیُرَتِّلُھَا حَتّٰی تَکُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْھَا . . .

یہ حفصہ زوجۂ خیر البشر ہیں بیاں کرتی روایت معتبر ہیں کہ یہ بھی تھی نبی کی یہ بھی عادت کہ پڑھتے بیٹھ کر نفلی قرأت
جو پڑھا کرتے تھے وہ آیات قرآں بترتیل حروف و حسن الحاں بہ تعدیل و ترتیل و مخارج ادا کرتے قرأت کے مدارج
غرض اس طرح پڑھتے تھے جو سورت تو ہو جاتی عیاں اس میں طوالت جو اس سورت سے بھی سورت بڑی تھی وہ اس کے سامنے چھوٹی سی ہوتی

۱۷ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

کَانَ اَکْثَرُ صَلٰوتِہٖ وَھُوَ جَالِسٌ ۔

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت کہ جب نزدیک تھے ایام رحلت
تو آں روز شفیع روز محشر نوافل بیٹھ کر پڑھتے تھے اکثر

۴۸ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِیْ بَیْتِہٖ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِیْ بَیْتِہٖ ۔

کہا نافع سے یہ ابن عمر نے کہ میں نے ساتھ ختم المرسلیں کے
پڑھی تھی ظہر کی پہلے دو رکعت پڑھی پھر ظہر کے پیچھے دو رکعت

پس مغرب دو رکعت مصطفےٰ نے پڑھی تھی گھر میں آ خیر الوریٰ نے
نماز فرض پڑھ کے بھی عشا کی دو رکعت آپ نے گھر میں ادا کی

۴۹ عَنْ حَفْصَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ وَیُنَادِی الْمُنَادِیْ قَالَ اَیُّوْبُ اُرَاہُ قَالَ خَفِیْفَتَیْنِ ۔

ہوا حفصہ سے یہ مذکور و منقول کہ تھا یہ آپ کا دستور و معمول
کہ ہنگام ظہور صبح حضرت بزودی تھوڑ پڑھا کرتے دو رکعت

موذن تھا اذاں جس وقت دیتا یہ اُس ہنگام شیوہ آپ کا تھا

۵۰ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَۃَ یَقُوْلُ سَاَلْنَا عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّھَارِ قَالَ فَقَالَ اِنَّکُمْ لَا تُطِیْقُوْنَ ذٰلِکَ قَالَ قُلْنَا مَنْ اَطَاقَ مِنَّا ذٰلِکَ صَلّٰی فَقَالَ کَانَ اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا کَھَیْئَتِھَا مِنْ ھٰھُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَاِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ ھٰھُنَا کَھَیْئَتِھَا مِنْ ھٰھُنَا عِنْدَ الظُّھْرِ صَلّٰی اَرْبَعًا وَیُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّھْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا یَفْصِلُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ بِالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَمَنْ تَبِعَھُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ

یہ عاصم نام ہے ضمرہ کا بیٹا علی مرتضےٰ سے اس نے پوچھا
کہ کچھ حال نماز روز حضرت مجھے بتلائیے شاہ ولایت

کہ دن میں وہ بجا لاتے نوافل رہا کرتے تھے کس کس وقت شاغل
کہا اس کو جناب بوالحسن نے علی مرتضےٰ خیبر شکن نے

کہ تم میں سے نہیں طاقت کسی کو ادا جو کر سکے فعل نبی کو
کہا عاصم نے سب کچھ بجا ہے کروں کا مرے یہ مدعا ہے

اگر ہم میں سے ہو طاقت کسی کو بجا لاوے وہ افعال نبی کو
کہا تب اس سے یہ حضرت علی نے کہ جس ہنگام میں سورج نکل کے

بلند ہوتا ہے مشرق سے تو آتا کہ وقت عصر تک جاتا ہے جتنا
پڑھا کرتے تھے دو رکعت کو شہ دم جناب سرور سردار عالم

پھر اسکے بعد جب خورشید چڑھ کے	وہ اتنا دور ہوتا تھا افق سے	کہ وقت ظہر مغرب سے ہے وہ	تو اسقدر بھی جناب پاک منظور
غرض یہ ہے کہ پڑھتے چار رکعت	نماز چاشت ہی جس سے عبارت	پھر اسکے بعد قبل ظہر حضرت	علاوہ اس سے پڑھتے چار رکعت
نماز ظہر پڑھ لیتے جس ہنگام	تو بعد ظہر دو رکعت سے تھا کام	تھے قبل عصر پڑھتے رکعتیں چار	جناب شاہ دیں سلطان ابرار
مگر پڑھتے بھی چاروں کو تو ہو	جناب مصطفےٰ کر کر کے وہ دو	دوگانہ پڑھ کے جو تسلیم فاصل	کیا کرتے جناب عرش منزل
فرشتے جو مقرب ہیں خدا کے	سلام انپر بھی حضرت بھیجتے تھے	تمامی انبیا او ران کی امت	رہے بس داخل تسلیم حضرت

باب صلوٰۃ الضحیٰ

یہ باب ہے نماز چاشت میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

١ ح عن معاذة قالت قلت لعائشة اكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت نعم اربع ركعات ويزيد ما شاء الله

نماز چاشت کے احکام کو باب نوافل سے	لکھوں باہم ملا کر دل یہی رغبت دلاتا ہے

معاذہ نے یہ پوچھا عائشہ سے	نماز چاشت بھی حضرت تھے پڑھتے	بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت	پڑھا کرتے تھے حضرت چار رکعت
	وہ پڑھ لیتے تھے اس سے بھی زیادہ	خدا کا جسقدر ہوتا ارادہ	

٢ ح عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الضحى ست ركعات

انس سے اسطرح آئی روایت	چھ رکعت چاشت کی پڑھتے تھے حضرت

٣ ح عن ام هانئ انها قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل فسبح ثماني ركعات ما رايته صلى صلوة قط اخف منها غير انه كان يتم الركوع والسجود

زبان ام ہانی کا بیاں ہے	کہ اس احوال کو کرتی عیاں ہے	کہ روز فتح مکہ آپ آئے	مرے گھر خیر سے تشریف لائے
وہاں آکر نہائے تن کو دھویا	پڑھا پھر آٹھ رکعت کو اسی جا	رکوع سجدہ کرکے جلد حضرت	ہنودی ہو گئے پڑھ کے فراغت

٤ ح عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة اكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت لا الا ان يجيء من مغيبه

بیاں کرتا ہے عبداللہ ایسا	کہ میں نے عائشہ سے یہ کہا تھا	کہ پڑھتے تھے نماز چاشت حضرت	کہا اسنے نہ تھی یہ انکی عادت
کہ جب وہ سفر سے پھر کر آتے	بوقت چاشت گھر تشریف لاتے	تو پڑھ لیتے تھے اس سے ادا کر	نماز چاشت بھی حضرت پیمبر

٥ ح عن ابي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها

https://archive.org/details/@awais_sultan

لکھا ہے بوسعید باخبر نے	کہ تھے حضرت نماز چاشت پڑھتے	باندازِ دوام و طرز دائم	رہا کرتے تھے ابن عادت پہ قائم
کیا کرتے تھے ہم آپس میں گفتار	نچھوڑیں گے کبھی اسکو نہ زنہار	پھر اُنکے بعد مخدوم دو عالم	یہاں تک اُسکو کرتے ترک باہم
	کہ ہم کرتے تھے یہ آپس میں چرچا	کہ اب اُسکو نہ پڑھینگے و نہ چلا	

ح عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْمِنُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدْمِنُ هٰذِهِ الْاَرْبَعَ الرَّكَعَاتِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰى تُصَلَّى الظُّهْرُ فَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَ لِي فِي تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ قُلْتُ اَفِي كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا

ابو ایوب انصاری کی تقریر	بعینہٖ اب یہاں ہوتی ہے تحریر	کہ ہنگام زوال شمس حضرت	پڑھا کرتے ہمیشہ چار رکعت
کیا یہ عرض میں نے مصطفیٰ کو	کہ جب ڈھلتا ہے سورج آپ تو کے	پڑھا کرتے ہیں حضرت کیوں یہ چار	ہمیشہ دائما اسوقت ہر بار
کہا حضرت نے ہے یہ وقت ایسا	ہوا کرتے ہیں در ہائے فلک وا	نہیں جبتک نماز ظہر پڑھتے	کھلے رہتے ہیں در وہ فلک کے
مجھے یہ بات ہے منظور و مرغوب	کہ میرا کوئی فعل احسن و خوب	سوئے آسمان جاوے زمیں سے	چلے درگاہ رب العالمیں سے
ابو ایوب انصاری نے پھر بھی	رسول اللہ سے یہ بات پوچھی	کہ پڑھتے آپ ہیں جو چار رکعت	پڑھا کرتے ہیں آپ ان میں قرأت
کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر	کہ ان سب میں قرأت ہے مقرر	ہوا پھر آپ سے اسکا بھی سائل	کہ ہے ان میں بھلا تسلیم فاصل
	کہا حضرت نے ہو اس سے خبردار	سلام ان چار میں ہے ایک ہی بار	

ح عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا عِنْدَ الزَّوَالِ

علی مرتضیٰ کی تھی یہ عادت	کہ قبل ظہر پڑھتے چار رکعت	کہا کرتے تھے وہ اسبات کو بھی	کہ یہ عادت رسول اللہ کی تھی
کہ اس میں جس طرح ہو اسوقت ثابت	اسی صورت سے تھا معمول انکا	کہ باطول و درازی چار رکعت	پڑھا کرتے تھے قبل ظہر حضرت

ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ قَدْ تَرٰى مَا اَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّيَ فِي
بَيْتِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَكُونَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً

یہ عبد اللہ بیٹا سعد کا تھا	رسول اللہ سے اس نے کہا تھا	کہ میں ہنگام آرائے نوافل	رہوں گھر میں کہ ہوں مسجد میں داخل
کہا حضرت نے تو یہ دیکھتا ہے	کہ میرا گھر تو مسجد سے لگا ہے	ولیکن مجکو ہے مرغوب یہ بات	نوافل کو پڑھوں گھر میں بہ اوقات

تو پڑھے اسکو اپنے گھر میں کے	نماز فرض مسجد میں جا کے

باب ما جاء فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان روزہ رکھنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں پندرہ حدیثیں ہیں

ح ١ عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان يصوم حتى نقول قد صام ويفطر حتى نقول قد أفطر قالت وما صام رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا كاملا منذ قدم المدينة إلا رمضان

رہا جو کچھ روبہ آپ	کا صوم نوافل میں	بتفصیل وبیاں بھاں	ترمذی اسکو بتاتا ہے
جناب عائشہ سے یہ خبر ہے	بیان روزہ خیر البشر ہے	کہ اکثر بیشتر صوم نوافل	رکھا کرتے تھے وہ با رغبت دل
رکھا کرتے تھے روزہ یہاں تک	کہ ہوتا تھا ہمیں ایسا ہی شک	کہ وہ روزہ پہ روزہ ہی رکھینگے	نہ انکو اب کبھی کھائیں پئیں گے
پھر اسکے بعد جو کرتے تھے افطار	تو روزے سے نہ تھا انکو سروکار	یہاں تک انکی روزہ چھوٹ جاتا	کہ ہمکو یہ ہوا کرتا گماں تھا
کہ اب صوم نوافل کا کبھی نام	نہ لیویں گے جناب نیک فرجام	حقیقت کچھ نہ اس سے علاوہ	کہ آئے جب سے وہ ہو کے مہاجر
نہ حضرت نے رکھا ہم برابر	مہینے بھر تلک روزہ مقرر	ولیکن روزہ ماہ مبارک	مہینہ بھر تلک رکھتے تھے حضرت

ح ٢ عن أنس بن مالك أنه سئل عن صوم النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان يصوم من الشهر حتى نرى أن لا يريد أن يفطر منه ويفطر حتى نرى أنه لا يريد أن يصوم منه شيئا وكنت لا تشاء أن تراه من الليل مصليا إلا رأيته مصليا ولا نائما إلا رأيته نائما

کیا مسئول سائل نے انس کو	کہ حال روزہ حضرت بتا تو	انس بولا یہ تھا انکا قرینہ	کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینہ
کہ جس ایام رکھتے یہاں تلک تھے	کہ دیں ہم کیا کرتے یہ شک تھے	کہ اب روزہ نہ چھوڑیں گے کبھی وہ	رکھینگے بس زیادہ اس سے بھی وہ
پھر اسکے بعد روزہ چھوڑ دیتے	نہ ہرگز صوم کا وہ نام لیتے	یہاں تک چھوڑتے صوم نوافل	کہ ہمکو یہ گماں ہوتا تھا کہ اب
کہ ہرگز آپ ہوویں گے نہ صائم	نہ حضرت ہونگے پھر روزے سے قائم	ہو جسطرح حال صوم مذکور	ہو حال نماز شب بھی سطور
کہ وہ روز انکو رہتی سب کیبلا	پڑھا کرتے نوافل کو بتکرار	اگر تو دیکھتا ہنگام شب میں	تو پاتا آپ کو طاعات شب میں
پھر اسکے بعد جو کرتا گزارا	تو انکو رات بھر سوتا ہی پاتا	غرض عادت جناب مصطفی کی	باندازو طریق مختلف تھی
	کبھی آرام وہ دیتے تھے تن کو	ریاضت میں کبھی رکھتے بدن کو	

ح ٣ عن أم سلمة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين إلا شعبان ورمضان

بیاں جو ام سلمہ کی زباں کا | کہ میں نے تو کبھی دیکھا نہ ایسا | کہ پیہم متصل دو دو مہینے | رکھا ہو صوم بھی حضرت نبی نے
مگر شعباں کو رمضاں سے ملا کر | رکھا کرتے تھے وہ روزہ ہمیشہ

ح ۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُ كُلَّهُ

جناب عائشہ کہتی ہیں ایسا | کہ میں نے آپ کو ایسا نہ دیکھا | کہ وہ روزہ رکھا کرتے ہوں اکثر | کسی ایام میں پیہم برابر
مگر شعبان میں ختم رسالت | رکھا کرتے تھے روزوں کو بکثرت

ح ۵ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

ہوئی منقول زر سے یہ روایت | کہ عبد اللہ کہتا تھا کہ حضرت | رکھا کرتے تھے روزہ اول ماہ | یکم سے تا سوم با جان آگاہ
یہ عادت آپ کی ہر ماہ میں تھی | ریاضت یوں خدا کی راہ میں تھی | بروز جمعہ بھی فرخندہ اوقات | کیا کرتے تھے اکثر صوم کی بات

ح ۶ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

جناب عائشہ سے ہے روایت | بیاں کرتی ہیں وہ احوال حضرت | کہ روز پنجشنبہ ذات اطہر | رہا کرتے تھے روزہ دار اکثر
اسی صورت سے روزہ پیر کے روز | رکھا کرتے تھے با حال دل افروز

ح عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ

کلام بوہریرہ سے عیاں ہے | کہ ختم المرسلیں کا یہ بیاں ہے | کہ ہوتا ہے عیاں جو پیر کا دن | تو اس دن ہیں سبھی اعمال گن گن
خداوند جہاں کے پاس لاویں | حضور کبریا میں سب دکھاویں | بروز پنجشنبہ بھی مقرر | کریں اعمال حاضر پیش داور
غرض میرے تئیں روزہ کا رکھنا | پسند آتا ہے ان روزوں میں سدا | یہ ہے مقصود صوم در روزہ داری | کہ جب اعمال جاویں پیش باری
تو ہے اپنے تئیں محبوب یہ بات | کہ جاوے صوم بھی اعمال کے ساتھ

ح ۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ

سنو یہ قول حضرت عائشہ کا | کہ ام المومنین کہتی ہیں ایسا | کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینا | کہ جس میں آپ کا تھا یہ قرینا
کہ وہ روزہ سے ہوتے حضرت امجد | سنیچر اتوار اور پیر کے روز | کبھی حضرت رکھا کرتے تھے روزہ | سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ

https://archive.org/details/@awais_sultan

٩ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِي شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ

بیان عائشہ یہ دوسرا ہے ۔ کیا مذکور ایسا ماجرا ہے ۔ کہ وہ شعبان میں روزہ بکثرت ۔ رکھا کرتے تھے باعین رغبت
کسی ایام میں اس سے زیادہ ۔ نہ رکھتے تھے رسول اللہ روزہ

١٠ ح عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ

معاذہ عائشہ کے پاس آکے ۔ لگے کہنے یہ ام مومناں سے ۔ کہ یعنی تین روزے ہر مہینے ۔ رکھے بھی تھے بھلا حضرت نبی نے
کہا اُس نے کہ ہاں ایسا ہوا ہے ۔ رسول اللہ نے یوں بھی کیا ہے ۔ معاذہ پھر لگے کہنے دوبارا ۔ کہ کیجئے حال یہ بھی آشکارا
وہ کرتے ابتدا کس روز سے تھے ۔ رکھا کرتے تھے کن روزوں میں ان کو ۔ شروع ماہ سے یا اوسط ماہ ۔ و یا آخر میں کرتے صوم کی چاہ
کہا اُس نے وہ اس دستور پر تھے ۔ بحال روزہ داری بے خطر تھے ۔ نہ مطلب کچھ انہیں تخصیص سے تھا ۔ رکھا روزہ غرض جس روز چاہا

١١ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ
رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

ہوئی مروی روایت عائشہ سے ۔ سنا راوی نے حضرت عائشہ سے ۔ کہ روزہ ہے جو عاشورہ کے دن کا ۔ پسند آیا قریشی قوم کو تھا
غرض یہ ہے کہ وقت جاہلیت ۔ قریشی لوگ رکھتے تھے بکثرت ۔ رسول اللہ کا جب وقت آیا ۔ تو حضرت نے بھی اس روزہ کو رکھا
گئے مکہ سے جب سوئے مدینہ ۔ وہاں بھی آپ نے رکھا یہ روزہ ۔ کیا اصحاب کو بھی اس کا مامور ۔ کہ یہ روزہ رکھا کیجئے بدستور
مگر جب روزہ ماہ مبارک ۔ ہوا ہم سب کے اوپر فرض بیشک ۔ تو روزہ روز عاشورہ کا چھوٹا ۔ مگر اب حکم یہاں وارد ہے ایسا
رکھے یہ صوم جس کے جی میں آئے ۔ نہیں خواہ جو اس روز کھاوے

١٢ ح عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ مِنَ
الْاَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يُطِيْقُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْقُ

ہوا ثابت کلام علقمہ سے ۔ کہ وہ سائل ہوا تھا عائشہ سے ۔ کہ کوئی روز مخصوص عبادت ۔ کیا کرتے بھی تھے ختم رسالت
کہی مسئول نے سائل سے یہ بات ۔ کہ تھے وہ اس طریق رہ کے ثابت ۔ کیا کرتے تھے طاعات و دعائیں ۔ عبادت میں کئی اوقات سا ری
بھلا تم میں سے ہے کس میں یہ طاقت ۔ کہ انکی طرح ہو مشغول عبادت

١٣ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ امْرَاَةٌ فَقَالَ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

اَنْ حَلَّا قُلْتُ فَلَا كُنْتُ لَآ اَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبَّ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے	کہ میرے یہاں رسول اللہ آئے	کوئی عورت جو بیٹھی تھی تو پوچھا	تو فرمانے لگے یوں اشرف الناس
کہ ہے یہ کون کچھ اسکا بیاں کر	مفصل حال کو اسکے عیاں کر	کہا میں نے یہ عورت زاہدہ ہے	غرض ایسی چلن کی عابدہ ہے
نہیں سوتی ہے یہ زنہار شب میں	سحر کرتی ہے شب کو یادِ رب میں	کیا ارشاد حضرت نے یہ سُنکر	کہ جو کہتا ہوں وہ لازم ہے تم پر
وہاں تک تم کرو طاعت عبادت	کہ پاؤ آپ میں طاعت کی طاقت	قسم کھاتا ہوں میں نام خدا کی	سنو تم بات یہ راہِ صفا کی
نہیں لاتا ملالت ربِّ عزت	تمہیں جبتک نہیں آتی ملالت	غرض یہ ہے کلام مصطفا کی	کہ کیا تک کیجو طاعت خدا کی
جہاں تک ہو سکے دلکا اُٹھاوے	گراں باری نہ کچھ خاطر میں آوے	بیاں کی عائشہ نے یہ بھی حالت	کہ تھی حضرت کو اُس طاعت سے اُلفت
	کہ جس طاعت میں عامل اُس عمل کا	بطور دائمی شاغل ہو رہتا	

(١٤) عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ اَىُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِيْمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ

ابی صالح نے پوچھا تھا یہ آکے	جناب اُم سلمہ عائشہ سے	کہ مجھ کو اُس عمل کا تم بتا دو	کہ جو محبوب تھا محبوب رب کو
جناب اُم سلمہ عائشہ بھی	ابی صالح سے بولیں بات یہ تھی	خوش آتا تھا نبی کو کام ایسا	ہمیشہ جسپہ ہو انسان رہتا
	بظاہر گرچہ چھوٹا سا عمل ہو	ولیکن دائما کرتا ہو اُس کو	

(١٥) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّىْ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَبَدَاَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهٖ وَيَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِى الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوْعِهٖ وَيَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ ذِى الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَاَ اٰلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً سُوْرَةً يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

بیاں کی عوف نے اپنی حقیقت	کہ تھا ایک شب میں ہمراہ حضرت	جناب فخر انبیا نے	کیا مسواک کو اول وضو سے
فراغت جو ہوئی جب کر کے مسواک	وضو بھی کر اُٹھے شایانِ لولاک	کھڑے بس ہو گئے عین تمکین	لگے پڑھنے نماز اسلام شد دین
اُٹھا میں بھی جناب پاک کے ساتھ	جناب حبیب لولاک کے ساتھ	نماز احمدی کا حال ظاہر	بیاں کرنا محال ہے جو طبع حاضر
کہ فارغ آپ اپنے کام سے ہو	کیا آغاز پھر سورۂ بقر کو	کہوں کیا آپکا طرزِ قرأت	کہ آتی تھی جہاں رحمت کی آیت

https://archive.org/details/@awais_sultan

پھر جاتے تھے اسے پڑھتے پڑھتے
پھر جاتے وہاں بھی پڑھتے پڑھتے
طلب کرتے تھے رحمت کو خدا سے
پناہ حق تعالیٰ مانگتے تھے
کوئی ایسی اگر آتی تھی آیت
عذاب حق کی تھی جسمیں حقیقت
غرض اسدم جھکائی پشت والا
رکوع میں بندہ سلطان ابرار
قیام پاک سے کم تھا نہ رہنا
رہے حضرت بایں الفاظ گویا

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

پھر اسکے بعد جب سجدہ میں آئے
رہے وہ دیر تک سر کو جھکائے
تو اسدم بھی حضور رب باری
زباں پر یہ رہی تسبیح جاری

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

ہوئے سجدوں سے فارغ جب نبی تو
پڑھی پھر دوسری رکعت ابرار
پڑھی وہاں آل عمران کی قرأت
پڑھی پھر تیسری میں اور سورت
چہارم جس گھڑی رکعت ادا کی
تو اسمیں اور ہی سورت ادا کی

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

قرأت میں رسول اللہ کی حافظ ابو عیسیٰ
بتصریح بیاں کیا
کیا حدیثیں اب سناتا ہے
جناب ام سلمہ سے کہا ہے
کہ یوں قرآن حضرت نے پڑھا ہے
قرأت کا یہ آپکی ماجرا تھا
کہ ایک ایک حرف آپس میں جدا تھا

۲ ح عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا
کہ یہ حال مفصل مجھ کو بتلا
کہ فخر انبیاء ختم رسالت
ادا کسطرح کرتے تھے قرات
انس بولا کہ تھی اسطور کی بات
پڑھا کرتے تھے حضرت مد کیساتھ

۳ ح عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

جناب ام سلمہ سے روایت
ہوئی وارد باحوال قرأت
بیاں کرتی ہیں حال شرح آیات
کہ قرآن یوں پڑھا کرتے تھے حضرت
یہ دیکھا آپکا انداز قرات
پڑھا کرتے جدا ایک ایک آیت

۴ ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً

کہا سائل نے حضرت عائشہ سے
کہ اب تم خیر سے ہو آگاہ مجھی
کہ پڑھتے تھے آپ کیسی قرات
بلندی یا کہ پستی کی قرات

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

کہی بس عائشہ نے اُس نے یہ بات	کہ پڑھتے آپ تھے ہر طور کے سات	کبھی پڑھنے میں وہ اسرار کرتے	کبھی آواز کو اظہار کرتے
غرض طرز بلندی اور پستی	قبولِ خاطرِ خیر الوریٰ تھی	کہا سائل نے حمد کبریا ہے	کہ امر دین میں گنجائش رکھا ہے

ح ۵ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِیْ

یہاں راوی ہوئی ہیں ام ہانی	بیاں کرتی ہیں با شیریں زبانی	کہ میں نے آپ کا پڑھنا سنا ہے	قراءت سے جو قرآن کو پڑھا ہے
	بوقت شب جو کرتے تھے تلاوت	تو میں سنتی تھی اپنے گھر قراءت	

ح ۶ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقْرَاُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَقَرَاَ وَرَجَّعَ قَالَ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْلَا اَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَیَّ لَاَخَذْتُ لَكُمْ فِیْ ذٰلِكَ الصَّوْتَ اَوْ قَا

بیاں قرہ کی بیٹی نے کیا ہے	کہ عبد اللہ سے میں نے سنا ہے	بیاں کرتا ہے عبد اللہ لیا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
کہ تھے بیٹھے ہوئے بالائے ناقہ	رسول اللہ روز فتح مکہ	وہ اس دم پڑھ رہے تھے با خوشی کا	عجب لہجہ سے یہ آیات قرآں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِلٰى اٰخِرِهٖ

پڑھی جاتی تھی اس ہنگام وقت	نہایت خوش ادا ترصیع کی سات	کہا راوی نے جو تجھ سے پر ہو	تو میں ویسی قراءت پڑھ سناؤں
	ولیکن ہے یہاں اس بات کا ڈر	کہ مجھ کو گھیر لیں گے لوگ آکر	

ح ۷ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ لَا يُرَجِّعُ

قتادہ سے ہوئی مروی روایت	بیاں کرتا ہے خلاق رسالت	کہ جو پیغامبر دنیا میں آیا	خوش آوازی ڈلے بے شک لایا
بحسن صورت و صوت آراستہ	ہوئے پیغامبر دنیا میں پیدا	تمہارے بھی نبی خیر البشر کو	ہوئی حاصل تمامی خوبی رو
ملی انکو خوش آوازی کی دولت	نہ پڑھتے پر مرصع وہ قراءت	بروز فتح جو ترصیع کی تھی	تو وہ ناقہ کے اوپر عارضی تھی

ح ۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُهَا مَنْ فِی الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِی الْبَيْتِ

کہی عباس کے بیٹے نے یہ بات	کہ پڑھتے آپ تھے اس طور کیا سات	سنا کرتے قراءت کو جو تھا	کہ رہتے تھے قریب خانہ خاص

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ بُكَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے رونے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

ح ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

https://archive.org/details/@awais_sultan

فَهُوَ يَقْضِي فَالْجَوَافِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ

ہوا ثابت بجائے شافع محشر سے یہ کافی
کہ رونا آپ کا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے

کیا جاتا ہے وہ احوال تحریر
کہ میں حضرت نبی کے پاس آیا
کہ بادی جب کہ ہے فرزند تکبیر
تو وہاں مشغول طاعت انکو پایا
دروں سینہ کو میں سے دہاں
کہا اس نے سنو میری حقیقت
زمانا سو وقت جو پڑھتے تھے حضرت
صدا آتی تھی شکل دیگ جوشاں
کہ گذری ایک دن ایسی حقیقت
تو تھی بس جوش رقت سے یہ حالت

۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ
أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ
حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ

کہا مسعود کے دانا پسر نے
کیا معروض جب آئے پیش حضرت
پڑھوں میں آپ کے آگے قرات
کہ میں آیات قرآنی کا سننا
کہ مجھے یوں کہا میرے پیمبر نے
کہ میرے واسطے کب ہے یہ نیت
مجھے یعنی نہیں ایسی لیاقت
زبان غیر سے ہوں دوست رکھتا
غرض جب پڑھتے پڑھتے پیش حضرت
وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا
تو میں نے اس گھڑی دیکھا یہ عالم
کہ رو رہے تھے رسول اللہ پیہم
کہ تو آیات وحی آسمانی
کلام حق ہوا ہے تم پہ نازل
کیا ارشاد پھر خیر الورا نے
جو سمجھا آپکے میں مدعا کو
زباں پر آگئی میری یہ آیت
بیاں کر سامنے میرے زبانی
قرات کی حقیقت تم کو حاصل
رسول اللہ ختم انبیا نے
وہیں پڑھنے لگا سورہ نسا کو

۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ
يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ
أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ
رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللهَ تَعَالٰى وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى

ابن عمرو عبداللہ کہتا
وہ سچا اس بات کو یوں کہتا
کہ یعنی ایک دن سورج گہنا تھا
زمانہ وہ رسول اللہ کا تھا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

غرض پھر دیکھ کے سورج کی یہ حالت	لگے پڑھنے نماز اُس وقت حضرت	قیام ایسا کیا اس طول سے تا	کہ سمجھے لوگ واں اس طرح کی بات
کہ اب شاید کھڑے ہی رہیں گے	رکوع و سجدہ کا ہیکو کرینگے	جھکے حضرت جو پھر زانو پہ رکھ کر	رہے اتنا خشوع و عجز کے ساتھ
کہ یہ ہر دم گماں تھا ہر بشر کا	کہ اب تو سر نہ اٹھائینگے اصلا	بحال قومہ جس دم آپ آئے	تو وہاں اتنا رہے سر کو اٹھا
کہ وقت قومہ پیدا تھی یہ حالت	کہ سجدہ کو نہیں جائینگے حضرت	غرض وہ آ گئے سجدہ میں جس دم	جھکا کے رہے بادیدۂ نم
گماں تھا دیکھکر حال طوالت	نہیں ہوئے کی سجدے سے فراغت	غرض اُس وقت حضرت ادھر کرا	کہے جاتے تھے یوں بادیدہ

رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِیْهِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُ

وہیں ہنگام اتمام دو رکعت	عیاں ہونے لگے آثار رحمت	گہن خورشید کی صورت سے چھوٹا	جہاں تاریکی و ظلمت سے چھوٹا
اُٹھے پھر حضرت محبوب سبحاں	ہوئے مشغول حمد و شکر یزداں	فراغت ہو کے حمد کبریا سے	کہی یہ بات مخلوق خدا سے
کہ ہو جو دیکھتے شمس و قمر کو	نشان قدرت ازدر ہے جا لو	یہ دونوں جب گرفتار گہن ہوں	اسیر پنجۂ رنج و محن ہوں
	تمہیں اُس وقت میں لازم ہے یہ بات	وہاں بجا ہو خدا کی یاد کے ساتھ	

۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَّهُ
تَقْضِیْ فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَمَاتَتْ وَهِیَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَقَالَ یَعْنِیْ
النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَبْكِیْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتُ
اَرَاكَ تَبْكِیْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ اَبْكِیْ اِنَّمَا هِیَ رَحْمَةٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَیْرٍ عَلٰى كُلِّ
حَالٍ اِنَّ نَفْسَهٗ تُنْزَعُ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْهِ وَهُوَ یَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى

پسر عباس کا راوی اخبار	یہاں کرتا ہے یہ احوال اظہار	کہ تھی حضرت نبی کے ایک دختر	بعمر خرد و ضعیف تن سے لاغر
مرض سے وہ گرفتار محن تھی	قریب مرگ وہ پاکیزہ تن تھی	جو دیکھا آپ نے یہ حال دختر	بغل میں لے لیا اُس کو اٹھا کر
پھر اُس کے بعد جو خاطر میں آیا	نبی نے سامنے اپنے لٹایا	غرض اُس دختر حضرت کی رحلت	ہوئی پیش جناب شان رحمت
وہاں جو ام ایمن نے یہ دیکھا	لگی رونے کہ وادردا و دریغا	کہا تب آپ نے اُس نیک زن کو	کہ تو روتی جو ہے رنج و محن سے
رسول اللہ کے نزدیک تجھکو	نہیں لازم کرے نوحہ گری کو	کہا تب ام ایمن نے کہ حضرت	تمہیں بھی دیکھتی ہوں
کہا حضرت نے رقت مجھکو جو ہے	یہ رونا عین رحمت کا سبب ہے	کہ ہے مومن کو حاصل خیر کی بات	بہر صورت تمامی حال کے ساتھ
بوقت مرگ جب پہلو سے اُس کے	بنہایت بیکلی سے جان نکلے	تو اُس دم بھی نہیں کرتا وہ زاری	ادا کرتا ہے حمد و شکر باری

۵ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ

https://archive.org/details/@awais_sultan

مظعون وهو ميت وهو يبكي او قال عيناه تهراقان

کہی ہے عائشہ نے یہ حقیقت	کہ خیر المرسلیں ختم نبوت	بوقت رحلت عثماں مظعون	ہوئے غمگیں نہایت اور محزوں
وہ عثماں جو پسر مظعون کا تھا	قضائے ایزدی سے جب موا تھا	رسول اللہ نے اس وقت آکر	دیا بوسہ رخ عثماں کے اوپر
جبھی اس یار کے مرنے پہ گریاں	مگر راوی نے لفظ شک لکھا یہاں	کہ آنکھیں یا جناب مصطفیٰ کی	ہوئی تھیں شدت غم سے جاری

(٦) عن انس بن مالك قال شهدنا ابنة لرسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر فرأيت عينيه تدمعان فقال افيكم رجل لم يقارف الليلة قال ابو طلحة انا قال انزل فنزل في قبرها

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا	کہ میں بھی اس جگہ حاضر ہوا تھا	یہاں ختم رسل سردار عالم	جلیس قبر تھے با دیدہ نم
جنازہ دختر خیر الورا کا	براۓ دفن وہاں لا کر رکھا تھا	رسول اللہ تھے با عین قربت	نہایت اشک ریزاں چشم حضرت
کیا ارشاد ایسا شاہ دیں نے	جناب پاک ختم المرسلیں نے	کہ ہے ایسا کوئی جو آج کی شب	ہوا ہووے نہ وہ خواہان مطلب
با اہل خود نہ کی ہو یعنی قربت	اسے حاصل ہو اس معنی سے قربت	ابو طلحہ ہوا اس وقت گویا	کہ میں ہوں یا رسول اللہ ایسا
ہوا اس کے لیے پھر حکم حضرت	کہ بو طلحہ براۓ دفن میت	شتابی قبر میں یعنی اتر آ	ابو طلحہ وہیں مرقد میں اترا

باب ما جاء في فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان بستر شریف رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

(١) عن عائشة رضي الله عنها قالت انما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ينام عليه من ادم حشوه ليف

بیان بستر و فرش جناب سرور عالم		جہاں کے منکروں کو خواب غفلت سے جگاتا ہے	
جناب عائشہ نے یہ خبر ہے	بیان بستر خیر البشر ہے	کہا اس محرم راز نبی نے	وہ بستر جس پہ سوتے آپ یعنی
	بنا تھا اس چمڑی سے وہ بستر	بھرا تھا لیف خرما کے اندر	

(٢) عن جعفر بن محمد عن ابيه قال سئلت عائشة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت من ادم حشوه ليف وسئلت حفصة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت مسحا نثنيه ثنيتين فينام عليه فلما كان ذات ليلة قلت لو ثنيته اربع ثنيات لكان اوطأ له فثنيناه له باربع ثنيات فلما اصبح قال ما فرشتموني الليلة قالت قلنا هو فراشك الا انا ثنيناه باربع ثنيات قلنا هو اوطأ لك قال ردوه لحالته الاولى فانه منعتني وطاءته صلاتي الليلة

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

کلامِ جعفر صادق زباں سے
کہ بستر سرورِ کون و مکاں کا
کہ تھا ہاں جنس چرمی کا وہ بستر
کہ ام المؤمنین حضرت نبی کا
وہ بستر واسطے خیر البشر کے
کیا میں نے یہ اندیشہ کسی رات
غرض جب چار تہ کرکے بچھایا
کہا حضرت نبی نے مجھ سے ایسا
تو میں نے واسطے بستر تمہارا
بچھایا کر اسے دوہرا ہی کرکے

کہ میرا باپ یوں کرتا بیاں ہے
تمہارے گھر میں کیسی طرح کا تھا
بھرا تھا لیف خرما سے سراسر (یہ تھا)
تمہارے گھر میں فرش جو بچھا تھا
بچھا دیتی تھی دوہرا اس کو کرکے
کہ وہ سویا کریں آرام کے ساتھ
انہوں نے صبح تک آرام پایا
وہی فرش قدیمی آپ کا تھا
بنا کر چار تہ شب کو بچھایا
کہ بیدار نہ پھر مجھکو ضرر ہے

کہ کیفیت فراشِ احمدی کی
کہا سائل سے ام مومناں نے
اسی صورت سے کوئی سائل حال
کہا حفصہ نے یہ احوال سنکر
بوقت شب جناب نیک انجام
یہ بستر چار تہ کرکے بچھاؤں
کہی وقت سحر حضرت نے یہ بات
مگر دل میں سحر آئی تھی یہ بات
جواب ایسا دیا حضرت نے سنکر
کہ جیسے نرمی بستر نے یہ بات

کسی نے عائشہ سے جاکے پوچھی
رسول اللہ کی آرامِ جاں نے
گیا تھا پوچھنے حفصہ سے احوال
کہ وہ قسم ٹاٹ تھا حضرت کا بستر
کیا کرتے تھے اس بستر پہ آرام
تو انہیں ملا استراحت سے ملال
بچھایا فرش کیسا آج کی رات
کہ سو دیں آپ کچھ آرام کے ساتھ
کہ ہے یہ ٹاٹ کا میرا جو بستر
تہجد سے مجھے روکا اسی رات

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان فروتنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں بارہ حدیثیں ہیں ١٢

ح عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ

بیاں کس طرح کیجے آپکے حلم و تواضع کو — کہ یہاں خامہ بعین عاجزی سر کو جھکاتا ہے

کہا خطاب کے بیٹے عمرؓ نے
کہ جیسی عیسی مریم کی بابت
محمد بندہ درگاہِ رب ہے

کہ مجھ سے یوں کہا خیر البشر نے
نصاریٰ نے کہا ہے بے نہایت
خدا کی بندگی میں روز و شب ہے

کہ میرے واسطے ہنگام تعریف
بیاں تک ان کے درجہ کو بڑھایا
کہو بندہ مجھے تم اس خدا کا

نہ اس درجہ کرو اظہار توصیف
کہ آخر کہہ دیا بیٹا خدا کا
کہ جس نے مجھکو پیغمبر بنایا

ح ٢ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِيْ فِيْ اَيِّ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتِ اَجْلِسْ اِلَيْكِ

انس راوی بیاں کرتا ہے کہ ایک
مجھے لاحق ہوا ہے کچھ ہی کام

رسول اللہ کے خلق حسن کا
وہ یعنی آپ سے ہو ویگا انجام
تیری خاطر سے میں بیٹھا رہونگا

کہ آئی کوئی عورت پیش حضرتؐ
کہا حضرت نے اس عورت سے ایسا
کہیگی مجھ سے جو حاجت سنونگا

لگی کہنے کہ اے ختم رسالت
مدینہ میں جہاں چاہے بٹھا جا

https://archive.org/details/@awais_sultan

ح ٢ عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعود المريض ويشهد الجنازة ويركب الحمار ويجيب دعوة العبد وكان يوم بني قريظة على حمار مخطوم بحبل من ليف عليه اكاف من ليف

انس راوی جو ہے مالک کا بیٹا	بیاں کرتا ہے عادات نبی کا	کہ کرتے تھے مریضوں کی عیادت	جنازوں کے بھی جاتے ساتھ حضرت
سنائی بھی یہ طرز انکساری	حمر کی پشت پر کرتے سواری	اگر کوئی غلام بے بضاعت	رسول اللہ کی کرتا تھا دعوت
تو وہ اقبال کر لیتے تھے اس کا	کہ عاجز پروری سے مدعا تھا	ہوئی قوم قریظہ سے لڑائی	تو مسلن بھی یہ انکی طرز دیکھی
حمار برق پیکر زیر راں تھا	خیال رزم قوم کا قراں تھا	کہوں کیا بات ان کی سادگی کی	زمام لیف خرما ہاتھ میں تھی چھال
	بجائے زین جو پالان کسا تھا	تو وہ بھی لیف خرما کا بنا تھا	

ح ٣ عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعى الى خبز الشعير والاهالة السنخة فيجيب ولقد كانت له درع عند يهودي فما وجد ما يفكها حتى مات

انس یہ اور بھی کرتا بیاں ہے	بیان علم ختم مرسلاں ہے	کہ تھا دستور یہ خیر الورا کا	کہ جو دعوت کوئی حضرت کی کرتا
اگر ہوتی وہ دعوت اس طرح کی	کہ ہوتی جو کی روٹی اور چربی	بعین رغبت تشریف لاتے	زروئے علم نان جو کو کھاتے
بیاں یہ اور بھی کرتا ہے راوی	کہ تھی وہ جو زرہ حضرت نبی کی	یہودی سے قرض کچھ لیا تھا	زرہ کو پاس اسکے رکھدیا تھا
	رہی لاحق یہاں تک تنگی عسرت	نہ چھوٹی وہ زرہ تا وقت رحلت	

ح ٥ عن انس بن مالك قال حج رسول الله صلى الله عليه وسلم على رحل رث وعليه قطيفة لا تساوي اربعة دراهم فقال اللهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة

ہوا معلوم یہ قول انس سے	کہ برائے حج رسول اللہ آئے	سواری کا یہ اُن کی ماجرا تھا	جہاز کہنہ اشتر پر کسا تھا
وہ جا رہا ہے جو اونٹ پہ بیٹھے تھے	تو یہ ہوتا تھا ثابت دیکھنے سے	کہ یہ جو چادر شاہ ام ہے	بہا میں چار درہم سے بھی کم ہے
بیان بعضوں کی یہ بھی تھا	نہ تھی اوڑھی وہ چادر شاہانہ	پڑی تھی اونٹ پر وہ چادر پاک	کہ بیٹھے جس پہ تھے شاہان لولاک
غرض اسدم جناب مصطفیٰ نے	دعا اس طرح کی خیر الوریٰ نے	اللھم اجعلہ حجا لا ریاء فیہ ولا سمعۃ	

ح ٦ عن انس بن مالك قال لم يكن شخص احب اليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكانوا اذا راوه لم يقوموا لما يعلمون من كراهيته لذلك

انس کہتا ہوا یہ حقیقت	کہ تھی یاروں کو حضرت کی یہ حالت	نہ رکھتے تھے کسی کو دوست ایسا	بجز ذات محب رب وہاب

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

فدا تھے آپ پر سو جان ہی سے	مگر باہر نہ تھے انکی خوشی سے ادا ہی سے وہ پہچانتے تھے	غرض یہ ہے کہ بایں محبت و الفت کرنا خوش آپ میں ایسی ادا سے	نہ اٹھتے تھے پئے تعظیم حضرت

ح عن الحسن بن علي رضي الله عنهما قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصا
عن حلية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أشتهي أن يصف لي منها شيئا فقال كا
رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما يتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر فذكر
الحديث بطوله قال الحسن فكتمتها الحسين زمانا ثم حدثته فوجدته قد سبقني إليه فسأ
عما سألته عنه ووجدته قد سأل أباه عن مدخله وعن مخرجه وشكله فلم يدع منه شيئا
قال الحسين فسألت أبي عن دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان إذا أو
إلى منزله جزأ دخوله ثلاثة أجزاء جزءا لله عز وجل وجزءا لأهله وجزءا لنفسه ثم جزأ جزأه بينه
وبين الناس فرد ذلك بالخاصة على العامة ولا يدخر عنهم شيئا وكان من سيرته في جزء الأ
إيثار أهل الفضل بإذنه وقسمه على قدر فضلهم في الدين فمنهم ذو الحاجة ومنهم ذو الحاجتين و
منهم ذو الحوائج فيتشاغل بهم ويشغلهم فيما يصلحهم والأمة من مسألتهم عنه وإخبارهم
بالذي ينبغي لهم ويقول ليبلغ الشاهد منكم الغائب وأبلغوني حاجة من لا يستطيع إبلا
فإنه من أبلغ سلطانا حاجة من لا يستطيع إبلاغها ثبت الله قدميه يوم القيامة لا يذكر
عنده إلا ذلك ولا يقبل من أحد غيره يدخلون روادا ولا يفترقون إلا عن ذواق
ويخرجون أدلة يعني على الخير قال فسألته عن مخرجه كيف كان يصنع فيه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخزن لسانه إلا فيما يعنيه ويؤلفهم ولا ينفرهم و
يكرم كريم كل قوم ويوليه عليهم ويحذر الناس ويحترس منهم من غير أن يطوي على
أحد منهم بشره ولا خلقه ويتفقد أصحابه ويسأل الناس عما في الناس ويحسن
الحسن ويقويه ويقبح القبيح ويوهيه معتدل الأمر غير مختلف لا يغفل مخافة أن يغفلو
ويملوا لكل حال عنده عتاد لا يقصر عن الحق ولا يجاوزه الذين يلونه من الناس خيارهم
أفضلهم عنده أعمهم نصيحة وأعظمهم عنده منزلة أحسنهم مواساة ومؤازرة قال فسألته
عن مجلسه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم ولا يجلس إلا على ذكر الله

https://archive.org/details/@awais_sultan

وَإِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ لَا يَحْسَبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ فَاوَصَلَهُ فِي حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ عَنْهُ وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثَى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ

روایت ہے امام متقی سے — حسن ابن علی سبط نبی سے
کہ جس نے ہند سے اک بار پوچھا — کہ وہ مداح ختم المرسلیں تھا

کہ حضرت مصطفیٰ کے وصف شمائل — بیاں کیجے ہمارے سامنے مشتاق
مجھے اس بات کی یعنی ہے چاہت — سنائے مجھ کو کچھ تو نعت حضرت

کہا اس نے کہ تھے فخر دو عالم — بزرگ و نامور محمود و اکرم
یہ تھا چہرہ کہ ان کے نور حاصل — کہ ہو جیسے فروغ ماہ کامل

جلالی حسن سے اس خبر کو — کہا تھا بندے نے با طرز نیکو
حسن کہتے ہیں یہ اخبار میں نے — چھپائی تھی حسین اپنے اخی سے

پس از مدت غرض میں نے یہ اخبار — حسین ابن علی سے کی جو اظہار
تو پایا اس طرح کو میں نے احوال — کہ ہند ابن ابی ہالہ سے یہ حال

بہ اندیشہ مرے مجھ سے بھی آگے — سنا ہی تھا جو پوچھا شوق دل سے
حقیقت اور بھی میں نے یہ پائی — کہ میرے باپ سے بھی میرے بھائی

سبھی باتوں کا سائل ہو چکا ہے — اسے سب حال حاصل ہو چکا ہے
کہ پوچھے کس طرح وہ گھر میں جاتے — وہ کس انداز سے باہر تھے جاتے

سبھی شکل و شمائل مصطفیٰ کے — پدر سے میرے بھائی کر چکا ہے
کہا شبیر سے میں نے کہ بھائی — بتا مجھ کو وہ حالِ مصطفائی

کہ جو کچھ باپ سے تو نے سنا ہے — سنوں میں بھی بھلا وہ حال کیا ہے
کہا شبیر نے ہاں اے برادر — ہوئی تھی یہ حقیقت اس طرح پر

ہوا تھا باپ سے میرے یہ سائل — کہ گھر میں جب نبی جاتے تھے داخل
تو اس جا کیا کیا کرتے تھے حضرت — وہاں تھی آپ کی کیا رسم و عادت

کہا میرے پدر نے مجھ سے ایسا — کہ یہ معمول تھا حضرت نبی کا
وہ کرتے تین حصے اپنے اوقات — کہ تھے خوگر وہ اس اخلاق کے ساتھ

غرض اس حصہ اول میں مقرر — خدا کے پاک کی کرتے عبادت
دوم حصہ کے اندر جاودانہ — ادا کرتے حقوق اہل خانہ

بالآخر وہ جو حصہ تیسرا تھا — مقرر تھا برائے ذات والا
مگر اس تیسرے حصہ کے اوقات — ہوئے تھے منقسم اس طرح کے ساتھ

کہ تھے وہ جو نہایت خاص اصحاب — حضور آپ کے آ کر باخلاص
مشرف ہوتے فیض احمدی سے — عوام الناس کو تعلیم کرتے

خلاص دو عالم سے حضرت نے اولا — فیوض تھا ظاہر و باطن نہ روکا
رسول اللہ کی تھی یہ بھی سیرت — کہ وہ جو وقت تھا مخصوص امت

تو بیٹھا اہل فضل و علم اکثر — باذنِ شاہ دیں آتے وہاں پر
غرض از بہر تقید بفضل اسلام — رسول اللہ فرماتے تھے اکرام

وہاں آتے تھے جو تھی حاجت — کوئی رکھتا تھا اک یا کئی حاجت
کوئی دو حاجتوں کا تھا طلبگار — کسی کے واسطے حاجات بسیار

جناب صاحب عالم سے سب — انہیں کے کرم مشغول رہتے
ہوا کرتی تھی جو اصلاح کی بات — رکھا کرتے انہیں اس شغل کے ساتھ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

کسی سے آن کے جو حاجت پوچھی ۔ بتاتے بات اسکے فائدہ کی
کہا کرتے تھے یہ بھی اشرف الخلق ۔ کہ جو اشخاص آتے ہیں مرے پاس
انہیں لازم ہے جو کچھ سنکے جائیں ۔ وہ ان لوگوں کو یہ باتیں سنائیں
کہ محفل سے مری جو رہ گئے ہیں ۔ رہے مجبور وہ ہو کر کے معذور
نہووے گر کسی میں اتنی طاقت ۔ کہ لاوے مجھ تلک وہ اپنی حاجت
تو ہے لازم بیاں جو شخص آیا ۔ مجھے حاجات ان سب کے خبر دیں
سنو یہاں در پے تحقیق کی بات ۔ کہ گر ہووے کوئی حاجات کے ساتھ
غرض ہووے وہ حاجتمند ایسا ۔ کہ سلطان تک ہوا اسکا گذارا
تو اس بندہ کی حاجت کوئی لاکر ۔ سنائے خدمت سلطان میں جا کر
یہ اسکا مرتبہ نزد خدا ہے ۔ کہ وہ ثابت قدم روز جزا ہے
قیامت میں خداوند تعالی ۔ رکھے ثابت قدم حاجت رسا کا
نہ ہوتا ذکر کچھ نزدیک حضرت ۔ بجز ذکر و بیان اہل حاجت
غرض جو حاجتوں کا مبتلا تھا ۔ قبول خاطر خیر الوری تھا
حضور پاک میں ہوتے تھے داخل ۔ تمامی طالبان علم و فاضل
نہوتے تھے جدا مجبور بے ۔ مگر وہ کھانے پینے کے سبب سے
نکلتے وہاں سے وہ اہل سعادت ۔ تو ہوتے راہی راہ ہدایت
کیا شبیر نے بھی مذکور ایسا ۔ کہ اپنے باپ سے پھر میں نے پوچھا
کہ جب آتے تھے حضرت گھر سے اپنے ۔ کیا کرتے تھے کیا باہر نکل کر
کیا حیدر نے تب یہ مذکور ۔ کہ تھا یہ آپکا معمول و دستور
زبان پاک کو وے بے ضرورت ۔ تکلم کی کبھی دیتے نہ رخصت
کیا کرتے تھے وہ یاروں کو باہم ۔ کہ الفت سے رہیں باہم فراہم
نہ تھی یہ بات حضرت کو گوارا ۔ کہ انمیں صورت نفرت ہو پیدا
شریف قوم جو ہوتے تھے اشخاص ۔ باکرام رسول اللہ تھے خاص
شریف قوم کو کرتے تھے والی ۔ با بذل عنایات توالی
سبھی لوگوں کو تھے حضرت ڈراتے ۔ عذاب کبریا قہر خدا سے
وہ اپنی ذات پاک با صفا کے ۔ نگہبان و امین و پاسبان تھے
نہوتے وہ کسی سے بے مروت ۔ بحسن خلق فرماتے تھے شفقت
تفقد آپکا اصحاب پر تھا ۔ بہت لطف و کرم اصحاب پر تھا
کیا کرتے سبھوں کی پرسش حال ۔ کہ ہے کس طرح یعنی حال و احوال
اگر سنتے کسی سے خیر کی بات ۔ تو آتے پیش وہ تحسین کے ساتھ
کلام حسن و بہتر کو حضرت ۔ بتائید سخن دیتے تھے قوت
ہوا کرتی قبیح و زشت جو بات ۔ نہوتے ملتفت اس بات کے ساتھ
کلام زشت کی ختم رسالت ۔ کیا کرتے تھے سستی و حقارت
طریق اوسط و امر میانہ ۔ وہ رکھتے تھے پسند جاودانہ
مخالف تھا نہ انکا طور و دستور ۔ امور اختلافی سے رہے دور
نہوتے تھے کبھی امت سے غافل ۔ لگا رہتا بہت انکی طرف دل
اگر ڈر تھا انہیں اس بات کا تھا ۔ کہ یہ غافل نہو جاویں مبادا
امور دین سے یعنی بغفلت ۔ نہ اپنے دل میں لاویں یہ ملالت
رسول اللہ رہتے تھے بہر حال ۔ امور لاہدی سے فارغ البال
غرض اسباب جو جس کام کا تھا ۔ وہاں رہتا تھا موجود و مہیا
نہ وہ تقصیر ہر گز یاں کرتے ۔ حد حق سے قدم باہر نہ دھرتے
بہ نزدیک شفیع روز محشر ۔ وہی اشخاص تھے بہتر سراسر
کہ جو لوگوں کو کرتے تھے نصیحت ۔ نہ رکھتے تھے امر دیں سے غفلت
بزرگ نامور وہ شخص تھا واں ۔ کہ جو لوگوں سے ہو مصروف احسان
مواسات و کرم سے پیش آتے ۔ بنقل رحمت و امداد لاتے
کہا پھر یوں حسین ابن علی نے ۔ کہ میں نے پھر یہ پوچھا تھا پدر سے

https://archive.org/details/@awais_sultan

کہ تھا کیا مجلس حضرت کا دستور | کرو اس ذکر سے بھی مجکو مسرور
لیا کرتے تھے وہ اللہ کا نام | باآغاز و بانجام و باتمام
صفت آخر میں وہ لیتے تھے آرام | نشست صدر محفل سے تھا کام
کسی کی تم اگر محفل میں آؤ | جہاں پاؤ جگہ وہاں بیٹھ جاؤ
شنو یہ اور بھی اعجاز کی بات | انہیں تھا یہ کرم ہر شخص کو سات
بہ نزدیک تقسیم وحق کثر | گرامی کون ہے میری برابر
وہ ایسا شخص حاجتمند آتا | کہ لے کر آپ کو ہمسر اٹھاتا
کرو اہل غرض اہل تمنا | وہاں سے آپ ہی تھا پھیر آیا
دیا اُس سائل حاجت سے حضرت | کیا کرتے کلام مہر و شفقت
سبھوں کے ساتھ تھے یوں مہرباں آپ | کہ ہو بیٹے پہ جیسے مہرباں باپ
کہوں مجلس خیر الورا تھی | مقام علم دین جائے حیا تھی
یہ تھا بزم امانت کا تقاضا | کسی کا عیب وہاں ظاہر نہ ہوتا
اگر اُس اہل بزم باصفا سے | کوئی تقصیر کرتا تھا خطا سے
برابر تھے سبھی واں پیش حضرت | مگر وہ شخص رکھتے تھے فضیلت
وہ اہل بزم احباب تواضع | بہم رکھتے تھے یہ اب تواضع
جو آتا کوئی طفل خرد و اصغر | وہ کرتے رحم و شفقت اسکے اوپر
اگر ہوتا وہاں وارد مسافر |

جواب ایسا پدر سے میں نے پایا | کہ بزم پاک کا دستور یہ تھا
اگر حضرت کسی محفل میں آتے | جہاں پاتے جگہ وہاں بیٹھ جاتے
کیا کرتے تھے اُمت کو بھی ارشاد | کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد
جو جس مجلس میں حضرت کی گذرتا | نصیب اپنے سے ہوتا بہرہ ور تھا
کہ کرتا ہر ایک شخص ایسا گماں تھا | کہ مجھ پر خاص ہے اکرام اُن کا
جناب سرور دنیا و دیں کا | جلیس و ہمنشیں جو شخص ہوتا
تو ہنگام حضور اہل حاجت | یہاں تک صبر فرماتے تھے حضرت
سوال اُسکو کیا جس شخص نے جو | نہ خالی پھیرتے تھے آپ اُس کو
یہ حسن خلق یہ صافی بیاں تھا | فصاحت جس نے کی لوگوں میں پیدا
بانعام شفیع روز محشر | سبھی آپس میں تھے یکساں برابر
بیاں صبر و سکونت کا کروں کیا | بلند آواز وہاں کوئی نہ کرتا
حرام و فحش سے زنہار زنہار | نہ اُس مجلس میں کرتا کوئی گفتار
تو اُس تقصیر کا چرچا زباں پر | نہ لاتا تھا کوئی باہر نکل کر
کہ جو پرہیز و تقوی میں علم تھے | وہ خاص اُمت خیر الامم تھی
کہ گر آتا بزرگ و پیر صورت | کیا کرتے بہت توقیر و عزت
وہ اہل حاجت اہل غرض کی | تمنا کو دلی کرتے تھے پوری
 | کیا کرتے تھے اُس کی پاس خاطر

۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ

انس ہے رہبر راہ ہدایت | بیاں کرتا ہے اب ایسی روایت
کہ ہدیہ گر کوئی دے لا کے مجکو | وہ ہدیہ مختصر گر پائے بز ہو
دیا وہ پایہ بز کو بکا دے | کھلانے کو کوئی مجکو بلا دے

کہ فرمایا مہ برج کرم نے | جناب مصطفی حامی ہم نے
تو میں اسکے تئیں کر لوں اجابت | نہ پھیروں بیتے زراہ مروت
تو وہ دعوت بھی کرونگا اجابت | بلا کھانے بیتے سو کر دعوت

۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

یہ عبداللہ کا بیٹا ہے جابرؓ بیاں کرتا ہے یہ احوال ظاہر
کہ میری یہاں رسول اللہ آئے بعین مرحمت تشریف لائے
یہ تھا حضرت نبی کا طور سادہ کہ آئے بے تکلف پا پیادہ
نہ تزکی سب اُنکے زیر ران تھا سواری میں استر بھی کہاں تھا

عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ
وَاَقْعَدَنِي فِي حِجْرِهِ وَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِي

بیاں کرتا ہے یوسف حال اپنا کہ حضرتؐ نے رکھا تھا نام میرا
بٹھا کر گود میں مجھ کو کنار پاک میں پھرایا دست الامیری سر پہ
غرض یہ ہے کہ ایسی مہر و شفقت کیا کرتے تھے ہم لوگوں پہ حضرت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهٗ ثَرِيْدًا
عَلَيْهِ دُبَّاءٌ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ
ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ اَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُصْنَعَ فِيْهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ

انس کہتا ہے تھا وہ مرد درزی کہ کی تھی جس نے دعوت مصطفےٰ کی
یہ نزدیک جناب سرور دین رکھا لا کر ثرید اس نے یہ تمکیں
ثرید اس طرح ہے اُسنے رکھا تھا کہ اسپر کچھ کدو بھی چن دیا تھا
کدو سے بسکہ تھی حضرت کو رغبت کو کرتے نوش جانِ خوش ہو کے حضرت
انس کہتا ہے اب اپنا سانا کہ پکتا ہے مرے گھر جو کہ کھانا
اگر ممکن ہو آمیزش کدو کی تو اس میں ڈالدیتا ہوں میں بھی
مری اس بات پر یعنی نظر ہے کہ حضرت کو کدو مرغوب تر ہے

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِيْلَ لِعَائِشَةَ مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهٖ
قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهٗ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدُمُ نَفْسَهٗ

کسی مشتاق حال مصطفےٰ نے کہا تھا یہ جناب عائشہ سے
کہ گھر میں آپ کا تھا جو وتیرا رہا کرتے تھے واں کس شغل کی سا
کہا صدیقہ صادق زباں نے کہ او سائل کہوں کیا حال تجھ سے
جناب مصطفےٰ کیا ہی بشر تھے بعادات بشر ہر طرح پر تھے
چنا کرتے تھے جامہ و پوشش کو غرض یہ ہے کہ تھی نخوت کہاں ہو
وہ اکثر شیر بز کا کھینچتے تھے غرض ہر کام کو انجام دیتے
بیاں جو واقف حال خبر ہے رہ تحقیق کو کرتا ہے یوں طے
کہ پوشاک تن حضرت میں جو ملا سپش ہوتے نہ تھے پیدا ہوا
ولیکن عادت محبوب باری کہ تھی عین نیاز و خاکساری
تو فرط عجز سلطان معراج لباس اہلبیت و ثوب ازواج
بدست پاک لیکر صاف کرتا اگر نہ خادم آسیب سپش سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهٗ حَدِّثْنَا

https://archive.org/details/@awais_sultan

اَحَادِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا اُحَدِّثُكُمْ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكُنَّا اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب مستطاب پیشوائے مرسلاں کا اب — بیان عظمت اشفاق و حسن خلق آتا ہے

کہا ہے زید کے بیٹے نے ایسا	کہ فرماتا تھا مجھ سے باپ میرا	کہ کچھ اشخاص میری پاس آئی	کہ دے ہم کو خبر حال نبی سے
کبھی میں یہ بات اس قوم کے سنکے	بھلا تم کو سناؤں کونسی بات	کہ میں ہمسایہ خیر البشر میں	رہا کرتا تھا یعنے اپنے گھر میں
ہوا کرتا نزول وحی جس دم	تو تو اسنے مجھے سردار عالم	لکھا کرتا تھا میں آیات قرآں	رسول اللہ فرماتے جو تھے وہاں
کہوں کیا حسن خلق مصطفائی	کہ تھا کیا حوصلہ کیسی سمائی	اگر ہم لوگ کرتے ذکر دنیا	تو کرتے آپ بھی ویسا ہی چرچا
اگر ہم ذکر کرتے آخرت کی	تو وہ بھی آخرت کا ذکر کرتے	اگر کھانے کا کرتے تھے بیاں ہم	یہی مذکور کرتے وہ بھی باہم
اسی صورت غرض ہر حال کرتا	ہماری ساتھ تھی معروف اوقات	نہایت لطف عین مرحمت سے	ہماری ساتھ تھے مشغول رہتے

۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلٰى اَشَرِّ الْقَوْمِ يَتَاَلَّفُهُمْ بِذٰلِكَ فَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ وَحَدِيْثِهٖ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنِّيْ خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا خَيْرٌ اَوْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا خَيْرٌ اَمْ عُمَرُ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا خَيْرٌ اَمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَدَقَنِيْ فَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ

بیاں کرتا ہے ایسا عمرو بن عاص	کہ تھا آپکا انداز اخلاص	شریر قوم تھی جو لوگ مشہور	غرض تالیف تھی انکی بھی منظور
وہ سب سے تھا با شیریں زبانی	کیا کرتے تھے بیا نہایت مہربانی	کہ مجھ کو یہ گماں رہتا تھا اکثر	کہ ہوں میں قوم کے لوگوں سے بہتر
یہاں تک کہ گماں نے مجھ کو گھیرا	کہ میں نے ایک دن حضرت سے پوچھا	بتا دو اب مجھے یعنے بہ تحقیق	کہ میں بہتر ہوں یا بوبکر صدیق
کہا مجھ سے جناب شاہ دیں نے	کہ ہاں بوبکر ہی بہتر ہے تجھ سے	کہا پھر میں نے یہ خیر البشر سے	کہ میں بہتر ہوں درجہ میں عمر سے
کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا	کہ ہے تجھ سے بڑا درجہ عمر کا	کہا بار سوم پھر آپ سے میں نے	کہ میں بہتر ہوں یا عثمان مجھ سے
کہا حضرت نے ہے عثمان بہتر	تری نسبت ہے اور سائل سراسر	عمرو بن عاص کہتا ہے کہ جس دم	یہ مجھ کو کہہ چکے سردار عالم
یقیں آیا مجھے بالصدق ایسا	ہوا یہ قول سچ اپنے پشیماں	کہ جیسے کس لئے پوچھی تھی یہ بات	نہ ان سے پوچھتا اے کاش ایسا

۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

وما قال لشيء صنعته لم صنعته ولا لشيء تركته لم تركته وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
من أحسن الناس خلقا ولا مسست خزا قط ولا حريرا ولا شيئا كان ألين من كف رسول الله
صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكا قط ولا عطرا كان أطيب من عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم

انس کہتا ہے میں تو دس برس تک	رہا ہوں خدمت حضرت میں بیشک	کبھوں میں خلق کیا حضرت نبی کا	مجھے اف تک نہیں فرمایا اصلا
وہاں جس چیز کو میں نے بنایا	نہ فرمایا کہ تو نے یہ کیا کیا	جو مجھ سے ترک ہوتا تھا کوئی کام	نہ لیتے آپ بھی اس کام کا نام
کہوں کیا حسن خلق سرور دیں	سزاوار حمد ہے شایان تحسیں!	وہ حسن خلق میں کیا ہی حسین تھے	کہ فخر اولین و آخریں تھے
ملائم جو ہتھیلی تھی نبی کی	خز و دیبا میں وہ نرمی نہ پائی	کف دست جناب مصطفے کو	کہو نسبت بھلا کس چیز سے
پسینے کا یہ تھا حضرت کے عالم	کہ بوئے عطر تھی اس سے بہت کم	نہ بوئے مشک و عنبر کہتی تھی نسبت	نہ بوئے گلستاں کہتی تھی نسبت

ح عن أنس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان عنده رجل به أثر صفرة قال وكان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكاد يواجه أحدا بشيء يكرهه فلما قام قال للقوم لو قلتم له يدع هذه ال

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا	کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا	ہوا جس دم ملبس نعم والا	تو حضرت نے یہ اسکا حال دیکھا
کہ وہ آیا جو کپڑا پہن کر	اثر زردی کا ہے کچھ اسکے اوپر	تقاضا تھا یہ خلق احمدی کا	کہ جو معیوب کوئی شخص ہو
نہ کہتے اسکے آگے عیب کی بات	نہ کرتے اسکو شرمندہ اس وقت	غرض جب اٹھ گیا وہ شخص والا	کیا ارشاد حضرت نے زباں
اے لوگو اگر تم میں سے کوئی	بیاں کرتا ہے یہ احوال نکوئی	تو یہ جو اب یہاں سے اٹھ گیا مرد	پہنتا پھر نہ شاید جامہ زرد

ح عن عائشة أنها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا
صخابا في الأسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح ؛

جناب عائشہ شایاں توصیف	بیاں کرتی ہیں حضرت کی تعریف	کہ وہ معروف رحمت گستری تھے	کلام فحش سے صافی بری تھے
کبھوں کیا میں تکلف سے بھی زنہار	وہ بدگوئی کی کرتے تھے نہ گفتار	اگر بازار میں تشریف لاتے	بلند آواز وہاں کب تھے اٹھاتے
بدگوئی جو انکے ساتھ کرتا	نہ دیتے تھے بدی کے ساتھ بدلا	وہ کیا ہی عفو و بخشش میں علم تھے	سراپا رحمت و عین کرم تھے

ح عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده شيئا قط إلا
أن يجاهد في سبيل الله ولا ضرب خادما ولا امرأة

کلام عائشہ یہ دوسرا ہے	مناقب صاحب معراج کا ہے	کہ تھی نام خدا کیا آپ کی خو	نہ مارا اپنے ہاتھوں سے کسی کو
اگر مارا تو مارا امر رب سے	بہ ہنگام غزا میں غضب سے	کسی خادم کو خدمت سے نہ مارا	کسی عورت کو عبرت پڑ نہ مارا

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلَمَةٍ ظَلَمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِي ذٰلِكَ غَضَبًا وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا

روایت عائشہ کی تیسری ہے | بیان حسن خلق احمدی ہے | وہ کہتی ہیں نہ دیکھا میں نے اصلا | کہ لیتے ہوں کسی کا آپ بدلا
کوئی کیسا ہی ظلم و جور کرتا | عوض لیتے نہ حضرت اس جفا کا | مگر جس دم کوئی فجار بدخو | روا رکھتا حرام و ناروا کو
تو ہوتی آپ پر شدت غضب کی | کیا کرتے تبعیت امر رب کی | اگر حضرت بحکم رب غفار | کیے جاتے تو دو چیزوں میں مختار
تو یہ تھی آپ کی فرخندہ عادت | پسند اس چیز کو کرتے تھے حضرت | کہ جو دونوں میں آساں تر ہو | گناہ و جرم سے خالی مگر ہو

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

بہ نزدیک جناب سرور دیں | جناب عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں | کہ دروازہ پر کوئی شخص آکے | طلب گار اجازت تھا نبی سے
کہا حضرت نے یہ کیا مرد بد ہے | بدی کے بیچ یعنی مستند ہے | پھر اس کے بعد فرمائی اجازت | ہوا وہ مرد داخل پیش حضرت
مخاطب ہو کے اس سے شاہ ابرار | لگے کرنے بحسن خلق گفتار | وہاں سے جب گیا وہ مرد اٹھ کے | کہا حضرت سے حضرت عائشہ نے
کہ تھا یہ مرد جب تک یاں نہ آیا | غرض تم نے کہا جو کچھ کہا تھا | جو یہ آیا تو حضرت پیش آئے | ملائم گفتگو خلق حسن سے
کہا حضرت نے ہاں ای عائشہ سو | بخوبی یاد رکھنا چاہیے اسکو | کہ دنیا میں وہ شخص بدتریں ہے | ملائم گفتگو جس میں نہیں ہے
سبھی لوگوں سے بد وہ شخص تر ہے | کہ جسکو چھوڑ دیں بدخو سمجھ کر | کلام فحش ہو جس کی زباں پر | کریں پرہیز اس سے لوگ اکثر

ح عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ سَأَلْتُ أَبِي عَنْ سِيرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُلَسَائِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا صَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُشَاحٍ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِي وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ وَلَا يُخَيِّبُ فِيهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ الْمِرَاءِ وَالْإِكْبَارِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يَعِيبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلٰى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا لَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَنْصَتُوا لَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ أَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا

يتعجبون منه ويصبر للغريب على الجفوة في منطقه ومسألته حتى إن كان أصحابه ليستجلبونهم ويقول إذا رأيتم طالب حاجة يطلبها فأرفدوه ولا يقبل الثناء إلا من مكافئ ولا يقطع على أحد حديثه حتى يجوز فيقطعه بنهي أو قيام

روایت کی شہید کربلا نے — حسین ابن علی مرتضٰے نے
کہ میں نے سیرت خیر البشر کی — کیا تھا یہ سوال اپنے پدر سے
کہ بیٹے جو کوئی مجلس میں آتا — نبی کا حال اُسکے ساتھ کیا تھا
کہا مجھ سے علی میرے پدر نے — نہ تھی محفل خیر البشر نے
کہ تھی با زمرۂ احباب حضرت — کشادہ رو ملائم خو نہایت
درشت و زشت خو حضرت نہیں تھے — بحسن خلق ختم المرسلیں سے
نکرتے تھے بلند آواز حضرت — رہا کرتے تھے با صبر و سکونت
نہ تھی جس چیز کی جانب کو رغبت — کیا کرتے تھے اُس سے آپ غفلت
طبیعت تھی سخاوت پر یہ نوس — کہ ہوتا تھا نہ اُنسے کوئی مایوس
وہاں جس چیز کا آتا تھا سائل — نہ ہوتی نا اُمیدی اُسکو حاصل
ریا و کبر و لا یعنی سخن سے — مبرا ہی رہی ایسے چلن سے
نکرتے تھے مذمت عیب گوئی — نہ کی ہرگز کسی کی عیب جوئی
سخن جو کچھ زباں سے تہا نکلتا — باُمید ثواب آخرت کا
کلام پاک فرماتے تھے جس دم — تو ہوتا ہمنشینوں کا یہ عالم
کہ گویا جانور ہیں اُنکے سر پہ — ہلاتے ہی نہیں جو مطلقًا سر
یہ اُنکا حال تھا وقت سماعت — کہ ہو جاتے غریق بحر حیرت
مگر خاموش ہوتے آپ جس دم — تو باتیں سب کیا کرتے تھے باہم
ولیکن زمرۂ اصحاب زنہار — نکرتے تھے سامنے حضرت کے تکرار
کوئی جو آپ سے کچھ عرض کرتا — تو اُس ہنگام کا دستور یہ تھا
کہ جب تک وہ بیاں کرتا تھا احوال — تو رہتے سُننے والے ساکت و لال
غرض خورد و کلاں کا تھا جو مذکور — بعین لطف وہاں ہوتا تھا منظور
رسول اللہ ہنستے تھے بفرحت — ہنسا کرتے تھے جب اصحاب حضرت
اگر کوئی عجائب حال ہوتا — تعجب جانتے اصحاب جس کا
تو حضرت بھی تعجب جانتے تھے — عجائب چیز وہ پہچانتے تھے
اگر آتا وہاں ایک مسافر — کہ کرتا وہ کلام زشت ظاہر
غریب اہل حاجت کے مجایا — بگفتار درشتی پیش آتا
تو اُس جا صبر فرماتے تھے حضرت — کہ ہیں معذور یعنی اہل حاجت
مگر اصحاب حضرت اُس مکاں سے — مسافر کے تئیں باہر کو لاتے
بحسن خلق عادت آپ کی تھی — کیا کرتے نبی ارشاد یہ بھی
کہ تم گر دیکھ پاؤ اہل حاجت — کرو حاجت روائی پر اعانت
اگر ہوتا کوئی مرد مسلماں — رسول اللہ کا اُس جا ثنا خواں
تو وہ حمد مسلماں پیش حضرت — ہوا کرتی بہر صورت اجابت
جو کوئی شخص اُن سے بات کرتا — کلام اُس کا نہ کرتے قطع اصلا
اگر وہ بات ہوتی دور حق سے — تو ایسی بات کو وہ کاٹ دیتے
بہ نہی و امر منکر قطع کرتے — دیا حکم قیام امر حق سے

۴۰ عن جابر بن عبد اللہ یقول ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط فقال لا

ہوئی تقریر جابر کو زباں کی — کہ جو سائل نے اُنسے چیز مانگی
لب والا پہ حرف لا نہ آیا — دیا اُس چیز کو با دلِ زیبا

https://archive.org/details/@awais_sultan

١١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

ہوا مروی بقول ابن عباسؓ / کہ تھے ختم رسالت اجود الناس
ہمیشہ تھی بانذال سخاوت / مگر ماہ مبارک میں بکثرت
اسی ایام میں جبریل آتے / کلام اللہ کو حضرت سناتے
تو ان روزوں عطا و جود و سخاوت / رسول اللہ کرتے بے نہایت
یہ تھی بہترین مردمان سے / بجود و فضل فیاض جہاں تھے
وہ ماہ صوم میں آغاز و انجام / کیا کرتے نہایت خیر و انعام
غرض جس وقت باخیر و کرامات / نبی جبریل سے کرتے ملاقات
بشکل آمد باد بہاری / فیوض احمدی ہوتی تھی جاری

١٢ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

انس کہتا ہے احوال توکل / کہ تھا یہ آپ کا حال توکل
رسول اللہ کوئی چیز اصلا
خیال جمع تھا نہ فکر انبار / رہا دینے دلانے سے سروکار
نہ رکھتے تھے برائے روز فردا

١٣ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ اَنْ يُّعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَاِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ...

کہا حضرت عمرؓ نے حال ایسا / کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا
کیا سائل سے حضرت نے یہ ظاہر / نہیں اس وقت کوئی چیز حاضر
روا اس وقت تو کر لے غرض کو / کروں گا میں ادا تیری قرض کو
اٹھاتے آپ کیوں رنج باری / نہیں جس چیز پر قدرت تمہاری
سنا جب آپ نے کہنا عمرؓ کا / تو ایسی بات کو مکروہ جانا
دیئے جائیے جاؤ سخاوت / نہ چھوڑو اپنی بخشش کی عادت
رسول اللہ یہ سنکر مسکرائے / کیا آثار خوشی چہرہ پہ لائے
کیا یوں عرض بجز عطا سے / کہ کچھ دلوائی میں منا سے
ولیکن ہے تجھے جو کچھ تمنا / غرض اس چیز کو تو مول لا آ
عمر نے تب کیا حضرت سے معروض / کہ تم کس واسطے ہوتے ہو مقروض
نہیں تکلیف دیتا رب عزت / کہ تم ایسی کرو جود و سخاوت
وہاں حاضر تھا کوئی شخص انصار / لگا کہنے کہ اے سلطان ابرار
نہ کیجے خوف خطرہ مفلسی کا / کہ رب عرش ہے مالک سبھی کا
کہا اس مرد انصاری سے ایسا / کہ میں مامور ہوں اسی عمل کا

١٤ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

ہوا ہی عائشہ سے قول منقول	کہ ہدیہ آپ کر لیتے تھے مقبول	مگر یہ حال بھی تو آپ کا تھا	کہ اُس ہدیہ کا وہ دیتے تھے بدلا

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے شرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

١- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ ۔

حیا و شرم سن کر افتخار آفرینش کی	حیا مندان عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہے

بیاں ہے بو سعید متقی کا	کہ اندازہ تھا سا شرم نبی کا	کہ جیسی دختر ناکتخدا ہو	بعین شرمگینی با حیا ہو
زیادہ اُس سے بھی خیر الوریٰ تھی	کمال شرم سے عین حیا تھی	اگر ناخوش کوئی شئی جانتے تھی	تو ہم اس طرح سے پہچانتے تھے
کہ ہو جاتا روئے مصطفےٰ پر	تغیری کا اثر ظاہر سراسر	اگر شرم و حیا کے اقتضا سے	وہ حرف ناخوشی لب تک نہ لاتے

٢- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ إِلَى فَرْجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات	کہ تھی حضرت نبی کس شرم کے سات	یہ بس عین حیا کا تھا تقاضا	کہ میں نے بھی ستر اُن کا نہ دیکھا

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِجَامَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے پچھنے لگانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

١- عَنْ أَنَسٍ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ

ہوا معلوم ہے مسنون لینا خون فاسد کا	کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سے بچاتا ہے

انس سے کسی سائل نے پوچھا	کہ ہاں کسب حجامت ہے یہ کیسا	انس بولا باظہار حقیقت	کہ سن او سائل حال حجامت
جناب سرور دنیا و دیں کی	ابو طیبہ نے تھی پچھنی لگائی	اُسی حضرت نے از راہ عنایت	دیا دو صاع بھر غلہ باجرت
سفارش اور کی مالک سے اُسکے	کہ تو لیتا ہے جو محصول اس سے	تو اُس محصول سے اب کم لیا کر	یہ اُس مملوک پر احسان کیا کر
پھر اُسکے بعد فرمانے لگے یوں	کہ بڑی اچھی دوا لیتے رہو خوں	حجامت کر کے خوں لینا بجا ہے	کہ تمہارے واسطے اچھی دوا ہے

٢- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ ۔

https://archive.org/details/@awais_sultan

ہوا منقول حیدر کی زباں سے کہ تھی حضرت نے جب کھینچی لگائی تو مجھ کو حکم فرمایا اس ہنگام کہ دے حجام کو اب حق حجام
سنی جب بات یہ حضرت نبی کی تو میں نے اجرت حجام دیدی

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ

یہ عباس ابن عم حضرت بیاں کرتے ہیں یوں حال حجامت کہ تھی جب آپ نے کھینچی لگائی لیا تھا خون فاسد دو جگہ سے
رگ گردن کا حضرت نے لیا خون میان شانہ سے بھی لیا خون ہوئی جب خون لینے سے فراغت عطا حجام کو کی اس کی اجرت
اگر ہوتا حرام ناروا کام نہ دیتے آپ ہرگز مزد حجام

ح عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ آصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ

کیا ابن عمرؓ نے ذکر اس کا کہ ایک حجام حضرت نے بلایا حجامت کر چکا جس وقت حجام تو حضرت نے یہ فرمایا اس ہنگام
کہ تیرے واسطے از روئے معمول مقرر کس قدر ٹھہرا ہے محصول کہا اس نے کہ مجھ پہ ہے میرا مولا خراج تین صاع ہر روز لیتا
کہا حجام سے حضرت نے ہاں تو دیا کر آج سے دو صاع اس کو پھر اس کے بعد از روئے عنایت عطا کی پاس سے اپنے بھی اجرت،

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ ۔

انس کہتا تھا حضرت کی عادت کہ کرتے دونوں شانوں میں حجامت رگ گردن سے بھی لیتے لہو تھے جناب مصطفےٰ محبوب رب کے،
کیا کرتے شفیع روز محشر حجامت تین تاریخوں کے اندر وہ سترویں ہے یا انیسویں ہے پھر اس کے بعد اکیسویں ہے،

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ ۔

انس یہ بعد کہتا ہے حقیقت کہ تھے در حالت احرام حضرت مرض کچھ عارضہ لاحق ہوا تھا کہ پشت پا سے اپنے خوں لیا تھا
ملل ہے اس جگہ کا نام مشہور وہاں کا میں سناتا ہوں پتہ کو کہ اس منزل میں جب پہنچے تو حضرت ہوئے تھے آپ مصروف حجامت

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بیان اسمائے مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

يَحْشُرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ ۔

درود رحمت و صلوات پڑھنا اب مناسب ہے | | کہ اسمائے مبارک کا شمار و وصف آگیا ہے

جبیر ابن مطعم نے کہا ہے | زبان پاک سے جو کچھ سنا ہے | کہ کہتے تھے قسیم حوض کوثر | کہ میری واسطے ہیں نام اکثر
محمد نام میرا اور احمد | کہ ہیں میری کئی اوصاف بیحد | ہوا موسوم میں باسم ماحی | کہ یعنی کفر کی تھی جو سیاہی
تو وہ ظلمت سبھی میری بہ آمد | مٹائی حق تعالے نے جہاں سے | مرا جو نام ہے حاشر مقرر | اٹھیں گے لوگ سب میرے قدم پر
یہ میرا نام عاقب اسلئے ہے | کہ اب دور رسالت ہوچکا ہے | مرے پیچھے نبی کوئی نہیں ہے | یہ منصب ہاں ہوا میرے تئیں پر

ح عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَاَنَا الْمُقَفّٰى وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ ۔

حذیفہ بن یمان کہتا ہے یہ بات | کہ حضرت سے ہوئی میری ملاقات | بہنگامے کہ در راہ مدینہ | چلے جاتے تھے وہ شاہ مدینہ
کہا یہ آپنے مجھ سے اس ہنگام | محمد اور احمد ہے مرا نام | نبی رحمت کونین ہوں میں | نبی توبہ ثقلین ہوں میں
کہ ہے توبہ مری امت کی مقبول | بدرگاہ خدائی پاک موصول | مقفی اس لیئے ہے نام میرا | کہ مجھ سے بعد پیغمبر نہ ہوگا
نبی حاشر روز جزا ہوں | سبھوں کا حشر کے دن پیشوا ہوں | نبی ملحمہ توصیف آلی | کہ کفاروں سے کرتا ہوں لڑائی
بوقت جنگ با اہل شقاوت | | | اٹھاتا ہوں بہت سختی و شدت

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عَيْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

بیاد عیش خیر المرسلیں اب کافی مسکیں | | ہوس عیش فنا کی اپنی خاطر سے مٹاتا ہی

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات | رہی کیا عسرت اوقات و نات | کہ تھے جو اہلبیت مصطفے ہم | توہم پر یہ رہا تنگی کا عالم
مہینے بھر تلک ہوتا تھا یہ حال | کہ رہتے آگ سے ہم فارغ البال | نہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاتے | کہ جس کے واسطے آتش جلاتے
پہ ہر شدت عسرت مگر تھی | | | چھوہاروں اور پانی پر گذر تھی

ح عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ ۔

ابی طلحہ بیاں کرتا ہے ایسا | کہ ہمنے آپ سے شکوہ کیا تھا | کہ مارے بھوک کے ہے ہم شکم پر | رکھا باندھ کر ایک ایک پتھر
شکم سے ہمنے جامہ بھی اٹھایا | رسول اللہ کو پتھر دکھایا | جناب سید کون و مکاں نے | شفیق و دستگیر بیکساں نے

٣٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ
فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوعُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوا
إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوا
أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
يُفَدِّيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ
بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ تَخَيَّرُوا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ
إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ
بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ فَهُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ
تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقَ
بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ

https://archive.org/details/@awais_sultan

کہا ہی بو ہریرہ نے یہ احوال ۔ کہ ختم المرسلیں فرخندہ افعال
نکل آئے یکایک گھر سے باہر ۔ نہ تھا وہ وقت آنے کا مقرر
کہوں کیا میں کہ اس ہنگام اوقات ۔ کوئی ان سے نہ کرسکتا ملاقات
غرض باہر وہ جب تشریف لائے ۔ تو انکے سامنے بوبکر آئے
کہا بوبکر سے حضرت نے ایسا ۔ کہ اس دم کیوں ہوا آنا تمہارا
کہا اس نے زمیں پر آگیا ہوں ۔ کہ روئے اطہر و اقدس کو دیکھوں
مجھے منظور تھا تسلیم کرنا ۔ فقط اسواسطے حاضر ہوا تھا
پھر اسکے بعد کچھ عرصہ نہ گذرا ۔ کہ وہاں آنا ہوا حضرت عمر کا
عمر سے بھی کہی حضرت نے یہ بات ۔ کہ تم آئے ہو اب کس کام کے سات
عمر بولے مجھے اے فخر عالم ۔ تمہاری پاس لائی بھوک اس دم
غرض یہ گفتگو جب ہو چکی تو ۔ گئے باہم ابی ہیثم کے گھر کو
ابی ہیثم وہ مرد ہنرور تھا ۔ بخوبی صاحب باغ و شجر تھا
وہ گلہ بکریوں کا اسکے یہاں تھا ۔ کہ عین مالداری کا نشاں تھا
اگرچہ وہ غنی تھا مال و زر میں ۔ نہ تھا خادم ولیکن اسکے گھر میں
سخن کوتاہ وہاں آکر جو دیکھا ۔ ابی ہیثم کو اسکے گھر نہ پایا
کہی یہ بات اس کی اہلیہ سے ۔ کہاں خادم ہی تیرا بتا دے
کہا اسنے کہ ایسا ماجرا ہی ۔ کہ وہ پانی کے لینے کو گیا ہے
نہ گذری تھی انہیں کچھ دیر باہر ۔ کہ آیا اہل خانہ مشک لیکر
وہ لایا اس طرح سے مشک پر آب ۔ کہ اسکے بوجھ سے تھا سخت بیتاب
رکھی جب مشک اسنے دوش پر سے ۔ تو یوں کہنے لگا خیر البشر سے
فدا ہوں آپ پر سے میری ماں باپ ۔ زہے قسمت کہ یہاں آئے ہیں آپ
غرض از راہ تعظیم و مدارات ۔ لایا اسنے انکا ہاتھ سے ہات
چلا پھر بعد اسکے ان کو لیکر ۔ بسوئے باغ وہ فرخندہ اختر
وہ نخلستان میں جسوقت آیا ۔ بچھونا واسطے انکے بچھایا
گیا پھر وہ بسوئے نخل خرما ۔ وہاں سے خوشہ تر لیکے آیا
رکھا انکو حضور مصطفےٰ میں ۔ حضور شافع روز جزا میں
کیا ارشاد حضرت نے اس ہنگام ۔ کہ لایا توڑ کر تو پختہ و خام
مناسب تھا تجھے اس طرح لانا ۔ کہ کرلیتا جدا اچھے سے پکا
کہا اس نے کہ محبوب الٰہی ۔ تیری خاطر میں ایسی بات آئی
کہ یہ خرما کے ہیں جو خوشہ تر ۔ کچھ اک پختہ ہوئی ہیں کچھ ہیں نوبر
تمہارے واسطے میں توڑ لایا ۔ کہ جس جس طرح کا مرغوب خرما
تو ان خوشوں سے چن چن آپ کھاویں ۔ مذاق دل سے کیفیت اٹھاویں
غرض کھائی انہوں نے خوشہ تر ۔ پیا وہ آب شیریں اسکا دیکر
پسند آئی جو یہ نعمت نہایت ۔ تو فرمانے لگے اسوقت حضرت
کہ میں کہتا ہوں قسم ہو اس خدا کی ۔ یہ قدرت میں ہے جس کی جان میری
کہ تم نے آج یہ نعمت جو کھائی ۔ مزے سے اس کی کیفیت اٹھائی
سوال اس کا بروز حشر ہوگا ۔ یہاں جو کچھ مزا تم نے اٹھایا
یہ سایہ سرد بیٹھے جسکے نیچے ۔ یہ پانی خوش ہوئے تم جسکو پی کے
یہ شیریں اور پاکیزہ چھوہارے ۔ کہ آئے آج کھانے میں تمہارے
غرض پوچھیں گے تم سے حشر کو یوں ۔ سبھی اس نعمت الوان گوں گوں
ابو ہیثم ہوا وہاں سے روانہ ۔ کہ تا انکے لیے پکوائے کھانا
کہا اسوقت حضرت نے یہ ارشاد ۔ کہ رکھنا چاہیے اس بات کو یاد
نہ ہرگز ذبح اس بکری کو کیجو ۔ ترے گھر میں جو بکری دودھ کی ہو
کیا بس ذبح بزغالہ کو لیکر ۔ نہیں معلوم وہ مادہ تھی یا نر
پکا کر سامنے حضرت کے لایا ۔ انہوں نے اس کی خاطر وہ کھایا
ابو ہیثم سے پھر حضرت نے پوچھا ۔ کہ خادم بھی ترے گھر کوئی ہوگا

https://archive.org/details/@awais_sultan

کہا اس نے نہیں کوئی پرستار
تو اس ہنگام میری پاس آتا
نہ اُنکے ساتھ بردہ تیسرا تھا
ابو ہیثم نے کی یہ عرض ان سے
کہا پھر آپنے اس سے کہ بولی
کہ جس بردہ کا دیکھا میں نے چال
ابو ہیثم پھر اپنے گھر کو آیا
نہیں ممکن بجالاوی اُسے تو
کہ یہاں حق نے نبی ایسا ہے بھیجا
تو اُن دو میں سے ہے یہ ایک کا جا
غرض جس شخص کو اُسکے خدا نے
رسول اللہ کا مقصود ارشاد
کبھی کیا بات بی بی نے میاں سے

کہا حضرت نے اب ہنا خبردار
کہ تجھ میں ایک خادم بخش دونگا
ابو ہیثم یہ چرچا سنکے آیا
کہ جو بہتر ہو اُنمیں سو وہ دیجئے
کہ مجھ سے اب جو تونے مشورہ کی
کہ پڑھتا تھا نماز رب متعال
یہ سارا حال بی بی کو سنایا
یہ بہتر ہے کہ کر آزاد اسکو
خلیفہ بھی کوئی ایسا نہ آیا
سکھاتا ہے اُسے نیکی کے افعال
بچایا اُس شریر نا سزا سے
دلاتا ہے یہاں اس بات کو یاد

کہ تو جسوقت یہ احوال سن لے
پھر اُسکے بعد تھوڑی روز گذرے
کیا حضرت نے یہ ارشاد اسکو
پسند خاطر والا جو آوے
امین موتمن جو مجھ کو سمجھا
ولیکن تجھ سے کرتا ہوں نصیحت
ابو ہیثم سے بولی اُس کی عورت
کیا فی الفور ابو ہیثم نے آزاد
کہ جسکے واسطے وہ صاحب راز
وہ ہوگا دوسرا جو صاحب ناز
رہا محفوظ وہ بندہ جہاں میں
کہ تھی وہ جا ابو ہیثم کی بی بی

کہ آئے میری یہاں قیدی کہیں سے
کہ دو بردہ کسی جانب سے آئے
کہ ان دو میں سے لیجا ایک کو تو
ابو ہیثم اسی کو لیکے جاوے
تو میں کہتا ہوں اُس بردہ کو لیجا
کہ رہنا اسکے مصروف رعایت
کہ جو کچھ آپنے کی ہے نصیحت
وہ بردہ تو کیا حضرت نے ارشاد
برائے مشورت ہووین دو انسان
بتاتا ہے اُسے اطوار ناساز
بُری کاموں سے ہر زندگانی میں
وہ تھی اُس کی مشیر راہ نیکی
کہ بردہ کر دیا آزاد اُس نے

۴۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَإِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْزُو فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونَنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِلْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي

ابی وقاص کا بیٹا ہے جو سعد
خدا میں جسنے اول تیر پھینکا
بحکم شاہ دیں کرتے غزا تھے
وہ یا حبلہ ہمیں کہانے کو ملتا
کہ وقت دفع حاجات ضروری
بانداز یہ کیسا ماجرا ہے

بیاں کرتا ہے یہ احوال روداد
وہ تیر انداز پہلے سب میں تھا
کہ عسرت میں ایسی مبتلا تھے
کہ نہ میوہ درخت خار کا تھا
بعینہ پشک بز یا پشک شتر تھی
بنی قوم اسد کیسی پڑا ہے

کہ میں اسلام میں ایسا بشر تھا
بیاں کرتا ہوں میں اُس وقت کا حال
ہمیں کہانا میسر تھا نہ کچھ دال
یہاں تک بات پتی کی خورش تھی
ہوا کرتا تھا بس فضلہ نجاست
کئے میں نے رہ دیں میں افعال

کیا اول خدا کی راہ میں خون
کہ جب تھوڑی سی اصحاب خوش افعال
مگر کہا آئے ہم برگ درختاں
کہ ہم سب کی یہ حالت ہو گئی تھی
رہی اس طرح کی لاحق صعوبت
گئی برباد کیا میرے وہ افعال

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

ح عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسًا أَبَا الرُّقَادِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ
قَالَ انْطَلِقْ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِيْ أَقْصٰى أَرْضِ الْعَرَبِ وَأَدْنٰى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَمِ
فَأَقْبَلُوْا حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوْا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوْا مَا هٰذِهِ هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَا
حَتّٰى إِذَا بَلَغُوْا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيْرِ فَقَالُوْا هٰهُنَا أُمِرْتُمْ فَنَزَلُوْا فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ
قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنِّيْ لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِيْ وَ
بَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ أُولٰئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ أَمِيْرُ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْأُمَ

شویس و خالد بن عمیر راوی | ہوئی گویا یہ تقریر مساوی | کہ عتبہ وہ جو تھا غزوان کا بیٹا | عمر نے اُس کو نائب کرکے بھیجا
کہی ہنگام رخصت اُس سے یہ بات | کہ جا ہمراہیوں کو لیکے تو سات | کیے سرعت چلے جاؤ وہاں تک | عرب کی حد کشور ہے جہاں تک
عجم کے شہر جب نزدیک پاؤ | وہاں سے بڑھ کے تم آگے نہ جاؤ | غرض عتبہ ہوا وہاں سے روانہ | لیے وہ سات سارا کارخانہ
کیا مربد تلک لوگوں نے آہنگ | نظر آیا نہیں ایک تودہ سنگ | ہم کہنے لگے یہ چیز ہے کیا | کوئی اُن میں سے بولا ہے یہ بصرا
پھر آگے کو چلے واں سے بھی بڑھ کر | ہوئے وارد غرض چھوٹے سے پل پر | وہاں کرنے لگے آپس میں گو | ہوئے تھے ہم اسی منزل کو مامو
اُنہوں نے کی غرض اُس جا اقامت | وہاں کا حال رکھتا ہے طوالت | کیا راوی نے یہاں مختصر سا کلام | کہ تھا اُسکے تئیں اس جا سے کام
کہ عتبہ نے وہاں اگلی حقیقت | بیاں اس طرح کی اپنی حقیقت | کہ تھا کیسا وہ عسرت کا زمانہ | بہت تنگی و قلت کا زمانہ
کہ میں جسوقت ہمراہ نبی تھا | کہوں کیا کس طرح کا حال دیکھا | ہمراہ نبی ہم آدمی سات | بسر اس طرح کرتے تھے اوقات
کوئی کھانا نہ وہاں پر لیے تھا | میسر تھا مگر تو تکا کھاتا | یہاں تک ہم نے کھائے برگ اشجار | کہ باچھیں ہو گئیں تب ریش افگار
وہیں میں نے پائی ایک چادر | کیا تقسیم اُس چادر کو لیکر | رکھی کچھ میں نے کچھ وہ سعد کو دی | شریک اُس میں ہوئے تو ہم دونوں ساجھی
یہ تھا عتبہ کا مقصود حکایت | کہ اُن روزوں میں تھی عسرت نہایت | پھر آیا جو کشائش کا زمانہ | تو دیکھا اس طرح کا کارخانہ
کہ تھے جو اُس جگہ وہ سات اشخاص | تو اُن ساتوں میں اب ایک ایک خاص | امیر شہر ہے صاحب خدم ہے | بسامان امارت محتشم ہے
رہو میں اور جو اشخاص باقی | ہماری بعد دیکھوگے کہ وہ بھی | ریاست میں امیر شہر ہونگے | امارت میں بھی رئیس شہر ہونگے

ح عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَ
لَقَدْ أُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ
وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ إِبْطُ بِلَالٍ

https://archive.org/details/@awais_sultan

انس کہتا ہے حضرت نے کہا ہے	کہ میرا تو کچھ ایسا ماجرا ہے	خدا کی راہ میں جو مجھ میں ذی سختی	اٹھائی ہے اٹھا دیگا نہ کوئی
ملی اس راہ میں جو مجھکو ایذا	نہ پاویگا کوئی یہ رنج اصلا	گئے یوں میری اور پر تیس ان رات	کہ کہا نیکو نہ آیا اس قدر بات
کرے کھانا کوئی جاندار کہا کے	خیال بھوک کو جیسے بھلا دے	بلال اسوقت تھا ہمراہ میرے	یہی تکلیف تھی اس کو بھی گھیرے
اگر تھوڑا سا کہاتا بات آتا	بلال اپنی بغل میں تہا چھپاتا	وہ ایسی چیز ہوتی مختصر تھی	بغل میں اس کی چھپ جاتی بخوبی

۳۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلَى ضَفَفٍ

انس اظہار کرتا ہے حقیقت	کہ تھا یہ آپکا حال معیشت	کہ انکے پاس کھانا رات دن کا	رہا کرتا نہ تھا ہرگز اکٹھا
نہ نان ولحم کو اتنا وہ پاتے	کہ دونوں وقت بھر کر پیٹ کھاتے	ولیکن شافع روز قیامت	یہ صورت دیکھتے وقت ضیافت

۳۸ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَنَا جَلِيْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَاِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ وَدَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا اَرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ

ہوئی منقول یہ گفتار نوفل	کہ تھا جو عبد رحمن یار نوفل	وہ کیسا یار یار ہمنشیں تہا	وہ کیسا ہمنشیں ہم بزم دیں تہا
بیان کرتا ہے قصہ ایکدن کا	کہ اپنے گھر ہمیں وہ لیکے آیا	گیا اندر ہمیں باہر بٹھا کے	پھر آیا گھر سے وہ باہر نہا کے
دکہا پھر اس نے کاسہ ایک لاکر	کہ نان ولحم تہا کاسے کے اندر	غرض جب رکھ چکا لاکر یہ کھانا	تو وہ یار نبی پھر خوب رویا
سوال اس سے کیا ہمنے یہ تب تھا	کہ تم کو کس نے رلائی کونسی بات	کہا اس نے کہ ہے اس بات کا غم	کہ دنیا سے گئے سردار عالم
ولیکن آپنے تا وقت رحلت	اٹھائی آہ کیا سختی صعوبت	نہ کھائی نان جو بھی سیر ہو کر	انہوں نے اپنی اہل بیت کے ساتھ
گماں ہے مجکو نہیں مجکو کبھی یہ	کہ دنیا میں جو یہ مہلت ملی تھی	بھلا میرے لئے ہے کونسا کام	بھی ہے کون سا بہتر بھلا کام

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہے بیان سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں۔

۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً

سنین عمر کی تعداد محبوب الٰہی کی			باختلاف روایت اب بیان راوی بتاتا ہے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

کہا عباس کے بیٹے نے یہ حال
گئے فردوس کو جب ان جہاں سے
رہے مکہ میں حضرت سیزدہ سال
غرض تیرہ برس تک انکو اوپر
نزول وحی تھا مکہ کے اندر
ترسٹھ سال کے حضرت نبی تھے

۴۲ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ

جریر راوی احوال حضرت
کہ جب دنیا سے فرمائی تھی رحلت
ترسٹھ سال کا اب میں ہوا ہوں
بیاں کرتا ہے ایسا حال حضرت
ترسٹھ سال کی تھی عمر حضرت
کہ بوسفیاں کے بیٹے سے سنا ہے
ترسٹھ سال کی بوبکر کی بھی
بوقت خطبہ یہ اس نے کہا ہے
ترسٹھ سال کی عمر عمر کی تھی
امید موت یعنی کر رہا ہوں

۴۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے
کہ جس دن آپ دنیا سے سدھگے
ترسٹھ سال کی عمر نبی تھی
کہ جس ہنگام میں رحلت ہوئی تھی

۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ

کہا عباس کے دانا پسر نے
کہ تھے حضرت نبی پینسٹھ برس کے

۴۵ عَنْ دَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً

کہا دغفل نے بھی مذکور ایسا
[illegible]
کہ تھی پینسٹھ برس کی عمر والا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ فَأَشَارَ إِلَى النَّاسِ أَنِ اثْبُتُوْا وَأَبُوْ بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

قیامت ہے نہیں کم انتقال سرور عالم
کہ جس کا یاد کرنا آج تک ہم کو رولاتا ہے

جہاں کا باغ تاراج خزاں ہے
اجڑتا ہے صفیر و گلستاں ہے
جناب سرور عالم کی رحلت
قیامت ہے قیامت کی قیامت

رسول اللہ گر مانع نہ ہوتے
سراپا پیٹ کر ہم جان کھوتے
کہیں کیا بندگی بیچارگی ہے
فقط رونے ہی کی رخصت ملی ہے

محبت آپکے ماتم میں رو لو
مژہ میں اشک کے موتی پرو لو
اگر کچھ الفت خیر الوریٰ ہے
مقام گریہ ہے رونے کی جا ہے

انس نے یہ خبر کیسی سنائی
کہ فوج غم نے کی ہم پر چڑھائی
نظر میں چھا گیا سامان غم کا
مژہ پر آ گیا دامان الم کا

انس کرتا ہے یہ تقریر پرغم
کہ میری تھی نظر حضرت پہ آخر
کہ جس دم در کا پردہ اٹھ گیا تھا
جھکا کر سامنے تکتا ہوا تھا

https://archive.org/details/@awais_sultan

کیوں کیا مصحف تحسر کا حال	بشکل صفحۂ مصحف ہوا حال	عجب اک نور رخ کے پاک تھا	ہدایت کا نمونہ سربسر تھا
رقم کرتا ہے راوی اور یہ بات	کہ اکثر لوگ تھے بوبکر کے ساتھ	سمجھ کر انکو سر خیل صحابہ	ہوا تھا جمع ہر خیل صحابہ
کیا پھر سب کو حضرت نے اشارا	کہ جانو تئیں تم ثابت ہی رہنا	پھر اسکے بعد بھی بوبکر صدیق	امامت انکی کرتے تھے بہ تحقیق
اب آگے کیا کہوں تھا چار ہی قت	کہ جب نزدیک آیا وقت رحلت	مقابل در کے اس پردے کو چھوڑا	کہ جس کو پیشتر اٹھوا دیا تھا
	یہ ہے روز دوشنبہ کی حقیقت	اسی دن آپ نے فرمائی رحلت	

۲ ح عن عائشة قالت كنت مسندة النبي صلى الله عليه وسلم الى صدري او قالت الى حجري فدعا بطست ليبول فيه ثم بال فمات

جناب عائشہ با جان غمگین	بیاں کرتی ہیں یہ حال دین	کہ جب ہنگام رحلت سر پہ آیا	مرے سینہ کا تھا تکیہ لگایا
دیا اسوقت کا یہ ماجرا تھا	کہ میری گود کا تکیہ کیا تھا	منگا کر طشت پھر خیر الورا نے	فراغت بول کی مصطفا نے
	پھر اسکے بعد چھوڑا اس جہاں کو	گئے گلگشت گلزار جناں کو	

۳ ح عن عائشة انها قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه بالماء ثم يقول اللهم اعني على منكرات الموت او قال على سكرات الموت

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات	نہایت حسرت و اندوہ کے ساتھ	کہ دیکھا میں نے فخر انبیا کو	بحال قرب رحلت مصطفا کو
دھرا تھا پاس انکے کاسۂ آب	کہ ہوتے جب وہ بیتاب بیتاب	تو اس پانی سے کر کے ہاتھ کو تر	پھراتے تھے رسول اللہ منہ پر
پھر اسکے بعد کہتے تھے خدایا	غرض یا رب مدد ہے تیری درکار	مدد کر منکرات موت پر تو	شدائد کے تئیں آسان کر تو
دیا حضرت کو فرماتے اس اوقات	بجائے منکرات موت سکرات	بیاں راوی جو دونوں لفظ لایا	سماعت میں اسے شک ہو گیا تھا

۴ ح عن عائشة قالت لا اغبط احدا بهون موت بعد الذي رأيت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم

جناب عائشہ با دیدۂ نم	بیاں کرتی ہیں یہ احوال پر غم	کہ میں نے موت کی شدت جو دیکھا	بظاہر جو نبی کی جان پر تھی
	تو مجھ کو رشک پھر اس پر نہ آیا	کہ جسکا دم بہ آسانی ہو نکلا	

۵ ح عن عائشة رضي الله عنها قالت لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في دفنه فقال ابو بكر سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا ما نسيته قال ما قبض الله نبيا الا في الموضع الذي يحب ان يدفن فيه ادفنوه في موضع فراشه

جناب عائشہ نے آہ پیہم	اٹھا کے دل پہ کیا صدمۂ غم	مصیبت کا عجب احوال دیکھا	بعین درد کیا کیا حال دیکھا

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

وہ کہتی ہیں کہ محبوب الٰہی | ہوئے فردوس کو جس وقت راہی | رہی تکرار یہ خورد و کلاں میں | کہ کیجئے دفن انکو کس مکاں میں
کہا بوبکر نے پیر و جواں سے | سنا ہے میں نے حضرت کی زباں سے | کہ جو کوئی نبی جہاں سے گیا ہے | تو وہیں جائیگا ایسا ماجرا ہے
بوقت انتقال دار محنت | وہ اس مسکن سے رکھتا ہے محبت | کہ جسمیں چاہتا ہے دفن ہونا | قیامت تک بعیش و عیش سونا
غرض یہ ہے جناب نیک فرجام | جہاں کرتے ہیں اس ہنگام آرام | وہیں پر چاہئے مدفن بنانا | وہیں ختم رسالت کو سُلانا

ج عن ابن عباس و عائشۃ رضی اللہ عنہما ان ابا بکر قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما مات

کہا عباس کی بیٹے نے ایسا | کیا ہے عائشہ نے یہ بھی چرچا | کہ جسدن آپنے فرمائی رحلت | تو بوبکر نے باعین الفت
لیا بوسہ جبین مصطفیٰ کا | | | جبین افتخار انبیا کا

ج عن عائشۃ ان ابا بکر رضی اللہ عنہما دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ فوضع فمہ بین عینیہ ووضع یدیہ علی ساعدیہ وقال وانبیاہ واصفیاہ واخلیلاہ

عجب پر درد قول عائشہ ہے | اگر پوچھو تو سچا مرثیہ ہے | کہ جب رحلت ہوئی حضرت کی سنو | تو اسدم آئے تھے بوبکر صدیق
بیان جسم حضرت رکھ دہن کو | رکھے ساعد پہ انکے ہاتھ دونوں | کہا پھر وانبیا و اصفیا | کہا پھر بعد اسکے وا خلیلا
| برائے سید و سردار ثقلین | کئے صدیق نے اسطرح کے بین |

۸ ج عن انس قال لما کان الیوم الذی دخل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ
اضاء منہا کل شیء فلما کان الیوم الذی مات فیہ اظلم منہا کل شیء وما
نفضنا الایدی عن التراب وانا لفی دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انکرنا قلوبنا

کہا راوی انس نے آپ جس روز | مدینہ میں ہوئے تھے رونق افروز | عجائب تھی رہی وہ زینت فزا تھا | مدینہ مطلع نور و ضیا تھا
بیان کیا کیجئے اسدن کی حالت | کہ جسدن آپنے فرمائی رحلت | شب غم کا اندھیرا ہوگیا تھا | مگر بخت مدینہ سو گیا تھا
اداسی تیرگی کا تھا یہ عالم | دلوں پہ چھاگئی تھی ظلمت غم | ابھی ہم تھے بدفن شاہ لولاک | ابھی چھوٹی نہیں تھی ہاتھ سے خاک
| کہ آیسا تغیر آگئی تھی | دلوں پر تیرگی سی چھاگئی تھی |

۹ ج عن عائشۃ قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین

| یہ قول عائشہ ہے کیا جگر سوز | کہ حضرت نے قضا کی پیر کے روز |

۱۰ ج عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین فمکث ذلک الیوم ولیلۃ الثلثاء ویوم الثلثاء ودفن من اللیل قال سفیان وقال غیرہ سمع صوت المساحی من آخر اللیل

https://archive.org/details/@awais_sultan

امام جعفر صادق بیاں نے	روایت کی ہے یوں لکھے اپنے	کہ وہ دن تو مقرر بیر کا تھا	کہ جسدن آپ نے دنیا کو چھوڑا
توقف دفن میں اسدن ہوا تھا	سہ شنبہ کی بھی شب نہ دفن کیا تھا	نہ مرقد میں رکھا گل تک ذکی کو	ولیکن چار شنبہ کی جو شب تھی
تو اس شب میں کہ تھے دفن حضرت	جناب شافع روز قیامت	کہی سفیان نے اور وہب کی ہے	کہ جسدم چار شنبہ کی ڈھلی رات
تو اسدم کان میں آنے لگی تھی	صدا آواز کسی پھاوڑے کی	لحد یعنی وہاں ہوتی تھی تیار	بنائے خوابگاہ شاہ ابرار

ح عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف قال توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم
یوم الاثنین ودفن یوم الثلثاء

ابی سلمہ سے یوں آئی روایت	ہوئی روز دوشنبہ موت حضرت	ولیکن دفن منگل کو ہوئے تھے	اسی دن قبر میں رکھے گئے تھے

ح ۱۲ عن سالم بن عبید وکانت له صحبة قال اغمی علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی مرضه فافاق فقال حضرت الصلوة فقالوا نعم فقال مروا بلالا فلیؤذن
ومروا ابا بکر فلیصل للناس او قال بالناس ثم اغمی علیه فافاق فقال مروا بلالا فلیؤذن
ومروا ابا بکر فلیصل بالناس فقالت عائشة ان ابی رجل اسیف اذا قام ذلک
المقام بکی فلا یستطیع فلو امرت غیره قال ثم اغمی علیه فافاق فقال مروا
بلالا فلیؤذن ومروا ابا بکر فلیصل بالناس فانکن صواحب او
صواحبات یوسف قال فامر بلال فاذن وامر ابوبکر فصلی بالناس ثم
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وجد خفة فقال انظروا لی من اتکی علیه
فجاءت بریرة ورجل اخر فاتکا علیهما فلما راه ابوبکر ذهب لینکص فاومأ
الیه ان یثبت مکانه حتی قضی ابوبکر صلاته ثم ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قبض فقال عمر والله لا اسمع احدا یذکر ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قبض الا ضربته بسیفی هذا قال وکان الناس امیین لم یکن
فیهم نبی قبله فامسک الناس فقالوا یا سالم انطلق الی صاحب رسول الله صلی الله
علیه وسلم فادعه فاتیت ابابکر وهو فی المسجد فاتیته ابکی دهشا فلما
رانی قال لی اقبض رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت ان عمر یقول لا اسمع
احدا یذکر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قبض الا ضربته بسیفی

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

هٰذَا فَقَالَ لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجَاءَ هُوَ وَالنَّاسُ قَدْ دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْرِجُوا لِي فَأَفْرَجُوا لَهُ فَجَاءَ حَتّٰى أَكَبَّ عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ إِنَّكَ
مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ أَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ أَيُصَلّٰى عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ
ثُمَّ يَخْرُجُونَ ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ حَتّٰى يَدْخُلَ النَّاسُ قَالُوا
يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ أَيُدْفَنُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا أَيْنَ قَالَ فِي
الْمَكَانِ الَّذِي قَبَضَ اللّٰهُ فِيهِ رُوحَهُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ إِلَّا فِي مَكَانٍ
طَيِّبٍ فَعَلِمُوا أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَغْسِلَهُ بَنُو أَبِيهِ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ
فَقَالُوا انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نُدْخِلُهُمْ مَعَنَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ
مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ لَهُ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلَاثِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ
إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ
فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيلَةً

ہوا منقول سالم کی زبانی	کہ ہے حضرت نبی کا وہ صحابی	کہ آئی جب مرض کی انکے شدت	ہوئے بیہوش کچھ اسوقت حضرت
افاقت جبکہ بیہوشی سے پائی	تو یہ بات آپنے لوگوں سے پوچھی	کہ کیا وقت نماز آیا ہی میرے	کہا لوگوں نے ہاں اے فخر محشر
کہا کہدو بلال اسدم اذاں دے	نماز آکر ابو بکر اب پڑھاوے	کرے بوبکر لوگوں کی امامت	ہے یعنی بجا قید جماعت
پھر اسکے بعد آئی کچھ غشی سی	ہوئی پھر انکو لاحق بیہوشی سی	ہوئے جب آپ اس حالت سے یکبار	کیا ارشاد وہ باہی بتکرار
سنا جب عائشہ نے حکم انکا	کہا بس نرم دل ہے باپ میرا	وہ ہوگا جب کھڑا بہر امامت	نہ دیکھیگا وہاں پر تمکو حضرت
نہ ہوگا اسکے دل پر یہ گوارا	نہایت دردسے رونے لگیگا	اگر یہ حکم کرتے اورکو آپ	تو بہتر تھا کہ ہے محزون ابا
غشی کی سی پھر اسکے بعد حالت	ہوئی لاحق بحال آنحضرت	ہوئی جو پھر افاقت تیسری بار	تو کی پھر اپنے ویسی ہی گفتار
کوئی یعنی کہو بوبکر آوے	نماز آکر وہ لوگوں کو پڑھاوے	بسوئے عائشہ کر کے اشارا	کیا ارشاد یہ بھی آشکارا
کہ تم جو اب یہ باتیں کر رہی ہو	مثال صاحبات یوسفی ہو	کہ یعنی دل میں ہے کچھ بات محجوب	بظاہر جسکو کہتے ہو نہیں خوب
غرض بھیجا موذن کو جو ارشاد	اذاں دینے کو یا جان ناشاد	سنا صدیق نے جو حکم حضرت	بجا لائے حضرت کی امامت

https://archive.org/details/@awais_sultan

پھر اسکے بعد ایسا ماجرا تھا ۔ مرض میں کچھ ہوئی تخفیف پیدا
تو فرمایا کہ دیکھو اس بشر کو ۔ کہ تکیہ آج میرے واسطے ہو

سنا یہ آپکا جو قول ظاہر ۔ بریدہ وہاں پہونچی فی الفور حاضر
وہیں پھر دوسرا بھی شخص آیا ۔ کہ تکیہ آپ نے آنپر لگایا

ہوئے اس طور سے باہر برآمد ۔ جناب شاہ دیں حضرت محمد
ہوئے صدیق جب آگاہ اس سے ۔ ارادہ یہ کیا پیچھے کو پھر لے

کیا بس آپنے انکو اشارا ۔ کہ تم ثابت رہو پیچھے نہ ہٹنا
غرض صدیق غمگیں نے بنا کام ۔ نماز اپنی کو پہنچایا باتمام

پھر اس کے بعد یہ کہتا ہے راوی ۔ ہوئی رحلت جناب مصطفی کی
کہوں کیا ماجرا حضرت عمر کا ۔ کہ تھے وہ آپ پر کس درجہ شیدا

یہ انکو جوشش الفت تھی آئی ۔ کہ سوگند خدا کے پاک کھائی
کہ گر کوئی کہیگا یہ زباں سے ۔ کہ کی رحلت نبی نے اس جہاں سے

تو میں کھینچے ہوئے ہوں آج تلوار ۔ کرونگا مار کر اسکو نگوں سار
جو تھے موجود اشخاص و رجال ۔ تحیر ہو گیا انکو سراپا

کہ حضرت کے سوا کوئی پیمبر ۔ نہ دیکھا تھا نہ آیا تھا وہاں پر
تو وہ اس واسطے فوت نبی سے ۔ بہت حیراں تھے ششدر کھڑے تھے

کہا سالم نے پھر لوگوں نے ایسا ۔ کہ تو یار نبی کو جا بلا لا
بیاں کرتا ہے سالم اب حقیقت ۔ کہیں آیا بنزد یار حضرت

تو وہ بوبکر جو یار نبی تھے ۔ وہ اس ہنگام تھے مسجد میں بیٹھے
گیا میں پاس انکے زار گریاں ۔ نہایت مضطرب حیراں پریشاں

مجھے صدیق نے جو وقت دیکھا ۔ کہا حضرت تو جنت کو گئے کیا
کہا میں نے کہ ایسا ماجرا ہے ۔ عمر تلوار کھینچے کہہ رہا ہے

کہ گر کوئی کریگا یہ حکایت ۔ کہ دنیا سے ہوئی حضرت کی رحلت
تو میں فی الفور قتل اسکو کرونگا ۔ اماں دم لینے کی ہرگز نہ دونگا

اٹھے صدیق سنکر حال ناگاہ ۔ کہا سالم سے چل تو میرے ہمراہ
وہاں آئے تو یہ احوال دیکھا ۔ ہجوم و ازدحام مرداں تھا

کہا صدیق نے سنتے ہو لوگو ۔ ذرا آنیکا مجھکو راستا دو
ملا رستہ تو وہ یار پیمبر ۔ گیا نزد شفیع روز محشر

بعین بیقراری گر پڑا وہاں ۔ پریشاں حال حیراں چشم گریاں
چھوا پھر تن جناب شاہ دیں کا ۔ لیا بوسہ جبین نازنین کا

سنبھلکر پھر پئے تسکین امت ۔ ثنائی پڑھ کے یہ مصحف کی آیت

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ

کہا لوگوں نے تب اے یار حضرت ۔ ہوئی کیا آپ کی تحقیق رحلت
کہا صدیق نے لوگوں سے سن لو ۔ سدھارے آپ فردوس بریں کو

یہ سنکر تب سب لوگوں نے جانا ۔ کہ جنت کو گئے حضرت شہ ہدا
یقیں اس بات کا جب انکو آیا ۔ تو یہ صدیق سے احوال پوچھا

کہ کیا ہم سب نماز میت اس دم ۔ پڑھیں با قلب محزوں چشم پرنم
کہا صدیق نے لوگوں سے پڑھ لو ۔ نماز میت ختم رسل کو

کہا لوگوں سے کیفیت بتا دو ۔ پڑھیں کس طرح سے اسکا پتا دو
کیا صدیق نے ان سبکو ارشاد ۔ کہ یہ انداز پڑھنے کا رکھو یاد

کہ تم سب میں سے اک اک قوم آوے ۔ نماز اس طرح سے وہ پڑھ کے جاوے
شروع ابتدا تکبیر سے ہو ۔ پڑھیں پھر وہ درود باصفا کو

دعا سے جب کہ چاہے وہ مغفرت ۔ تو باہر کو نکل آوے وہ میت
غرض پھر دوسرے جو لوگ آئیں ۔ اسی صورت سے وہ بھی پڑھ کے جاویں

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

کہا بوبکر نے خیرالوریٰ کو	کریں گے دفن دیں کے پیشوا کو
کہا لوگوں نے اب یہ بھی بتادو	کریں گے کس مکاں میں دفن انکو
کہا صدیق نے وہ جو مکاں ہے	کہ جائے فوت ختم مرسلاں ہے
خدا نے روح اطہر کو بدن سے	نکالا ہے جہاں پاکیزہ تن سے
بخوبی ہے وہ جا طیب و پاک	وہیں ہوگا مزار شاہ لولاک
غرض بوبکر کا یہ جو بیاں تھا	بصدق دل یقیں لوگوں کو آیا
ہوئی موقوف جب تکرار گفتار	ہوئے مشغول غسل شاہ ابرار
غرض مصروف غسل مصطفےٰ تھے	چچا حضرت کے اور بیٹے چچا کے
لکھا ہے شارح غسل نبی نے	دیا تھا غسل عباس و علی نے
ہوا تھا فضل نہلانے میں شامل	قثم بھی تھا بکار غسل داخل
کہ یہ دونوں ہیں فرزندان عباس	قرابت میں قریب اشرف الناس
اسامہ اور صالح بھی وہاں پر	معاون تھے بغسل ذات اطہر
یہاں اجمال تھا راوی کو منظور	کہ اب کرنے لگا کچھ اور مذکور
کہ تھے وہ جو مہاجر لوگ حیراں	ہوئے آپس میں گرم مشورت تھے
کہا صدیق سے بہتر ہے یہ بات	چلو انصار کے یہاں تم اسی اوقات
کہ تا انصار کو ہم مشورت میں	کریں اپنا شریک اس مصلحت میں
کہ ہو قائم مگر امر خلافت	سبھی اشخاص آویں زیر بیعت
غرض انصار سے جب مشورت کی	تو ان لوگوں نے ایسی مصلحت دی
کہ ہم میں سے ہمارا ہو خلیفہ	مگر تم میں تمہارا ہو خلیفہ
جواب انکو دیا حضرت عمر نے	نبی کے یار مخلص باخبر نے
کہ ہے کس کے لئے یہ بات حاصل	کہ ہو ان تین خصلت میں فاضل
خدا نے اس طرح کس کو کہا ہے	کہ ہمراہ نبی وہ دوسرا ہے
گئے تھے غار میں حضرت جب لئے ساتھ	بجز بوبکر تھا کب دوسرا ساتھ
فضیلت دوسری یہ برملا ہے	کہ اسکو لاتحزن کہا ہے
کہا تھا غار میں یہ یار ہمدم	نہ کر اس وقت میں زنہار تو غم
فضیلت تیسری ہے یہ ہویدا	کہا بوبکر سے حضرت نے سچا
کہ یعنی غم نہ کھا ہرگز اس اوقات	کہ بس اللہ ہم دونوں کے ہے ساتھ
ہوئی جب اسکی ثابت یہ فضیلت	تو ہے صدیق شایان خلافت
عمر نے پھر تو ہاتھ اپنا بڑھایا	کف صدیق پر بیعت کو لایا
ہوئی صدیق سے تقدیم بیعت	پھر اسکے بعد تھی تعمیم بیعت
کہ جو اشخاص تھے حاضر وہاں پر	سبھی داخل ہوئے بیعت کے اندر
کہ کی صدیق سے ان سب کی بیعت	باخلاص دل و حسن عقیدت

(۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَا كَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى اَبِيْكِ بَعْدَ يَوْمِكِ اِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ اَحَدًا اَلْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

انس کہتا ہے یہ با دیدۂ نم	کہ یعنی شدت و سختی کا عالم
رسول اللہ پر دردا دریغا	بیاں کیا کیجئے گزرا سو گزرا
جناب فاطمہ بنت شہ دین	نہایت مضطرب محزون و غمگین
یہ کہتی تھیں کہ کیا ہی کرب و محنت	ہوئی لاحق بجان پاک حضرت
یہ سنکر ان سے بولے شاہ معراج	کہ ہے سختی جو تیرے باپ کو آج
پھر اسکے بعد یہ شدت نہ ہوگی	یہ کرب و سختی و محنت نہ ہوگی
وہ ہے لاحق ترے بابا نبی کو	نہیں جس چیز سے چارا کسی کو
قیامت تک کوئی بندہ نہیں ہے	کہ جس پر موت کا صدمہ نہیں ہے

https://archive.org/details/@awais_sultan

ح عن ابن عباس یحدث انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کان له فرطان من امتی ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن کان له فرط من امتک قال ومن کان له فرط یا موفقة فقالت فمن لم یکن له فرط من امتک قال فانا فرط لامتی لن یصابوا بمثلی

کہا فرزند نے عباس کے حال ۔ کہ حضرت سے سنا ہے یہ احوال ۔ زبان اطہر و اقدس نبی کی ۔ ہاں گفتار یعنی در فشاں تھی
کہ امت میں ہو میری جس کسی کا ۔ مریں دو بچے آگے باپ ماں کے ۔ خدا مادر پدر کو اسکے جنت ۔ کریگا انکے باعث سے عنایت
کہا تب عائشہ نے بھی یہ کہہ کر ۔ کہ جسکا ایک ہی بچہ موا ہو ۔ فرط وہ ایک بھی ہوئیگا کیوں جی ۔ کہا حضرت نے اور توفیق والی
وہ بچہ ایک جسکا مر گیا ہے ۔ غرض ماں باپ کا وہ پیشوا ہے ۔ جناب عائشہ نے پھر یہ پوچھا ۔ کہ ہو جو امتی ایسا تمہارا
کہ جس نے ایک بھی فرزند کا غم ۔ نہ دیکھا ہو بھلا اے سردار عالم ۔ تو اسکا حال کیا ہو گا وہاں پر ۔ وسیلہ کونسا ہے روز محشر
کہا حضرت نے میں ہوں اسکا فرط ہاں ۔ دل امت میری غم سے ہوا خوں ۔ اٹھائی میری فرقت کی مصیبت ۔ کہاں ہے دوسری ایسی مصیبت

جہاں میں شور محشر کا بپا ہے ۔ **غزل** ۔ قیامت رحلت خیر البشر ہے

ملک جن و بشر ہیں آہ و نالاں ۔ زمین و آسماں بھی نوحہ گر ہے ۔ رسول اللہ کا نظروں سے چھپنا ۔ اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہے
وفات سید کون و مکاں سے ۔ سر شوریدہ عین درد سر ہے ۔ اندھیرا کیوں نہ ہو سارے جہاں میں ۔ چھپا پردہ میں وہ رشک قمر ہے
نہیں گر سامنے وہ رشک گلشن ۔ رگ گل چشم تر میں نشتر ہے ۔ کسی کے روئے اطہر کا تصور ۔ ہمیں تو رات دن آٹھوں پہر ہے
کہاں تک صدمہ فرقت اٹھایا ۔ کدھر او جذبہ آہ سحر ہے ۔ تڑپتا ہے تپ فرقت میں کامل ۔ کوئی وہاں تک نہیں کرتا خبر ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيْرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میراث نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح عن عمرو بن الحارث اخی جویریة له صحبة قال ما ترک رسول الله صلی الله علیه وسلم الا سلاحه وبغلته وارضا جعلها صدقة

رسول اللہ کی میراث ۔ عین ترک دنیا ہے ۔ مجنوں کو یہ حجاب ۔ دنیا سے چھڑاتا ہے
بیاں کرتا ہے عمرو لیا ہوا تھا ۔ کہ حضرت نے نہ کچھ ایسا چھوڑا ۔ مگر وہ تھے جو انکے پاس ہتھیار ۔ زرہ ہوتے تھے بوقت جنگ درکار
دیا بغلہ کہ ہنگام سواری ۔ کہ جاتا تھا بعین راہواری ۔ دیا کچھ وہ جو مزروعہ زمیں تھی ۔ کہ وہ صدقہ بحکم شاہ دیں تھی

ح عن ابی هریرة قال جاءت فاطمة الی ابی بکر رضی الله عنهما فقالت من یرثک فقال اهلی وولدی فقالت ما لی لا ارث ابی فقال ابو بکر سمعت رسول الله

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نورث ولکنی اعول من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعولہ وانفق علی من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفق علیہ

بیان بو ہریرہ سے ہے بتحقیق	کہ آئیں فاطمہ نزدیک صدیق	کہا اُس نائب خیر الورٰی سے	جناب فاطمہ خیر النسا نے
کہ ہو دنیا سے جب جانا تمہارا	بھلا ترکہ کا وارث کون ہوگا	کہا صدیق نے بنت نبی سے	مرے فرزند و زن وارث ہیں میرے
کہا یہ بات سن کے فاطمہ نے	جناب نور چشم مصطفےٰ نے	کہ اے صدیق ہوا اسکا سبب کیا	کہ لوں ترکہ نہ میں اپنے پدر کا
کہا صدیق نے خیر النسا سے	کہ میں نے یوں سنا ہے مصطفےٰ سے	کہ ہم سے جو رہے باقی کوئی شے	تو ہرگز حق وارث وہ نہیں ہے
وہی یعنی فقط صدقہ و خیرات	نہیں ہے اس میں کچھ تشکیک کی بات	ولیکن میں جو ہوں نائب نبی کا	خبر گیراں ہونگا اُس کسی کا
کہ وہ کرتے تھے جسکی غمگساری	کرونگا اُسکی میں تیمار داری	دیا کرتے تھے جسکو نفقہ و نان	کرونگا میں بھی حاضر اسکا سامان

۳ ح عن ابی البختری ان العباس وعلیا جاءا الی عمر یختصمان یقول کل واحد منہما لصاحبہ انت کذا انت کذا فقال عمر لطلحۃ والزبیر وعبد الرحمٰن بن عوف وسعد نشدتکم باللہ اسمعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مال نبی صدقۃ الا ما اطعمہ انا لا نورث وفی الحدیث قصۃ

بیاں راوی پدر ہے بختری کا	کہ اس قصہ کو ہے مذکور کرتا	کہ یعنی ایک دن عباس و حیدر	ہوئے حاضر عمرؓ کے پاس آکر
ہوا تھا اس لیے وہاں انکا آنا	کہ قصہ تھا بھتیجے سے چچا کا	بہم انمیں کچھ ایسی گفتگو تھی	کہ آئی رنجش خاطر کی بو بھی
جو آئے مرتضیٰ ہمراہ عباس	تو اُس ہنگام میں حضرت عمرؓ پاس	زبیر و طلحہ و سعد عبد رحمان	یہ چاروں جنتی اصحاب تھے وہاں
عمر نے اُنکے ایسی التجا کی	کہ ہے تجھ کو قسم اپنے خدا کی	کہ تمنے یہ سنا ہے مصطفےٰ سے	کہ رہتا ہے جو ترکہ انبیا سے
وہ ترکہ صدقہ راہ خدا ہے	وہ ترکہ وارثوں کو نا روا ہے	مگر اُس مال سے جو کچھ کھلاؤ	مری ازواج کو جائز ہے تمکو
دیا جو کچھ کہ حق عاملاں ہے	سوا اس مال سے دینا وہاں کے	ہمارے مال ہیں لیکن وراثت	کرے کوئی نہ ہرگز بعد رحلت
غرض بیاں ہے جو راوی نے کیا	بیاں کرتا ہے وہ اسکی حقیقت	کہ ہے مذکور کچھ آگے کو قصہ	نہ کی تقریر یہاں لیکن زیادہ

۴ ح عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا فھو صدقۃ

زبان عائشہ سے ہے یہ مذکور	کہ حضرت نے کہا تھا یہ دستور	کہ ہم سے جو کہ رہ جاتا ہے ترکہ	نہ کچھ اُس کو وراثہ ہے وہ صدقہ

۵ ح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ولا درھما ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ

https://archive.org/details/@awais_sultan

بیان ہے بوہریرہ متقی کا ۔ کہا کرتا تھا وہ خادم نبی کا ۔ کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم ۔ کہ مجھ سے جو رہے دینار و درہم
مرے وارث اٹھو مال وراثت ۔ نہ ٹھہراویں کریں ہرگز نہ قسمت ۔ مگر نفقہ مری ازواج کو دیں ۔ حقوق اپنے مرے عامل بھی لیں
جو ان خرچوں سے رہجاوے زیادہ ۔ بہر صورت وہ ہے خیرات و صدقہ

ح عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

یہ ہے جو مالک ابن اوس راوی ۔ روایت اس نے کہا ایسی بیاں کی ۔ کہ میں آیا عمر کے پاس جس دم ۔ تو سعد و عبد رحمن طلحہ باہم
وہیں حضرت عمر کے پاس آئے ۔ علی عباس بھی تشریف لائے ۔ کہ اس ہنگام عباس و علی میں ۔ باہم تکرار تھی مال نبی میں
ہوئے وارد جو واں عباس و حیدر ۔ عمر اس بات کو لائے زباں پر ۔ کہ سن اے طلحہ سعد و عبد رحماں ۔ قسم اسکی دلاتا ہوں تمہیں یہاں
کہ جسکے حکم سے قائم سما ہے ۔ زمیں بھی امر سے اسکے بجا ہے ۔ کہ تم تینوں کو ہے یہ بات معلوم ۔ کہ کہتے تھے رسول پاک معصوم
کہ ہم چھوڑتے ہیں جاتے ہیں جو شی ۔ وہ صدقہ ہے مگر ورثہ نہیں ہے ۔ لیا تینوں نے نام ایزد پاک ۔ کہ جسکے حکم میں ہر دور افلاک
کہ یعنی تو عمر کہتا بجا ہے ۔ رسول اللہ نے یہ بھی کہا ہے ۔ حدیثوں کی کتابوں میں یہ مذکور ۔ طوالت سے ہوا مرقوم و مسطور

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا قَالَ وَاَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ

زبان عائشہ سے ہے یہ اخبار ۔ کہ چھوڑا آپ نے درہم نہ دینار ۔ کوئی بکری نہ کوئی اونٹ چھوڑا ۔ گئے ایسے مجرد بیش مولا
کہا راوی نے حضرت عائشہ سے جب مجھے شک ہے یہ سنا تھا میں نے بھی ۔ کہ حضرت نے بوقت ترک دنیا ۔ غلام و چھوکری تک بھی نہ چھوڑا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

یہ باب ہے بیان خواب میں دیکھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

ح عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ

مدد کرتا ہے جس کی طالع بیدار اسے کاں ۔ رسول اللہ کا وہ خواب میں دیدار ہوتا ہے
بیان رویت حضرت نبی ہے ۔ یہ حالت طالب بیداری کی ہے ۔ ہوا جاتا ہے نقل عشرہ دوبارہ ۔ کہ تھا ممکن کسی کا یہاں نظارہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

ولیکن بخت ایسا سو گیا ہے	ہمیں دیدار مشکل ہو گیا ہے	کہوں کیا آہ مایوسی کی میں بات	گئی یہ عمر یوں برباد ہیہات
کہ اُسکے روئے اقدس کو نہ دیکھا	اور اُس ابروئے مقوس کو نہ دیکھا	یہ خوبی طالع ناساز کی تھی	نہ دیکھا روئے اطہر خواب میں بھی
تسلی بھی کوئی کرتا نہیں ہے	کہ یہ جو بیکلی تیرے تئیں ہے	خدائے مصطفیٰ وہاب و جواد	عجب کیا ہے اگر مجھ کو کرے شاد
کہ اُس روئے مبارک کو دکھاوے	غم حرمان ہجراں سے چھڑاوے	بس اب اسکا فی کرم کر دے مقصود	کہ لکھنی ہے حدیث ابن مسعود
بیاں کرتا ہے وہ راوی اسناد	کہ یوں حضرت نے فرمایا ہے ارشاد	کہ دیکھی جس کسی نے میری صورت	مجھے گو اُس نے دیکھا بالحقیقت
	کہ یعنی خواب میں ابلیس مردود	نہیں ہوتا مری صورت میں موجود	

ح ٢ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ
فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَصَوَّرُ اَوْ قَالَ لَا یَتَشَبَّہُ بِیْ

کلام بوہریرہ معتمد ہے	زبان پاک سے اُسکو سند ہے	وہ کہتا تھا کہ حضرت نے کہا تھا	کہ جسنے خواب میں ہو مجھ کو دیکھا
مجھی کو اُسنے دیکھا ہے بتحقیق	کہ شیطاں کو نہیں حاصل یہ توفیق	کہ میری شکل کی تصویر لاوے	و یا تشبیہ میری سی بناوے

ح ٣ وَعَنْ کُلَیْبٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی
الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُنِیْ قَالَ اَبِیْ فَحَدَّثْتُ بِہٖ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ قَدْ رَاَیْتُہٗ
فَذَکَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ فَقُلْتُ شَبَّہْتُہٗ بِہٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّہٗ کَانَ یُشْبِہُہٗ ۔

کلیب باخبر کہتا ہے ایسا	کہ میں نے بوہریرہ سے سنا تھا	وہ کہتا تھا سنا میں نے نبی سے	کہ کہتے تھے مجھے دیکھا ہو جسنے
وہ اُسکا خواب سچا ہے بتصدیق	بیاں کرتا ہے وہ تحقیق	کہ شیطاں کو نہیں ہے اتنی طاقت	کہ دکھلاوے وہ بنکر میری صورت
کلیب ایسا بیاں کرتا ہے لکھا	کہ عبد اللہ سے کی میں نے گفتا	کہ میں نے خواب میں حضرت کو دیکھا	حسن ابن علی کی شکل میں تھا
یہ سنکر مجھ سے عبد اللہ بولے	کہ یعنی یہ بجا دیکھا ہے تو نے	کہ تھی حضرت حسن کو اسکہ حال	رسول اللہ سے تشبیہ کامل

ح ٤ عَنْ یَزِیْدَ الْفَارِسِیِّ وَکَانَ یَکْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِی الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَتَشَبَّہَ بِیْ فَمَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ
ھَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَنْعَتَ ھٰذَا الرَّجُلَ الَّذِیْ رَاَیْتَہٗ فِی النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ اَنْعَتُ لَکَ رَجُلًا
بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ جِسْمُہٗ وَلَحْمُہٗ اَسْمَرُ اِلَی الْبَیَاضِ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ حَسَنُ الضَّحِکِ جَمِیْلُ دَوَائِرِ

الوجه فلك ملأت لحيته ما بين هذه الى هذه قد ملأت نحره قال عوف ولا ادري ما كان مع هذا النعت فقال ابن عباس لو رأيته في اليقظة ما استطعت ان تنعته فوق هذا

یزید فارسی راوی کا ہے نام — کہ تھا وہ کاتب مصحف اس ایام
کہا اس نے کہ میں نے خواب میں تھا — جناب سرور عالم کو دیکھا
ہوا حاضر بنزد ابن عباس — کہا یہ خواب ان سے بیکم و کاست
کہا عباس کی بیٹی نے اُس دم — کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم
کہ شیطاں میں نہیں ہرگز یہ طاقت — کہ بن آوے وہ میری شکل و صورت
غرض سوتے میں جسنے مجکو دیکھا — مجھی کو اسنے دیکھا بے محابا
ہوئے پھر مجھسے عبد اللہ مخاطب — کہ ہاں سنتا ہے او مصحف کے کاتب
کہ تو نے خواب میں جو شخص دیکھا — بیاں کچھ وصف کر سکتا ہے اسکا
کہا میں نے کہ تھا وہ مرد ایسا — خوش اندام اور وسط جسم والا
نہ فربہ جسم تھا نے لاغر اندام — رکھے تھا اعتدال حال سے کام
وہ تھی جو گندمی رنگت بدن کی — دمکتا اس میں تھا نور سپیدی
سیہ چشمی کا عالم آنکھ پر تھا — لبوں پر کچھ تبسم کا اثر تھا
عیاں چہرہ پہ تھا تدویر کا حال — مگر تدویر سے تھا فارغ البال
عریض و خوشنما ریش مبارک — کہ تھے اس گوش سے اُس گوش تک
وہ سینہ آپکا تھا جو مصفا — بانبوہ محاسن چھپ رہا تھا
کہا ہے عوف راوی نے یہاں پر — کہ اس توصیف سے کچھ اور بہتر
غرض یہ ہے نہیں میں جانتا ہوں — کہ یعنی جو بیاں کر کے سناؤں
پھر عبد اللہ نے یہ بات سنکے — کہا ایسا یزید فارسی سے
کہ تو یہ وصف ہے جسکا سناتا — جو بیداری میں بھی تو دیکھ پاتا
زیادہ اس سے کر سکتا نہ تعریف — بیاں کی جسقدر تعریف و توصیف

ح ٥ عن ابو قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رآني في النوم فقد رأى الحق

بیان بو قتادہ بھی بجا ہے — کہ اسنے آپسے ایسا سنا ہے
کہ یعنی جس کسی نے مجھکو دیکھا — تو یہ جانو کہ اسنے حق کو دیکھا
بیان خواب بھی حضرت کی صورت — ہوا ثابت کہ رکھتی ہے حقیقت

خ ٦ عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رآني في المنام فقد رآني فان الشيطان لا يتخيل بي قال ورؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة

انس سے بھی کیا مذکور ایسا — کہ ہے تحقیق یہ حضرت کا کہنا
کہ جسنے خواب میں دیکھا ہے مجکو — بلا شک مجکو دیکھا ہے یہ سن لو
سبب یہ ہے کہ شیطاں بالمثال ایسا — نہیں سکتا کہ بن بانند میرا
کیا ارشاد یہ بھی آپنے ہے — کہ مومن خواب میں بھی جو کچھ دیکھے
حقیقت میں وہ ہے جزو نبوت — نبوت سے اسے حاصل ہے نسبت
نبوت کے چھ حصے اور چالیس — اگر کیجئے تو ہوتے ہیں چھیالیس
تو اس سے ایک حصہ وہ بجا ہے — کہ مومن خواب جو دیکھتا ہے
خدا نے ہمکو دکھائے یہ ایام — کہ نظم ترمذی پہنچا بانجام
ابھی ہیں اور چند قول باقی — انھیں بھی کیجئے اتمام کا آلی

ح عن محمد بن علي قال سمعت ابي يقول قال عبد الله بن المبارك اذا ابتليت بالقضاء فعليك بالاثر

https://archive.org/details/@awais_sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

بیاں ابن مبارک نے کیا ہے	کہ یہ دردِ مصیبت کی دوا ہے عجب یہ شافی و کافی دوا ہے	جو تو امرِ قضا میں مبتلا ہو مریضانِ مصیبت کی شفا ہے	تلاوت کر حدیثِ مصطفیٰ کی
ح عن ابن سیرین قال هذا الحدیث دین فانظروا عمن تاخذون دینکم			
بیاں کرتا ہے ایسا ابن سیریں	کہ ہے یہ جو حدیثِ سرورِ دیں کرو ایسے کسی سے دین حاصل	یہ عینِ دین ہے دیکھو عزیزو کہ ہو یعنی وہ دینداری میں کامل	تم اپنے دین کو مضبوط پکڑو
بس اب کافی یہ ہنگامِ دعا ہے	غزل		کہ تو نظمِ شمائل لکھ چکا ہے
لکھا ہو وصفِ محبوبِ خدا کا درود لکھ سے تیرے ربِ منا کا کیا جو نظم میں نظمِ احادیث	خدا کا فضل ہی تیرا صلا ہے کوئی سائل نہیں خالی گیا ہے تو اب یہ بھی خدا سے التجا ہے نہ پکڑے وہ خطا میری نبی کی	عطا کر فضل و رحمت اے الٰہی مجھے بھی تو نہ کر محروم و مایوس کہ اب تقصیر کو بھی بخش دیوے کہ سن کی زباں عینِ خطا ہے	دلِ مشتاق کا جو مدعا ہے غنی ہیں آپ یہ سن گدا ہے کہ جو بھولے سے کافی لکھ گیا ہے
	قطعۂ تاریخ		
ہوئی اتمام جو نظمِ شمائل	بہارِ خلد اس کا نام رکھا	کہی کافی نے حسبِ حال تاریخ	بیاں ہے عادتِ خوبِ نبی کا ۱۲۵۸ھ

کتب ردِّ وہابیہ ملنے کا پتہ

مولانا اختصاص الدین صاحب مکتبہ نعیمیہ چوکی حسن خاں شش محل مرادآباد

ناشر

مولانا مولوی محمد یونس صاحب

طابع

مولانا محمد ظفر الدین احمد صاحب

https://archive.org/details/@awais_sultan

لَایُرَدُّ الطِّیبُ فَاِنَّهٗ خَفِیفُ الْمَحْمِلِ

یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ در بارہ جواز صندل مزارات طیبات اولیائے عظام علمائے اعلام و صلحائے کرام جسمیں نہ صرف ثبوت جواز بلکہ بتصریح علمائے اہلسنت اثباتِ استحسانِ و استحباب ہے

مسمّٰی بنام تاریخی مشعر سال اختتام تالیف

عِطْرُ الصَّنْدَلِ فِی اَنَّهَا یَجُوْزُ عَلٰی قَبْرِ الْوَلِیِّ الصَّنْدَلُ

ملقب بلقب تاریخی مشعر سال ابتدائے تالیف

پاکیزہ قول فیصل در استحسانِ صندل

۱۳ ھ ۹ھ

رسالہ میں عجب رد وہابیت مکمل ہے
وہابی پیچ کھائیں اسکو پڑھ کر اسمیں جل ہے
وہابی وود جو صندل چڑھانیکو کہیں بدعت
مگر سب سنیوں کیواسطے خوشبوئے صندل ہے

مرتبہ

حامیٔ سنیت ماحیٔ دیوبندیت حضرت مولانا مولوی حاجی محمد عباس میاں صاحب
خلف مولوی حاجی محمد علی میاں قادری سنی حنفی دام مجدہم اللہ تعالیٰ

الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ میں باہتمام ... طبع سے آراستہ ہوا
بار اول ۱۰۰۰
قیمت فی جلد ۲

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

۴۸۶
۹۲

جمیع حمد وسپاس اُس پروردگار عالم باقی بلا فنا و قائم بلا زوال جل شانہٗ کو سزاوار ہے اور صد ہزار درود اور بیحد سلام اُس کے حبیب اور اُسکی سلطنت کے دولہا محمد رسول اللہ صلعم پر جو اسکی عطا سے اُسکے تمام خزانوں کا مالک و مختار ہے اور اُسکی آل و اصحاب پر اور جملہ اتباع و احزاب پر اما بعد فقیر حقیر خادم العلماء محمد عباس میاں خلف مولٰنا حاجی محمد علی میاں صدیقی سنی حنفی قادری عفا اللہ عنہ برادران اہلسنت کی خدمت میں بعد سلام مسنون عرض رسا ہے کہ حضور پُر نور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک فرقہ زمانہ آخر میں آنیوالا ہے جو تمھارے سامنے ایسی باتیں پیش کریگا جو نہ تم نے سُنی ہونگی نہ تمھارے باپ دادا نے وہ اگلے بزرگان دین پر لعن طعن کرینگے اور اُنکی زبان شیریں ہوگی مگر اُنکے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے قرآن پڑھینگے مگر وہ اُنکی حلق کے نیچے نہیں اُتریگا بات بات پر حدیثیں پڑھینگے دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے تیر نشانے سے پھر لوٹ کر نہیں آئینگے اُن سے دور بھاگو اُنکو اپنے سے دور رکھنا ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کر دیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو فتنے میں ڈالدیں حضور عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق فرقۂ ملعونہ وہابیہ دیوبندیہ پیدا ہوا جو اللہ عزوجل کو جھوٹ کا عیب لگاتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم مبارک کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل اور شیطان کے علم سے کم ٹھہراتا ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد نئے نبی کے پیدا ہونیکو جائز بتاتا ہے اور بات بات پر سنی مسلمانوں کو کافر و مشرک بتاتا ہے چنانچہ دو سال ہوئے راندیر ضلع سورت سے جو دیوبندی دھرم کے دھرم پرچارکوں کا ایک بڑا مرکز ہے ایک کتاب بزبان گجراتی شائع ہوئی جسمیں اولیاء کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی قبروں کو بت بنایا ہے بزرگان دین کی قبروں پر صندل لگانے کو حرام اور مشرکین کا طریقہ اور فعل کفار بتایا اور یہ چیلنج بھی دیا کہ جو لوگ مزارات طیبہ پر صندل لگانا جائز جانتے ہوں وہ مرد میدان ہو کر آئیں اور مقابلہ کرلیں فقیر نے ہندوستان کے چند اکابر علمائے اہلسنت کی خدمات بابرکات میں استفتا روانہ کئے اُن علماء دامت برکاتہم کی طرف سے جو جوابات آئے سب کو بشکل رسالہ جمع کرکے اپنے سنی بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتا ہے فقیر اپنے رب کریم جل جلالہ کی حمد بجا لاتا ہے کہ بعونہ تعالی و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و باعانۃ غوث الورٰی رضی اللہ تعالی عنہ اُسنے یہ رسالہ مبارکہ پاکیزہ قول الفصل در استحسان صندل ازیں گنہگار کے ناچیز ہاتھوں سے مرتب کرا دیا میرے تمام سنی مسلمان بھائی اس رسالہ کو پڑھ کر فیض اٹھائیں اور فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

و مولوی حاجی فقیر محمد عباس میاں ابن مولوی حاجی محمد علی میاں غفرلہ لال بازار جھریا ۔ ۱۰ ربیع

https://archive.org/details/@awais_sultan

دیوبندی صندل نامہ

فعل کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

اے مومنو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل
مشرکوں کا ہے طریقہ یہ چڑھانا صندل

نہ تو قرآن سے ملتی ہے سند کچھ اسکی
نہ حدیثوں میں ہے قبروں پہ لگانا صندل

فعل بوبکر و عمر یہ نہیں ہرگز لوگو
قول عثمان کا نہیں ہے کہ چڑھانا صندل

نہ علی نے کہیں اسکے لیے کچھ فرمایا
نہ صحابہ سے ہے ثابت کہ لگانا صندل

تھے مزارات صحابہ کے زمانہ میں بہت
کوئی تبلائے کہیں ان سے چڑھانا صندل

تابعیوں میں نشاں اس کا نہیں ملتا ہے
نہ اماموں نے بتایا ہے لگانا صندل

مالک و شافعی احمد کہ امام اعظم
ان سے ہرگز نہیں ثابت کہ چڑھانا صندل

سہروردی ہو کہ چشتی ہو کہ نقشبندی
کوئی کہتا نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

ہو اگر قادری کوئی تو بتائے ہمکو
غوث اعظم نے بتایا ہے لگانا صندل

ان کا تو حکم یہ ہے قبر کے آگے نہ جھکو
ہاتھ اس پہ نہ رکھو کیسا چڑھانا صندل

نہ شریعت کی اجازت نہ طریقت کا مجاز
نہ حقیقت نے بتایا ہے لگانا صندل

جز خدا کے نہیں جائز ہے کسی کی بھی نیاز
ہے حرام اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل

چیز جو قبر پہ چڑھتی ہو وہ ہوتی ہے حرام
دیکھو زنہار تبرک نہ بنانا صندل

اپنے ہاتھوں سے خدارا اے مومنو اسکو گھسنا
نہ کسی اور سے زنہار گھسانا صندل

اس کو لا سکتے نہیں حور و ملائک غلماں
کیوں کہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

یہ طریقہ نہیں اسلام کا چھوڑو اس کو
فعل کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

حکم اے عقل شریعت کا شناسا وہ سب کو
کہ بتایا نہیں حضرت نے لگانا صندل

نوٹ:- جن حضرات کو اس صندل نامہ میں کوئی بھی بات شک و شبہ ہو یا وہ اس صندل لگانے کو جائز سمجھتے ہوں وہ مرد میدان ہو کر ائمہ اربعہ قرآن حدیث و صحابہ و ائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائیں۔ المشتہر:- انجمن اصلاح الکلام کے ممبران و ہمدرد

پتہ:- ایم۔ ایم۔ عزیز بیمانڈ مسلم گجرات پریس سورت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

اور صحابہ و تابعین سے بسیئت کذائی ثابت نہیں لہذا شاعر کے تمام ہفوات باطل و خلاف شرع ہیں واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم العبد المعتصم بحبل المتین۔

کتبہ محمد نعیم الدین عفاعنہ المعین | مہر | الجواب صحیح قاضی محمد احسان الحق نعیمی مفتی بہرائچ

فتویٰ علمائے خانقاہِ مارہرہ شریف

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم دارقطنی نے ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ فرض فرائض افلا تضیعوھا وحرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا فی المرقاۃ دل علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کقولہ تعالیٰ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض فرمائیں انھیں نہ چھوڑو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں ان پر جرأت نہ کرو۔ اور حدود مقرر کیں ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے بغیر بھول کے سکوت فرمایا (یعنی انھیں نہ فرض بیان فرمایا نہ حرام) تو ان سے بحث نہ کرو (انھیں اپنی طرف سے فرض و حرام نہ ٹھہراؤ) مرقات میں فرمایا یہ حدیث اس پر دال ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے جیسا کہ یہ ارشاد ربانی کہ وہی اللہ ہے جس نے تمھارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے یہ بھی اسی پر دال ہے۔ تو ہمارے لیے صندل چڑھانے کی اباحت میں دلیل اتنی کافی ہے کہ شریعت نے اسے حرام نہ فرمایا۔ جو حرمت اور کراہت کا مدعی ہو وہ نص شرعی پیش کرے ملا علی قاری حنفی رسالہ اقتداء بالمخالف میں فرماتے ہیں من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلۃ ھو الصحۃ واما القول بالفساد والکراھۃ فیحتاج الی حجۃ من الکتاب والسنۃ او اجماع الامۃ کیا ہے کسی وہابی میں دم کہ وہ مزاراتِ اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر صندل چڑھانے کے حرام (چہ جائیکہ کفر و شرک) ہونے پر کتاب و سنت و اجماع امت سے کوئی نص پیش کرے ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ اور قطعاً نہیں

پیش کر سکتا تو شریعت پر اپنے دل سے افترا کیوں گڑھتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ واولئک ھم الکذبون واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

مہر

فتویٰ علمائے کچھوچھہ مقدسہ شریف ۱۲

الجواب بعون الوہاب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم قبروں پر صندل لگانا نہ کفار کا فعل ہے نہ مشرکوں کا طریقہ اور نہ اس پر کوئی دلیل حرمت راندیری صاحب نے دلیل حرمت تشبہ بالمشرکین قرار دیکر حرام بتایا ہے یعنے چونکہ ہندو بتوں پر صندل چڑھاتے ہیں اسلئے انکے ساتھ تشبہ کیوجہ سے قبروں پر صندل چڑھانا حرام ہے مگر یہاں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ یہ وہی تشبہ ہے جو منع ہے اسلئے کہ ہر تشبہ منع نہیں ہے چنانچہ وہابیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۱۶۱ میں لکھتے ہیں

جس شے شعار میں تشبہ ہے اسمیں کل الوجوہ تشبہ ہو تو منع ہے جیسا مثلاً تمام وردی

نصاریٰ میں سے ایک کلاہ پہنی تو کلاہ من کل الوجوہ مشابہ ہو اگر اس کلاہ میں بعض وجہ تشابہ کی ہوگی تو حرام نہ ہووے گی انتہیٰ کلامہ اگر کسی اور کتاب کے حوالہ سے یہ بات لکھی جاتی تو وہابیوں کو اعتراض کا موقعہ تھا مگر ان کے پیشوا کی کتاب مسلم نے قصہ طے کر دیا اب مسلمانوں کے مزارات پر صندل لگانے کو ہندوؤں کے بتوں پر صندل چڑھانے کو ملا کر دیکھیں کہ من کل الوجوہ تشبہ ہے بالکل تشبہ ہے ہی نہیں وہ بتوں پر ان کو معبود سمجھ کر تقرب کی نیت سے صندل چڑھاتے ہیں اور یہاں کوئی جاہل مسلمان بھی صاحب مزار کو معبود نہیں سمجھتا تو پھر تشبہ کیسا اور حرمت کیسی اسی کتاب براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے صفحہ ۱۱۳ میں ہے تشبہ کے لفظ یہ ہیں

اخذ بتکلف ہے سو قصد اور فعل بتکلف کا اسمیں ہونا چاہیے پس اسکی صورت یہ ہے کہ اگر

https://archive.org/details/@awais_sultan
Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

کسی نے کوئی کام نادانستہ کیا اور پھر اس کو خبر ہوئی تو ازالہ کرلے ورنہ اب بعد علم متشبہ
ہوگا پہلے متشبہ نہ تھا اور اپنے فعل میں عاصی بھی نہ تھا) انتہی بلفظہ (اس عبارت سے واضح
ہوگیا کہ جن امور میں کفار کے ساتھ تشبہ لازم آتا ہی اگر آدمی نہ جانتا ہو کہ ان میں تشبہ ہے اور
نادانستگی کی حالت میں یہ فعل کرتا ہے تو جبتک اُسے تشبہ کا علم نہ ہوگا اُسوقت تک وہ متشبہ نہ
ہوگا کہ جو مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ میں داخل ہو اور نہ گنہگار ہوگا وہابیوں کے پیشوا کی تحریر
کے موافق جو مسلمان مزارات پر صندل لگاتے ہیں وہ بالکل بری ہیں وہ ہرگز مزارات پر صندل
لگانا تشبہ بالہنود نہیں جانتے اور جب اُن کو ثبوت تشبہ نہیں ہوا تو باقرار مصنف براہین
قاطعہ وہ لوگ نہ متشبہ ہوئے اور نہ عاصی اسکو تو ایسی مثال ہوئی کہ کوئی بیہودہ کہنے لگے کہ
حجاج بیت اللہ شریف سے واپس ہوتے ہوئے آب زمزم لاتے ہیں یہ تو ہنود سے تشبہ
ہے کیونکہ وہ لوگ بھی اپنی عبادت گاہ سے واپس ہوتے ہوئے گنگا کا پانی لاتے ہیں تو صاحب
عقل اسکے جواب میں سوا بریں عقل و دانش بباید گریست کے کیا کہے گا۔ اب رہی یہ بات
کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین ائمہ دین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہ اسے خود کیا نہ کرنے
کا حکم دیا نہ اُن کے زمانہ میں اس کا رواج تھا لہذا حرام و بدعت ہے تو کیا ہر وہ فعل جو قرون
ثلٰثہ کے بعد ہو وہ مطلقاً حرام و بدعت ہے تو اس قاعدہ سے وہابیوں کے مدارس ان کے
وعظ کے جلسے جو بڑے بڑے پنڈالوں میں ہیئت خاصہ کے ساتھ ہوتے ہیں ضرور بدعت
وحرام ہونگے کیونکہ تینوں زمانہ اس ہیئت خاصہ کے ساتھ مدارس و جلسے نہ ہوتے تھے ایسی
طرح ان کے لباس انکے مکانات نیز لباس و مکان کے سامان آرائش اور یہ انواع و اقسام
کے کھانے خود ان کے قاعدہ کلیہ کے حکم سے بدعت و حرام ہوجائینگے کیونکہ قرون ثلٰثہ میں
ان کا پتہ نہیں اور جو قرون ثلٰثہ میں نہو یہ لوگ اُسے حرام و بدعت کہتے ہیں۔ لہذا یہ چیزیں
بھی حرام و بدعت ہوئیں مگر انہوں نے یہ ٹھانی ہے کہ بدعت دوسرے کے لیے اور جس میں
ان کا مطلب ہو وہ حلال و سنت ہے اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو جو ایصال ثواب کیا جاتا

https://archive.org/details/@awais_sultan

ہے اُسے عرف میں اونچا نذر و نیاز کہتے ہیں یہ نذر شرعی نہیں اب رہا ایصال ثواب تو اسکی شریعت میں تعلیم دی گئی ہے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے زمانہ اقدس میں بھی اموات کے لیے ایصال ثواب کیا گیا ہے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے ایصال ثواب کے لیے کنواں کھدوایا اور کہا ہٰذہ لامِّ سعد یہ حضرت سعد کی والدہ کے لیے ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی سے ایصال ثواب کرنا جائز بلکہ سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کے لیے جو چیز ہو اُس کو میت کی طرف منسوب کرنا یہ بھی شرع میں جائز بلکہ حضور نے اس کا حکم فرمایا اس سے وہابیوں کا یہ خیال باطل ہوگیا کہ غیر خدا کا نام لینے سے چیز حرام ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو وہابیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم کے صـ۶۳ میں بایں الفاظ لکھا ہے۔

فرمود چاہ بکن و بگو برائے مادر سعد است اسی صفحہ میں لکھتے ہیں برہمیں قیاس باید کرد

سائر عبادات را ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود ثواب آں بروح کسی از گذشتگان برساند یعنے حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا پر تمام عبادات کو قیاس کرنا چاہیے جو عبادات کہ مسلمان سے ادا ہو اُس کا ثواب گزرے ہوئے لوگوں میں سے کسی کی روح کو پہنچائے۔

صراط مستقیم کے اسی صفحہ پر یہ بھی ہے پس در خوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہائے اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست اب تو مسئلہ ہی صاف ہوگیا خود وہابیوں کے امام نے فاتحہ مروجہ و عرس و نیاز حسب رواج سب کو جائز بتا دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نانوتوی اپنے امام پر کیا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایصال ثواب کو نذر و نیاز لکھا ہے اور نانوتوی وہابی نے اُسے حرام بتایا ہے مزارات پر لیجا کر جن چیزوں پر فاتحہ دیجاتی ہے

لہ حالانکہ وہابیوں دیوبندیوں کا بھی گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۸ پر انبیاء و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نذر و نیاز کرنے والوں کو ابوجہل کے برابر کا مشرک لکھ چکا ہے اب اگر صراط مستقیم میں ہے تو وہ امام الوہابیہ مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک کہکر خود کافر مرتد ہوگیا اور اگر تقویۃ الایمان صحیح ہے تو امام الوہابیہ نذر و نیاز کو جائز کہکر اپنے ہی فتوے سے ابوجہل کے برابر کا مشرک ہوگیا بہرحال دیوبندیوں کے دونوں راستے انکا امام بند کرچکا وللہ الحمد

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

وہ حلال وطیب ہیں جو شخص انھیں حرام بتائے اس سے دلیل درست پوچھی جائے قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا مَا اَحَلَّ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ یعنی اے ایمان والو نہ حرام ٹھہراؤ ان پاک چیزوں کو جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال فرمایا اور حد سے نہ گزرو بیشک اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(تنبیہ) خوشبو کے لیے مزارات پر صندل لگانے میں کوئی حرج نہیں مگر گاتے بجاتے ہوئے بازاروں میں پھرانا جائز نہیں خاندان چشت اہل بہشت میں جو سماع جائز رکھا ہے وہ بھی شروط بشرائطہ ہے بازاروں میں عام گزرگاہوں میں جس طرح آجکل گاتے پھرتے ہیں اسکی کوئی اصل نہیں لہٰذا اس سے احتیاط کی جائے فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ محمد عبد الرشید فتحپوری مدرس ومفتی جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ ۵ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ

فتویٰ علمائے شہر لودھیانہ (ضلع پنجاب)

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ صندل چڑھانا قبور اولیائے کرام وعلماء وصلحاء رحمہم اللہ تعالیٰ پر تعظیماً واعزازاً جائز ہے جبکہ نیت میں مقصد تعظیم وعزت ولی اللہ مقصود ہو چونکہ اہلسنت وجماعت کو بزرگانِ دین اولیائے کرام وعلماء وصلحائے عظام سے قلبی محبت ہے اسلیے وہ ان کے ارواح طیبات کی خوشنودی کے لیے تعظیماً وتادباً ایسا کرتے ہیں اور عوام کے سیلے ان کی عزت وجلال کا اظہار کرتے ہیں یہی ان کی نیت اور مقصود ہے جسکے لیے صحیح حدیث شریف الاعمال بالنیات موجود ہے پھر کسی فعل کو حرام کہہ دینا (جو نص صریح کا محتاج ہے) خاص فرقہ وہابیہ کا ہی حوصلہ ہے کیا کسی آیت شریفہ میں یا حدیث شریف میں یہ حکم آگیا ہے کہ قبور اولیاء پر صندل چڑھانا حرام ہے ہرگز نہیں اسی طرح قبور اولیاء وعلماء و صلحاء رحمہم اللہ پر قبہ بنانا فرش بچھانا چراغ جلانا۔ قندیل جلانا۔ روغن زیتون جلانا یا نذر کے طور پر چڑھانا اور اسی قبیل سے ہے صندل چڑھانا جائز ہے تاکہ صاحب قبر کی

تعظیم اور عزت ہو اور عوام کی نظروں میں کسی قسم کی حقارت پیدا نہ ہو اور کفار پر بھی اسلام اور خادمان اسلام کا رعب اور شان و شوکت ظاہر ہو بالکل جائز اور مستحسن ہے تفسیر روح البیان جلد اول صفحہ ۴۸۹ ان البدعة الحسنة الموافقة لمقصود الشرع تسمى السنة فبناء القباب على قبور العلماء والاولياء والصلحاء ووضع الستور والعمائم والثياب على قبورهم امر جائز اذا كان المقصد بذالك التعظيم والاجلال فى اعين العامة لا يحتقروا صاحب هذا القبر وكذا ايقاد القناديل والشمع عند قبور الاولياء والصلحاء من باب التعظيم والاجلال ايضا فالمقصد فيها مقصد حسن ونذر الزيت والشمع للاولياء ليوقد عند قبورهم تعظيما لهم ومحبة فيهم جائز

ترجمہ :- بدعت حسنہ وہ ہے جو مقصود شرع کے موافق ہو اسکو سنت کہتے ہیں پس علماء و اولیاء و صلحاء کی قبروں پر قبوں کا بنانا جائز ہے جبکہ صاحب قبر کی تعظیم عوام کی نظروں میں مقصود ہو تاکہ صاحب قبر کو وہ حقیر نہ سمجھیں اور اسی طرح قندیلوں اور چراغوں کا اولیاء و صلحاء کی قبروں کے پاس جلانا بغرض تعظیم اور محبت جائز ہے اھ یہی نیک مقصود ہے صندل چڑھانے کا - ۲ - شرح طریقہ محمدیہ حضرت امام نابلسی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۶۲۹ مطبوعہ مصر

ذلك انا اسلفت بجمع الشيخ علاء الدين من مسائل متفرقة اخراج الشموع الى راس القبور بدعة واتلاف مال كذا فى البزازية وهذا كله اذا خلا عن فائدة واما اذا كان موضع القبور مسجدا او على طريق او كان هناك احد جالس او كان قبر ولى من الاولياء او عالم من المحققين تعظيما لروحه المشرقة على تراب جسده كاشراق الشمس على الارض اعلاما للناس انه ولى ليتبركوا به ويدعوا الله عنده فيستجاب لهم فهو امر جائز لا منع منه والاعمال بالنيات الخ

ترجمہ کہا والد نے اپنی شرح میں جو درر پر لکھی ہے متفرقہ میں سے کہ قبروں کے سرہانے چراغوں کا جلانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے ایسا ہی ہے بزازیہ میں یہ بات اسوقت ہے کہ جب کسی فائدہ سے خالی ہو لیکن جب وہاں قبروں کے پاس مسجد ہو یا راستے پر ہو یا کوئی وہاں بیٹھتا ہو یا قبر کسی ولی کی ہو اولیاء اللہ میں سے یا کسی عالم محقق کی قبر ہو تو ان کی ارواح کی تعظیم کے واسطے جو اس مٹی کو روشن کر رہی ہیں جو ان کے جسم کی

https://archive.org/details/@awais_sultan

پڑے مثل آفتاب روشن کے زمین پر لوگوں کے جتلانے کے لیے کہ یہ ولی ہیں کہ وہ اس سے برکت حاصل کریں اور اسکے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تاکہ اللہ تعالےٰ ان کی دعا قبول فرمائے بس یہ امر جائز ہے اسمیں کوئی بات مانع نہیں اور مدار اعمال نیتوں پر ہے اور یہی صورت ہے اولیا کرام کی قبروں پر صندل چڑھاتے ہیں ۳۲۔ شرح سفر السعادت شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص۲۰۲ عبارت متن نہی فرمود بر سر قبر یا مساجد بنا کنند یا بر گور ہا چراغ افروزند بر فاعل آں لعنت کرد اھ عبارت شرح تنبیہ آنچہ مصنف ذکر کرد حق است احادیث صحیحہ دریں باب وارد و اصل سنت در زمان نبوت و خلفائے راشدین و صحابہ ہمیں بود لیکن بعد ازاں ایں تکلفات در مقابر پیدا شد و مفاخرت و مباہات بداں راہ یافتہ و در آخر زمان بجہت اقتصار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر و ترویج مشاہد و مقابر مشائخ عظام دیدہ چیزہا افزودند از انجا ابہت و شوکت اہل اسلام وارباب صلاح پیدا آید خصوصاً در دیار ہندستان کہ اعدائے دین از ہنود و کفار بسیار اند و ترویج و اعلائے شان ایں مقامات باعث رعب و انقیاد ایشاں است و اعمال وافعال و اوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بودہ در آخر زمان از مستحسنات گشتہ و دفن در جوار قبور صلحاء و حضور و شہود در ساحت عزت ایشاں موجب برکت و نورانیت و صفاست و زیارت مقامات متبرکہ و دعا در انجا متوارث است و امام شافعی گفتہ کہ قبر امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ وعلیٰ آبائہ الکرام تریاق مجرب است برائے اجابت دعا و زیارت قبور و احترام اہل آں در استقبال و جلوس و تادب ہماں حکم است کہ در حیات بود انتہیٰ۔ بلفظہ ترجمہ تنبیہ جو مصنف نے لکھا ہے وہ صحیح ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے بعد مقابر میں تکلفات پیدا ہوئے اور فخر و نار کا طریقہ نکالا اور آخر زمانہ میں عوام کی نظروں پر خیال کرکے ظاہر مصلحت تعمیر و ترویج مشاہد اور قبور مشائخ پر نظر کرکے اکثر چیزوں کو زیادہ کیا گیا تاکہ بزرگی اور شان و شوکت اہل اسلام اور نیکو کاروں کی ظاہر ہو خصوصاً ملک کفار

https://archive.org/details/@awais_sultan

ہندوستان میں جہاں کثرت سے دشمنانِ دین اہل ہنود کفار رہتے ہیں اِن چیزوں کی ترویج اور عُلوِ شان اِن مقامات کا باعثِ رعب و انقیاد کفار ہے اور اکثر اعمال و افعال اور طریقے جو زمانہ سلف میں مکروہات میں سے تھے آخر زمانہ میں نیک اور مستحسن ہو گئے اور دفن کرنا قریب یا قبرستان صلحاء میں اور اُن کی قبور پر حاضر ہونا عزت و برکت و نورانیت اور صفائی کا موجب ہے اور مقامات متبرکہ کی زیارت کرنا اور وہاں دُعا مانگنا متوارث چلا آتا ہے حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ قبر حضرت امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ کی قبولیتِ دعا کے لیے تریاق مجرب ہے زیارت قبور میں احترام اولیاء کرام اِن کے استقبال اور جلوس میں ایسا ہی حکم ہے جیسا اُن کی زندگی کی حالت میں تھا فقط واللہ اعلم بالصواب

فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سُنّی حنفی نقشبندی مجددی

مقیم لودھیانہ ۷۔ جمادی الآخری ۱۳۵۱ھ [مہر]

فتویٰ علمائے شہر کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

الجواب وباللہ التوفیق کوئی چیز منع یا حرام نہیں ہو سکتی جب تک کہ شریعت میں اسکی ممانعت ثابت نہ ہو۔ امام نووی شرح صحیح مسلم کے جلد اول میں لکھتے ہیں واکاصل ان لامنع حتے یثبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ماحرم اللہ فی کتابہ وما سکت فھو مما عفا عنہ یعنی حلال وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے خدا تعالے نے سکوت فرمایا وہ معاف ہے صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ذرونی ما ترکتکم قرآن کریم بھی اسی کی تائید کرتا ہے چنانچہ فرمایا لاتسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم۔ الایۃ تو یہ اصل ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جن باتوں کے متعلق قرآن و حدیث میں ممانعت نہیں وہ اپنی اصل جواز پر ہیں قرآن و حدیث سے جس بات کی بھلائی معلوم ہو وہ بھلی ہو گی اور جس کی بُرائی ثابت ہو وہ بُری اور جسکی نسبت

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

سکوت ہے وہ جائز اور مباح رہیگی اس کو حرام یا ممنوع کہنا شریعت پر افترا ہوگا اللہ فرماتا ہے ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ۔ صندل چڑھانے کی ممانعت نہ کسی آیت میں نہ حدیث میں اسلیے اپنے اصل پر جائز و مباح ہے حرام کے کہنے والا اسکی حرمت کی دلیل بیان کرے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔ ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ

فتویٰ مفتی اجمیر شریف درگاہ شریف

الجواب ۔ صندل چڑھانے کی حرمت کا قول محض افترا ہے اگر یہ حرام ہے تو اسکی دلیل لائیں ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین ۔ یقیناً اسکی حرمت پر کوئی دلیل نہیں لا سکتے یوہیں جو چیز قبر پر چڑھائی جائے اوسے حرام کہنا بالکل غلط ہے اگر یہ لوگ دین رکھتے ہوں تو ایسے اباطیل سے توبہ کرنے کو لازم سمجھیں گے واللہ تعالےٰ اعلم

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ ۱۳۲۹ ھ

فتویٰ علمائے کاٹھیاواڑ شہر دھوراجی

الجواب بعون الملک العلام الوھاب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم اقوالنا واقلامنا من الزلل والخطاء ۔ اولیائے کرام ومشائخ عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات مبارکہ پر صندل اور دیگر خوشبو کی چیزوں کا چڑھانا اور لگانا بالکل جائز اور مباح ہے اور نیت خیر ہو تو مستحسن اور باعث اجر وثواب ہے اسلیے کہ شریعت مطہرہ نے اس فعل کو صراحۃً واشارۃً کسی طرح ممنوع قرار نہیں دیا ہے نہ تو خود یہ شرعاً ممنوع اور نہ کوئی ممنوع چیز اسمیں جزئی ہو کر داخل اور نہ کوئی ممنوع چیز اس کو لازم غیر منفک جب ان تین امور میں سے کوئی چیز نہیں تو ظاہر ہے کہ یہ مباح ہے اس کو ناجائز کہنے والے پر لازم ہے کہ اسکی ممانعت دکھائے کہ کہاں سے ثابت ہے آیا قرآن مجید میں اس کو حرام بتایا گیا ہے یا کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت ثابت ہے یا کہ اقوال صحابہ کرام سے یا کہ اقوال

https://archive.org/details/@awais_sultan

تابعین وتبع تابعین وائمہ دین سے جب کسی سبب سے بھی اسکی حرمت اور ممانعت ثابت نہیں تو
اسکو ناجائز کہنا اور حرام قرار دینا شریعت پاک پر بہتان باندھنا ہے اور ایسا شخص گویا اپنی
نئی شریعت گھڑتا ہے۔ شریعت پاک کا قاعدہ ہے کہ جس امر کو ممنوع قرار نہیں دیا جاتا اس
کو جائز قرار دیتی ہے۔ خواہ تو اسکا جائز ہونا صراحۃً ثابت ہو یا شریعت میں اس سے سکوت
ہو یعنی نہ اس کو جائز فرمایا ہو اور نہ ناجائز بلکہ اس کا ذکر ہی نہ ہو۔ اس قاعدہ کو خوب سمجھنا چاہیے
کہ جس سے شریعت میں خاموشی ہے وہ مباح اور جائز ہے الا ان یحرمہ [illegible]
کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اب یہ قاعدہ جو کہ ہم نے بیان کیا کسی کے گھر کا بنایا ہوا نہیں
بلکہ قرآن کریم اور حدیث شریف اور اقوال مفسرین ومحدثین واقوال فقہاء سے صراحۃً ثابت ہے اب
اس قاعدہ کا انکار کرنا گویا کہ قرآن کریم اور حدیث پاک کا انکار ہے والعیاذ باللہ العلی العظیم
رب العالمین ارشاد فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا خداوند عالم
وہ ذات ہے کہ جس نے تمہارے واسطے تمام چیزیں پیدا فرمائیں معلوم ہوا کہ اصل کے اعتبار سے
ہر چیز ہمارے استعمال اور نفع کے لیے بنائی گئی ہے جس طرح جس کو چاہیں استعمال کریں جب تک
کوئی حرام فرمانے والی دلیل نہ آئے لہذا اگر کوئی حرام فرمانے والی دلیل آگئی تو تو وہ چیز حرام ہو گئی
ورنہ اباحت کے حکم میں داخل رہی رب اکرم الاکرمین ارشاد فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا
عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ
عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ۔ اے ایمان والو! اُن چیزوں کے بارے میں دریافت
نہ کرو کہ جو اگر ظاہر فرما دی جائیں تو تم کو ناگوار معلوم ہوں (یعنی ان سے تم مشقت میں پڑ جاؤ)
جن کو کہ خداوند تعالیٰ نے معاف فرما چکا ہے اگر تم قرآن کے نازل ہونے کے وقت میں دریافت
کروگے تو ظاہر کر دی جائیں گی اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لیے وہ چیزیں معاف فرما دی گئی
ہیں کہ جو بیان میں نہ آئیں صراحۃً ثابت ہوا کہ جس کا ذکر شریعت پاک میں نہ آیا وہ درجۂ معافی
میں ہے تو مستدل جبکہ اسکی حرمت یا کہ اباحت شریعت سے صحیح نہ ہوئی تو اس قاعدے سے جائز

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

ٹھہرانہ کہ نا جائز جو کہ ناجائز قرار دے وہ اوّل درجہ کا جاہل ہے مسلم و بخاری میں ہے عن سعد ابن ابی وقاص اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شیٔ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں میں بڑا مجرم وہ ہے کہ جو کسی چیز کے بارے میں سوال کرے کہ جو لوگوں پر حرام نہ کی گئی ہو اور وہ چیز اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی جائے وعن سلمان قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء فقال الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما قد عفا عنہ فلا تتکلفو رواہ فی جامع الاصول۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال چند چیزوں کے بارے میں کیا گیا تو فرمایا کہ حلال وہ ہے کہ جسے اللہ نے حلال فرمایا اپنی کتاب میں اور حرام وہ ہے کہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے اللہ نے سکوت فرمایا وہ اُن چیزوں میں سے ہے کہ جس کو معاف فرما دیا۔ لہٰذا اُن کے حرام کرنے میں تکلف نہ کرو اِن حدیثوں سے آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ جو چیز شریعت میں ذکر نہ آئی وہ اللہ نے معاف کی ہے اور جو چیز کہ اللہ نے معاف فرمائی وہ کسی مرتد دیوبندی تھادیانی وغیرہ کے کہنے سے حرام نہیں ہو سکتی اب لیجیے اقوال محدثین و مفسرین و فقہاء علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ تفسیرات احمدیہ صفحہ ۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں وبالجملۃ ففی الاٰیۃ دلیل علیٰ کون الاباحۃ اصلاً فی الاشیاء خلاصہ یہ کہ اس آیت کریمہ میں اس بات پر دلیل ہے کہ چیز وہ اصل اباحت ہے تفسیر بیضاوی صفحہ ۵۹ میں ہے وھو یقتضی اباحۃ الاشیاء النافعہ یہ آیت کریمہ نافع چیزوں کے مباح ہونے کا تقاضا کرتی ہے تفسیر روح البیان صفحہ ۹۰ میں ہے وقد یستدل بھذا علیٰ ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کما فی الکواشی۔ یعنی اس آیت سے دلیل پکڑی جاتی ہے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح ہونا ہے مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شریف شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں صفحہ ۹۰ واحتج بھذا الحدیث من قال اصل فی الاشیاء الاباحۃ قبل ورود الشرع حتی تقوم دلیل الحظر

https://archive.org/details/@awais_sultan

قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر اسی حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل پکڑی کہ جو کہتے ہیں کہ حکم شرعی وارد ہونے سے پہلے اصل حالت تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے یہاں تک کہ ممانعت کی دلیل قایم ہو جائے رد المحتار صفحہ ۹۰ میں ہے وصرح فی التحریر بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمھور من الحنفیۃ والشافعیۃ۔ یعنی تحریر میں اسکی تصریح کی گئی ہے کہ جمہور حنفیہ وشافعیہ کے نزدیک حالت اصل تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین کہ آیت قرآنیہ اور احادیث صحیحہ واقوال محدثین ومفسرین وفقہاء سے صراحۃً ثابت ہوا کہ وہ چیزیں جن کو شریعت نے حرام نہ فرمایا اور اُن کا ذکر نہ آیا وہ جائز اور مباح ہیں لہذا صندل کسی قبر پر ملنا جو کہ قرآن کریم حدیث شریف اقوال ائمہ اقوال صحابہ سے اسکی ممانعت ثابت نہیں لہذا بالکل جائز ہے اب اگر اِس میں نیت خیر ہو تو بہتر اور مستحسن ہے جیسا کہ مرقاۃ صفحہ ۲۵ میں ہے فانھا تنقلب بالنیات حسنات کما انھا تنقلب سیئات۔ یعنی یہ مباح چیزیں نیتوں سے مستحسن بن جاتی ہیں جس طرح سے کہ خراب نیتوں سے مباح چیزیں گناہ بن جاتی ہیں اِس سے معلوم ہوا کہ ہر جائز کام نیت نیک سے مستحسن بن جاتا ہے اب یہ معلوم ہونا چاہیے کہ صندل کو مزارات اولیاء کرام پر کیوں چڑھایا جاتا ہے اور کیوں لگایا جاتا ہے اسمیں مصلحت یہ ہے کہ صندل ایک اچھی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہے اور مزارات اولیائے کرام زیارت گاہِ خاص وعام ہیں تو اِس جگہ عرس وغیرہ کے موقع پر لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اِس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ اِس خوشبو سے فائدہ اٹھائیں اور ان کو اِس سے نفع حاصل ہو اور جو چیزیں نفع اہل اسلام کے لیے صرف کی جائیں وہ مباح اور مستحسن ہیں دوسرے خود صاحب قبر قبر میں اِس سے خوشبو حاصل فرماتے ہیں اور یہ خوشبو وغیرہ اُن کی خوشنودی کا باعث ہے کیونکہ اولاً تو عام طور سے صاحب قبور اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں مولانا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں وفیہ دلالۃ علی حیاۃ المیت فی القبر لان الاحساس بدون الحیاۃ ممتنع اِس حدیث شریف میں میت کے قبر میں زندہ ہونے پر دلالت ہے کیونکہ بغیر زندگی احساس عادۃً محال ہے دلالت ظاہرہ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

ہے کہ عام میت اپنی قبروں میں زندہ ہیں خصوصًا اولیائے کرام و علمائے عظام و مشائخ کرام اپنی کامل زندگی کے ساتھ مع اجسام اپنی قبروں میں زندہ ہیں ان حضرات کی موت کیا ہے بس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ہے ورنہ یہ حضرات بحیات کامل زندہ ہیں رزق کھاتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، مرقاۃ میں ہے وکذا قیل اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار یعنی اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوجاتے ہیں بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون دوسرے مقام پر مرقاۃ میں ہے فان سائر الاموات فی القبر یسمعون الکلام والسلام الی ان قال نعم ان للانبیاء تکون حیاتہم علی الوجہ الاکمل ویحصل بعض ثمرتہم فی الشہداء والاولیاء والعلماء الحنفاء الادنی بحفظ ابدانہم انہ متوسل بالتلذذ بالصلوٰۃ والقرأۃ وغیرہا بنعم الطاہر الی القیام کچھ آگے جاکر فرماتے ہیں یتعبدون ویصلون فی قبورہم مع استغنائہم عن الطعام والشراب کالملئکۃ یعنی تمام مردے کلام وسلام سنتے ہیں انبیائے کرام کی زندگی بہت کامل طرح پر ہوتی ہے اور ان کے بعض ورثاء یعنی شہداء، اولیاء اور علمائے کرام کو حیاتِ انبیاء سے پورا حصہ ملتا ہے اُن کے ظاہری بدنوں کو محفوظ رکھ کر بلکہ نماز و تلاوتِ قرآن وغیرہ سے لذت حاصل کرتے ہیں اپنی مبارک قبروں میں الی یوم القیام یہ حضرات اپنی قبروں میں عبادت کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں باوجودیکہ ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔ اس سے صاف طور سے معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کی زندگی قبروں میں بطریق کامل ہے لہٰذا خود صاحبِ قبر بھی اس صندل کی خوشبو وغیرہ سے نفع حاصل فرماتے ہیں تو اب صندل کا قبروں پر لگانا بیکار نہیں ہے بلکہ اس سے اتنے فائدے ہیں اسکو بلا دلیل شرعی حرام دنا جائز کہنا سراسر جہالت ہے آں دیوبندی وغیرہ دیگر جہلاء اس طرح اسکو ناجائز کہتے ہیں کہ یہ کام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ نیز خلفائے راشدین وائمہ دین کے زمانوں میں نہ ہوا لہٰذا یہ بدعت ہے اور ہر بدعت ناجائز و حرام تو یہ بھی ناجائز و حرام ہے اس

https://archive.org/details/@awais_sultan

کلام میں جو جہالت ہے وہ ظاہر ہی ہے کیونکہ ہر بدعت حرام نہیں جب تک کہ وہ بدعت سیئہ یعنے مقابل سنت نہ ہو جو بدعت کہ حسنہ یعنی اچھی ہو تو اُس میں اس بدعت کے نکالنے والے اور اُس پر عمل کرنے والے کو ثواب ملتا ہے حدیث شریف میں وارد ہے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اُس کو اُس ایجاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو اُس پر عمل کرے اُس کا ثواب ملیگا بلکہ بدعت تو کبھی واجب بھی ہوتی ہے اور کبھی مستحب اور کبھی مباح تو ہر بدعت کو حرام کہہ دینا حدیث صحیح کی مخالفت اور احکام شرعیہ سے جہالت ہے مرقاۃ میں ہے البدعۃ اما واجبۃ کتعلم النحو لفہم کلام اللہ تعالیٰ ورسولہ واما محرمۃ کمذہب الجبریۃ واما مندوبۃ کاحداث المدارس وکالتراویح بالجماعۃ العامۃ واما مکروھۃ خلاصہ بدعت یا تو واجب ہے جیسے کہ کلام خدا اور رسول کے سمجھنے کے لیے علم نحو کا سیکھنا اور یا حرام ہے جیسے کہ جبریہ وغیرہ کا مذہب یا مستحب ہے جیسے کہ مدرسوں کا تعلیم کے لیے بنانا اور تمام جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا اور یا مکروہ ہے اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ ہر بدعت حرام نہیں تو قندل کو فقط بدعت کہکر حرام کہہ دینا سراسر ظلم ہے اشعۃ اللمعات میں ہے صفحہ ۱۲۵ بدانکہ ہرچہ پیدا شدہ بعد از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدعت است و ازانچہ موافق اصول و قواعد سنت اوست و قیاس کردہ شدہ برآں آنرا بدعت حسنہ گویند و آنچہ مخالف آں باشد بدعت و ضلالت خوانند و کل بدعۃ ضلالۃ محمول برایں است و بعض بدعتہا است کہ واجب است چنانچہ تعلیم و تعلّم نحو و بعض مستحسن و مستحب و بعض مکروہ و بعض مباح ملخص جاننا چاہیئے کہ جو کچھ کہ حضور علیہ السلام کے بعد پیدا ہوا وہ بدعت ہے ان بدعتوں سے جو بدعت کہ سنت و قواعد کے مطابق ہے اور اس پر قیاس کی گئی ہے اُسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو اسکے خلاف ہو اُسکو بدعت ضلالہ کہتے ہیں اور یہ حدیث کہ ہر بدعت گمراہی ہے اس بدعت ضلالہ پر محمول ہے باقی ترجمہ مثل سابق رد المحتار میں ہے صفحہ ۴۲۶ ج ۱ نقل تکون واجبۃ ومندوبۃ ومکروھۃ ومباحۃ

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

ترجمہ اُسی کی مثل کہ جو اوپر گذرا اب کہاں گئے وہ ملاجی کہ جو کہہ رہے تھے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور حرام ہے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قول اور محدثین و فقہاء کے اقوال سے صاف صاف ظاہر ہے کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہاں جو بدعت کے سیئہ ہو وہ ضرور ناجائز ہے اور گمراہی ہے جیسے خدا میں جھوٹ جیسے عیب کا امکان نکالنا یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا کہ یہ ضرور بالضرور گمراہی کفر وہ بدعت سیئہ ہے کہ جس کو دیوبندی علماء نے ایجاد کیا ہے صندل لگانا ضرور بالضرور بدعت حسنہ ہے کہ جس سے زائرین اور صاحب قبر کی روح خوش ہوا اچھا اگر ہم مان لیں کہ ہر بدعت گمراہی اور حرام ہے اور جہنم میں لیجانے والی تو یہ حرام ہونے کا حکم کیا صرف صندل اور عرس و تعظیم اولیائے کرام پر ہی لگے گا یا مدرسہ دیوبند کی عمارت اور اس کے لیے چندہ کرنا اور وہاں تعلیم کا نصاب مقرر کرنا اور سالانہ امتحان کے انتظامات کرنا پڑھنے پڑھانے کے ریل گاڑی میں سفر کرنا بذریعہ خطوط اور تار کے باتیں کرنا ان امور پر کیوں یہ حکم جاری نہ ہوگا بتایئے کہ مدرسہ دیوبند اور وہاں کی طرح تعلیمی انتظامات اسی طرح ریل کی سواری اور ڈاک کا انتظام کیا کسی زمانہ میں تھا آیا حضور علیہ السلام کے زمانہ اقدس یا خلفائے راشدین کے زمانہ میں اس طرح تعلیمی درسگاہیں ہوا کرتی تھیں کیا اوس زمانہ میں ریل کے سفر اور خطوط اور ٹکٹ وغیرہ کام میں آتے تھے تو صندل کو حرام اور ناجائز کہنے والے پر واجب ہے کہ پہلے مدرسہ دیوبند کو پھاوڑے سے ڈھا دے بعد میں اس طرف توجہ کرے کیا صندل تو بدعت ہونے کی وجہ سے حرام ہو جائے اور مدرسہ دیوبند جو ہزارہا بدعتوں کا مجموعہ ہے وہ جائز اور مباح اور باعث خیر ہی بنا رہے اسکے معنے تو یہ ہوئے کہ حرام اور حلال ہونا دیوبندی صاحب کے فرمانے پر موقوف رہا جسے چاہا اور جس سے راضی ہوئے وہ تو حلال ہو گیا اور جسے چاہا اور جس سے خفا ہوئے اوس پر بدعت کا کوڑا مارا اور حرام ٹھہرا دیا اللہ ایسی ہٹ دھرمی سے بچائے خلاصہ یہ ہے کہ اولیائے کرام کے مزاروں پر صندل وغیرہ خوشبو چڑھانا شرعًا

https://archive.org/details/@awais_sultan

بالکل جائز اور مستحسن ہے اسکی کوئی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اور جس کی ممانعت ثابت نہیں وہ جائز ہے واللہ اعلم جس طرح سے صندل ایک خوشبو دار اوس سے صاحب قبر اور زائرین خوش ہوتے ہیں اسی طرح پھول بھی ایک خوشبو ہے اسکی بھی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اس سے منع کرنا بھی جہالت ہے دوسرا نفع اسمیں یہ ہے کہ یہ ایک تر چیز ہے اور جب تک تر چیز تر رہتی ہے تسبیح کرتی ہے اور تسبیح سے صاحب قبر کو انس اور اگر عذاب میں مبتلا ہے تو تخفیف ہوتی ہے حدیث شریف سے ثابت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ کو لیکر دو ٹکڑے فرما کر دو قبروں پر گاڑ دے اور فرمایا کہ جب تک تر رہیگی تسبیح پڑھیگی اور مردے کے عذاب میں تخفیف ہوگی اسی طرح یہاں بھی یہ صورت حاصل ہے نیز فقہائے صراحۃً اسکے جواز کا حکم دیا ہے علامہ ابن عابدین رد المحتار ص۲۴۲ میں فرماتے ہیں ویقاس علیہ ما اعتید فی زماننا من وضع اغصان الاٰس و نحوہ یعنی اس قبر کے گھاس کے مسئلہ پر قیاس کیا جائیگا اُن باتوں کا جن کا ہمارے زمانہ میں رواج ہوگیا ہے یعنے آس وغیرہ خوشبودار چیزوں کی شاخیں قبر پر رکھنا معلوم ہوا کہ پھول وغیرہ خوشبودار چیزوں کا قبر پر رکھنا باعث برکت ہے واللہ اعلم

حررہ العبد المعتصم بذیل نبی آخر الزمان احمد یار خاں مدرس مدرسہ مسکینیہ جامع مسجد دھوراجی کاٹھیاواڑ ۱۲ رمضان المبارک یوم جمعہ مبارکہ ۱۳۵۰ھ

مہر

فتویٰ علمائے بڑودہ

نعم ما اجاب وھو الصواب احقر محمد صدیق بڑودی غفر اللہ لہٗ مورخہ ۱۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۱ھ

سید قطب الدین متخلص بہ نیر عفا اللہ عنہ بڑودہ ناگرواڑہ

فتویٰ علمائے سورت

صورت مسئولہ میں صندل لگانا نہ حرام ہے اور نہ منع کتب فقہیہ میں صاف تصریح موجود کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے یعنے جائز جبتک کہ شریعت مطہرہ سے کسی چیز کے حرام یا

https://archive.org/details/@awais_sultan

منع ہونے کی تصریح نہ ہو وہاں تک کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اسکو حرام یا منع کہے جیسا ردالمحتار میں ہے وصرح بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمہور من الحنفیۃ والشافعیۃ یعنی علماء حنفیہ وشافعیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ اصل (اشیاء میں) اباحت ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے یاایہا الذین اٰمنوا لاتحرموا ما احل اللہ لکم اے ایمان والو اس چیز کو حرام نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث شریفہ و کتب فقہیہ میں کسی جگہ صندل لگانے کے متعلق حرمت یا منع کی کوئی تصریح موجود نہیں بلکہ خوشبو کے محبوب ہونے کی تصریح موجود واللہ اعلم سید جعفر علی عفی عنہ (مصنف رسائل تعلیم المسلمین وسیر رسول کریم)

فتویٰ پیلی بھیت

الجواب اللّٰہم ہدایۃ الحق والصواب اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزاراتِ طیبہ پر صندل لگانا اور لگانے سے پہلے اس کو شہر میں گشت کرانا اور اُسکے ساتھ نعت شریف یا اشعار منقبت بزرگان دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پڑھنا یقیناً جائز و مباح ہے شریعت مطہرہ سے اسکی ممانعت پر ہرگز کوئی دلیل نہیں جو اسکو ناجائز کہتا ہو وہ ثبوت پیش کرے کونسی آیت یا حدیث میں اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اٹھانے کو منع فرمایا ہے ائمہ شریعت و اکابر طریقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کس بزرگ نے کس کتاب میں ناجائز بتایا ہے یا شریعت مطہرہ معاذ اللہ وہابی کے گھر کی ہے یا وہابی کو معاذ اللہ اختیار حاصل ہے کہ جس چیز کو چاہے حرام کرادے آللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون ۵۔ (اے وہابیو) کیا اللہ نے تم کو خبر دی ہے (کہ صندل اٹھانا حرام ہے) یا تم اللہ پر افترا باندھتے ہو و لا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ہذا حلال و ہذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون اور جن چیزوں کو تمہاری زبانیں جھوٹ کہہ دیں اُن کو مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اسلئے کہ اللہ پر جھوٹ افترا باندھو بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ افترا باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

https://archive.org/details/@awais_sultan

نے کسی آیت یا حدیث میں مزارات اولیاء پر صندل لگانے یا اوسکے گشت کرانے کو منع
نہیں فرمایا جو اسکو جائز کہتا ہے اُسے اتنا ہی کافی ہاں وہابی جو ناجائز کہتا ہے بارِ ثبوت
اُسکے ذمہ ہے وہ ثبوت لائے کہاں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منع
فرمایا ہے اور اگر ثبوت نہ دے سکے اور انشاءاللہ الواحد القہار قیامت تک نہیں دے سکتا
تو ملک سے نئی شریعت گڑھتا خود شارع بنتا اور اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر افترا کرتا ہے جس بات کو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہیں حرام
نہیں فرمایا یہ اُسے اپنی طرف سے حرام کہتا ہے حالانکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ
الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ یعنی اے ایمان والو اُن باتوں
کو نہ پوچھو جن کا حکم اگر تم پر کھول دیا جائے تو تمہیں برا لگے اور اگر اُس زمانہ میں پوچھو گے جسوقت
قرآن اُتر رہا ہے تو تم پر کھول دیا جائیگا اللہ اُن چیزوں کو معاف کر چکا ہے اور اللہ بڑا بخشنے
والا علم والا ہے کیسا صاف ارشاد ہے کہ شریعت مقدسہ نے جس بات کا ذکر نہ فرمایا وہ معافی
میں ہے جبتک قرآن پاک نازل ہو رہا تھا احتمال تھا کہ معافی پر شاکر نہو کر کوئی پوچھتا اُسکے
سُوال کیوجہ سے منع فرمادی جاتی اب کہ قرآن عظیم اُتر چکا دین کامل ہو لیا اب کوئی نیا حکم آنے
کو نہ رہا جتنی باتوں کا شریعت مطہرہ نے حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا اُن کی معافی ہو چکی جس
میں اب تبدیل نہو گی وہابی کہ اللہ کی معافی پر اعتراض کرتا ہے مردود ہے واللہ الحمد اور اللہ
عزوجل فرماتا ہے مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنی میرا
رسول جو کچھ تم کو عطا فرمائے تو تم اسکو لو اور جس چیز سے تم کو منع فرمائے اُس سے باز رہو یہ
آیت کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہے کہ جن امور کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
حکم دیا وہ فرائض واجبات مستحبات ہیں یا اور جن چیزوں سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے منع فرمایا وہ منہیات مکروہات ہیں تو دو قسمیں ہیں وہ چیزیں رہ گئیں جن کا حضور انور

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا تو ایسی چیزیں نہ واجب ہو سکتی ہیں نہ حرام لاجرم مباحات میں شامل ہوں گی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر مزارات پر صندل چڑھانے کا حکم فرما دیتے واجب یا مستحب ہو جاتا منع فرما دیتے۔ حرام یا مکروہ ہو جاتا اب کہ سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اٹھانے کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا لاجرم جائز و مباح ہے ہاں وہاں اب ہر ایک وہابی دیوبندی رانڈیری واسمٰعیلی تھانوی گنگوہی انبہٹی اندھی کو اعلان عام و اعلام تام ہے کہ صندل اٹھانے کی جو کیفیت ہم نے بیان کی اُسکی ممانعت پر کوئی حدیث لائے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام معجز نظام سے صندل اٹھانے کی اِس کیفیت کا عدم جواز ثابت ورنہ اپنے گھر میں مونچھ چھپائے آئندہ سے شیران بیشۂ سنت کو اپنی صورت ہرگز نہ دکھائے حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ یعنی جو کچھ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حلال فرما دیا وہ حلال ہے اور جو کچھ اپنی کتاب میں حرام فرما دیا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواہ الترمذی وابن ماجہ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَا اَحَلَّ فَھُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَھُوَ حَرَامٌ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ عَفْوٌ یعنی جسے اللہ و رسول نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جسے حرام کیا وہ حرام ہے اور جسکا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بحمدہٖ تعالیٰ احادیث کریمہ اُن آیات عظیمہ کی تصدیق و تفسیر او صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ شریعت نے جس بات کا ذکر نہیں فرمایا وہ معافی میں ہے اب ہم دیوبندی رانڈیری سے پوچھتے ہیں کہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عرسوں میں صندل شریف اس طریقہ سے اٹھانا جو ہم بیان کر چکے قرآن عظیم و حدیث کریم کہیں اُسکی حلت و حرمت کا تذکرہ ہے یا نہیں اگر ہے تو مرد میدان

https://archive.org/details/@awais_sultan

سنے اور بہت جلد وہ آیت یا حدیث پیش کرے جسمیں صندل اٹھانے کا تذکرہ ہو اور اگر کہے نہیں تو احادیث و آیت نے فرما دیا کہ شریعت نے جس بات کا کچھ تذکرہ نہ فرمایا وہ جائز و مباح اور اللہ کی معافی میں داخل ہے اللہ کی معافی پر اعتراض کرنے والا دیوبندی یا راندیری شرع سے جاہل یا قصداً متجاہل اور شریعت مطہرہ پر صائل ہے وللہ الحمد یہاں تک جواز کا بیان تھا رہا استحباب تو جب صندل اٹھانے کی کیفیت مذکورہ میں کوئی چیز ناجائز و حرام نہیں اور مسلمانان اہل سنت اوسے نیت حسن محمود سے کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے داخل سنت ہے اگرچہ زمانہ سلف میں کسی نے نہ کیا ہو امام عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں یسمون بفعلهم السنة الحسنة وان كانت بدعة اهل السنة لا اهل البدعة لان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال من سن سنة حسنة فسمى المبتدع المحسن مستنا فادخل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في السنة فقوله صلى الله تعالى عليه وسلم اذن في ابتداع السنة الحسنة الى يوم الدين وانه ماجور عليها مع العاملين بها ابدا مما فيدخل في السنة كل حدث مستحسن قال الامام النووي كان له مثل اجور تابعيه سواء كان هو الذي ابتدأه او كان منسوبا اليه وسواء كان عبادة او ادبا او غير ذالك اه ملتقطا یعنی نیک بات اگرچہ بدعت و نو پیدا ہو اوس کا کرنے والا سنی ہی کہلائیگا نہ بدعتی اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیک بات پیدا کرنے والے کو سنت نکالنے والا فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سنت میں داخل فرمایا اور اسی ارشاد اقدس میں قیامت تک نئی نئی اچھی باتوں کے پیدا کرنیکی اجازت فرمائی اور یہ کہ جو ایسی نئی بات نکالیگا ثواب پائیگا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسے ملیگا تو اچھی بدعت سنت ہی ہے امام نووی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے فرمایا جتنے اوس پر عمل کرینگے سب کا ثواب اسے ملیگا خواہ اسنے وہ نیک بات ایجاد کی ہو یا اسکی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت ہو یا کوئی ادب کی بات یا کچھ اور وللہ الحمد اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ عماد صلحاء مشائخ کے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

یہاں مدتہائے دراز سے ہر ہر ملک میں عرس معمول ہے پھر کبھی عرس میں صندل اٹھتا ہے کہیں گاگر اٹھائی جاتی ہے کہیں چادر چڑھتی ہے مسلمان اس میں عام طور پر زمانہ قدیم سے شرکت کرتے ہیں اور اس کو موجب خیر و برکت جانتے ہیں مستحسن سمجھتے ہیں تو کافہ اہل اسلام کا عمل اور صالحین کا تعامل کسی چیز کے استحباب کے لیے خود ایک دلیل ہے حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماراٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن یعنی جو بات مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔ تو ثابت ہوا کہ صندل شریف یا گاگر شریف اٹھانا یا چادر چڑھانا اللہ عزوجل کے نزدیک بھی مستحب و مستحسن ہے واللہ الحمد اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ یعنی اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بیشک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور فرماتا ہے جل جلالہ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ یعنی جو شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لیے اسکے رب کے پاس بہتر ہے اور شک نہیں کہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں تو انکی تعظیم یقیناً دلوں کی پرہیزگاری اور اللہ عزوجل کے حضور لیجانے کے لیے بہتر تحفہ ہے اور شک نہیں کہ صندل اٹھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا یہ سب امور ایسی تعظیم ہیں جن سے نئی نہیں آن سے اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ یہ امور یقیناً جائز و مستحب و مستحسن ہیں واللہ الحمد عرس کی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ کسی مقبول بارگاہ الٰہ کی یادگار میں مسلمان جمع ہوں قرآن عظیم و درود شریف پڑھیں خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے حلقے ہوں مواعظ حسنہ اور میلاد شریف کے جلسے ہوں کچھ کھانا پکاکر یا شیرینی منگاکر ان سب چیزوں یعنی خیرات و حسنات کا ثواب اُن بزرگ کی روح کو پہنچاکر ان کی روحانیت سے فیوض و برکات حاصل کیے جائیں اور شک نہیں کہ عرس کی یہ حقیقت حقّہ یقیناً بلاشک و شبہ جائز و مستحسن و مستحب و ثواب اور درحقیقت

https://archive.org/details/@awais_sultan

ذکرِ ملک عزیز وہاب ہے جل جلالہ وعم نوالہ اور شک نہیں کہ عرس بطور مذکور کی طرف بلانا اور اللہ عزوجل کی طرف بلانا ہے یقیناً احسن وافضل ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی اور اوس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں بیشک مسلمان ہوں اور شک نہیں کہ صندل وگاگر وچادر وغیرہ مراسم عرس جن بزرگانِ دین نے ایجاد فرمائے اور مصالح کی علاوہ ایک عظیم مصلحت اُنکے پیش نظر یہ بھی تھی کہ اسطرح ساری آبادی میں اعلان اور بستی کے تمام مسلمانوں کو خبر ہوجائے کہ آج فلاں بزرگ کا عرس ہے اور مزار پر حاضر ہوں صاحبِ مزار کو سلام کریں فاتحہ پڑھیں ثواب پہنچائیں ذکر خدا اور رسول میں شامل ہوں اور شک نہیں کہ یہ فائدہ ان مراسم میں اب بھی موجود ہے تو یہ مراسم حقیقۃً اللہ عزوجل کی طرف بلانے کے طریقے ہیں تو یقیناً مستحسن ومستحب ہیں وللہ الحمد شریعت مطہرہ کا عام قاعدہ ہے کہ جس مباح بات سے دشمنانِ اسلام جلیں جنکے دلوں میں غیظ وغضب کے انگارے بھڑکیں اس کو افضل ٹھہرا دیتی ہے مستحب ومستحسن وباعثِ ثواب قرار دیتی ہے اگرچہ فی نفسہٖ وہ شئے مفضول ہی ہو مثلاً مسافر کے لیے تین روز اور مقیم کے لیے ایک دن وضو میں موزوں پر ان کے شرائط کے ساتھ مسح کرنا جائز ہے لیکن ان کو اوتار کر پاؤں دھونا افضل ہے مگر روافض ملاعنہ کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں اسلئے وضو کرتے وقت اگر کوئی رافضی دیکھ رہا ہو تو اس کو جلانے کے لیے موزوں پر مسح کرنا ہی افضل ہے اور اسوقت اسی میں زیادہ ثواب ہے یا حوض اور نہر دونوں موجود ہوں تو اگرچہ حوض سے وضو جائز ہے لیکن نہر سے وضو کرنا افضل ہے مگر معتزلہ مخذولہ کے نزدیک حوض سے وضو ہی جائز نہیں اسلیے اگر وضو کے وقت کوئی معتزلی موجود ہو تو اس کو جلانے کے لیے نہر کو چھوڑ کر حوض ہی سے وضو کرنا افضل اور باعث ثواب ہے کما نص علیہا ائمۃ المسلمین الفقہاء الکرام فی مصنفاتہم

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

اور خود قرآن عظیم سے اسکی اصل ثابت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا یُصِیْبُہُمْ ظَمَأٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَطَئُوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْکُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا کُتِبَ لَہُمْ بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ یعنی مسلمانوں کو اللہ کے راستے میں نہ پیاس پہنچتی ہے نہ بھوک اور نہ کوئی رنج اور نہیں چلتے ہیں وہ کوئی ایسی رفتار جس سے کفار کو جلن ہو اور نہیں پاتے ہیں وہ دشمن کی طرف سے کوئی تکلیف مگر اُن میں سے ہر ایک بات کے بدلے میں اُن کے لیے ایک عمل صالح لکھا جاتا ہے بیشک اللہ احسان کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا اور شک نہیں کہ صندل گاگر چادر اٹھانے سے کفار وہابیہ و مرتدین دیوبندیہ دشمنانِ حضرت الٰہیہ واعدائے آستانہ نبویہ اپنے غم وغصہ میں گھٹ گھٹ کر مرتے ہیں اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی رفعتِ شان دیکھ دیکھ کر غیظ و غضب میں اپنی بوٹیاں چبا چبا کر تھوکتے ہیں تو ثابت ہوا کہ صندل و گاگر چادر اٹھانا مستحسن و مستحب و باعث ثواب و رضائے رب الارباب ہے وللہ الحمد۔

قال الراندیری مومنو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل   مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل

اقول راندیری جی! مشرکوں میں جسقدر باتیں رائج ہوں کیا وہ سب شرعاً حرام و ناجائز ہوتی ہیں اگر ایسا ہے تو کڑھی کھچڑی بھی کھانا حرام ہوگا گجراتی زبان بولنا بھی ناجائز ٹھہریگا گجراتی زبان میں اخبار و اشتہار چھاپنا بھی گناہ ہو جائیگا کہ کڑھی کھانا گجراتی میں بات چیت کرنا گجراتی میں اخبار و اشتہار نکالنا یہ سب گجرات کے ہندوؤں کے طریقے ہیں اور انہیں چیزو پر راندیری جی نہ بدکیں وہ ذرا کھل کر اقرار تو دیں پھر دیکھیں کہ اُن کا پاخانہ پیشاب بند ہو جائیگا کھانا پینا حرام ٹھہریگا اٹھنا بیٹھنا بلکہ سانس لینا بھی دشوار ہوگا کیوں کہ یہ سب باتیں مشرکوں میں رائج ہیں بہتر ہے کہ دیو کے بندے مشرکوں کے ان سب طریقوں کو چھوڑ دیں اور سیدھے عدم آباد کی راہ لیں سُنی مسلمانوں کو بھی ہر وقت انکے پیچھے لگے رہنے سے فرصت ملے اور وہ بھولے بھالے سُنی مسلمان ہو دیو کے بندوں کے جال میں پھنسے

https://archive.org/details/@awais_sultan

ہوئے ہیں اُن پر باب ہدایت کھلے اور اگر راندیری جی پلٹا کھائیں اور کہیں کہ یہ تمام باتیں اگرچہ مشرکین میں رائج ہیں مگر اُن کے ساتھ خاص نہیں اور اُن کے کرنے کے وقت ہمیں موافقتِ مشرکین کا خیال بھی نہیں ہوتا اسلیے یہ تمام باتیں جائز ہیں تو بیشک اب ٹھکانے سے آگئے کسی قوم کے ساتھ تشبہ اُسی بات میں ہوسکتا ہے جو اُس قوم کے ساتھ خاص ہو یا اوس میں کسی قوم کی موافقت کا ارادہ ہو مزارات پر صندل چڑھانا ہرگز مشرکین کا فعل نہیں اور بالفرض ہوتا بھی تو اُن کے ساتھ خاص نہیں نہ معاذ اللہ سُنّی مسلمان اُنکی موافقت کا ارادہ کرتے ہیں قال الراندیری صندل چڑھانے کا ثبوت نہ قرآن وحدیث سے ہے نہ صحابہ وتابعین سے نہ ائمہ اربعہ سے نہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نہ مشائخ چشتیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ سے لہذا صندل چڑھانا حرام ہے۔ اقول یہ راندیری کی ہوس خام ہے ہم ابھی قرآن عظیم وحدیث کریم سے ثابت کرچکے کہ بزرگانِ دین کے مزاراتِ طیبہ پر صندل چڑھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا جائز ومستحسن ومستحب وثواب وباعث خوشنودی ذی الجلال والاکرام ہے اِن دلائل قاہرہ کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صندل چڑھانے کی اصل قرآن وحدیث سے ثابت نہیں کسقدر ظلم شدید اور شریعت مطہرہ پر افترائے ناکام ہے دیوبندی ملا ہمیشہ دعوتوں میں شیرمال قورمہ اوڑاتے مرغ مسلّم کھاتے گھاس کا حلوا متنجن مزعفر وغیرہ سبھی ہڑپ کرجاتے ہیں مگر کبھی اپنی اِس انوکھی بانکی ترچھی انیلی ربیلی نرالی اچھوتی دلیل کو یاد نہیں فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے اِن غذاؤں کے کھانے کی سند ملتی ہے نہ صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین واولیائے عارفین رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اِن کھانوں کا کھانا ثابت ہے انھیں کی دلیل اِن کھانوں کو حرام کر رہی ہے کیسی کورباطنی ہے کہ اپنے پیٹ بھرنے کے لیے قرآن وحدیث وغیرہ کچھ یاد نہیں آتے مگر اولیائے کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی جلالت دیکھ کر اپنی بوٹیاں چباتے اور غیظ وغضب کی آگ میں بھن جاتے ہیں الالعنۃ اللہ علی الظالمین ۰ قال الراندیری جو خدا کے نہیں جائز ہو

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

کسی کی بھی نیاز۔ اقول مگر دیوبندی دھرم میں کسی نبی یا ولی کی نذر و نیاز کرنیوالا ابوجہل کے برابر مشرک ہے (دیکھو دیوبندیوں کے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸) انتہی وہابی دھرم میں بزرگانِ دین کا عرس کرنے والا کافر مشرک ہے (دیکھو دیوبندیوں کے امام نافرجام اسمٰعیل دہلوی کی تذکیر الاخوان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸۶ سے صفحہ ۸۰ تک) اور گنگوہی و نانوتوی و تھانوی کے پیر اور انبیٹھی و رانیدیری کے دادا پیر حاجی امداد اللہ صاحب کے ملفوظات شمائم امدادیہ مصدقہ اشرفعلی تھانوی مطبوعہ قومی پریس لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۹ پر ہے جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کیجاوے گی گیارہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی شربت بٹنا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنے ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں بلکہ ناجائز شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہونچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اسمیں کیا خرابی ہے اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اسمیں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اسکی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اوس سردارِ عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا الی قولہ جب منکر نکیر قبر میں آتے ہیں مقبولانِ الٰہی سے کہتے ہیں نم کنومۃ العروس عرس کہ رائج ہے اسی سے ماخوذ ہے اگر کوئی اوس دن کو خیال رکھے اور اس میں عرس کرے تو کون سا گناہ لازم ہوا۔ اس عبارت سے چند فائدے حاصل ہوئے اولیائے کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی نیاز جائز ہے اوسمیں کوئی خرابی نہیں شیرینی اور کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے میلاد شریف جائز ہے بوقت ذکر ولادت قیام تعظیمی کرنا جائز ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔

https://archive.org/details/@awais_sultan

نیازِ اولیاء و میلاد شریف سے روکنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کا عرس دن مقرر کر کے کرنا جائز ہے اِس میں کوئی گناہ لازم بھی نہیں آتا عرس کی اصل حدیث
شریف سے ماخوذ ہے عرس یا میلاد شریف یا نیازِ اولیاء میں اگر جاہل لوگ خلافِ شریعت
باتیں شامل کر دیں تو بھی عرس و میلاد شریف اور نیازِ اولیاء کو روکنا جائز نہیں بلکہ اُن ناجائز
باتوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اب حاجی صاحب نیازِ اولیاء و عرس بزرگان
دین کو جائز کہہ کر اسمٰعیل دہلوی کے فتویٰ سے ڈبل کافر و مشرک ہوئے اور سارے کے
سارے وہابیہ دیوبندیہ اُن سب کو اپنا دینی پیشوا مان کر چھ ڈبل کافر و مشرک ہوئے ہاں
راندیری جی بولو اور جلد بولو دیوبندی دھرم کے نئے قرآن تقویۃ الایمان پر سر منڈا کر
حاجی صاحب اور گنگوہی و نانوتوی و انبیٹھی و تھانوی کے کافر مشرک جہنمی ہونے پر
ایمان لاتے ہو یا اِن پانچوں کو مسلمان کہہ کر اپنے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کو کافر مرتد
دوزخی بتاتے ہو۔ الحمد للہ دیوبندیت ملعونہ کا اگلا راستہ شمائم امدادیہ نے بند کر دیا
اور پچھلا راستہ اسمٰعیل دہلوی بند کر چکا اب نہیں معلوم راندیری جی کس طرح اپنی مشکل کشائی
کرائینگے۔ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ قال الراندیری
چیز جو قبر پر چڑھتی ہے وہ ہولی ہے حرام اقول دلا دیو کے بندے جو مزاراتِ اولیاء کو
معاذ اللہ بُت جانتے ہیں وہ آپ ہی تبرکِ مزاراتِ بزرگان کو بُت کے چڑھاوے کی
طرح حرام جانیں گے مگر وہ ملعون ہیں اللہ اُنہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔
محبوبانِ الٰہی کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے مسلمان کے نزدیک ضرور تبرک ہے امام
اجل سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں و من
هذا القبيل زيارة القبور والتبرك بضرائح الاولياء والصالحين والنذر لهم بتعليق ذالك
على حصول شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة على الخادمين لقبورهم كما قال الفقهاء فيمن
دفع الزكاة لفقير وسماها قرضا صح لان العبرة بالمعنى لا باللفظ۔ یعنی اسی قبیل سے ہے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

زیارتِ قبور اور اولیاء و صلحا کے مزارات سے برکت لینا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے پر اولیائے کرام کے لیے منت ماننا کہ مقصود محض اُن کے مزارات کے خادموں پر تصدق ہے جیسے فقہا نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکاۃ دے اور قرض کا نام لے زکاۃ ادا ہو گئی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ لفظ کا کیوں راندیری جی اب سمجھے نذرِ اولیاء نذر فقہی نہیں بلکہ حقیقۃً متوسلین اولیاء پر تصدق ہے داقول ثانیاً راندیری جی! کچھ گھر کے اندر کی بھی خبر ہے تمھارے گرد گھنٹال رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ حصہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند کے صفحہ ۱۱۹ پر لکھا مسئلہ ہنود تہوار ہولی یا دیوالی میں اوستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا اوستاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں الجواب درست ہے کیوں راندیری جی! جب تمھارے ناپاک دھرم میں اون پوریوں کچوریوں کا کھانا جائز ہے جو ہولی دیوالی کی پوجا میں چڑھائی جاتی ہیں تو تبرکِ مزاراتِ اولیا کو کس منھ سے حرام کراتے ہو مگر ہاں تم کو صرف محبوبانِ خدا سے عداوت ہے شیطانوں اور مشرکین کے دیوتاؤں سے تو تمھیں گہری الفت ہے اسی لیے تمھارے دھرم گرد رشید احمد گنگوہی نے فتاوے رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد کے صفحہ ۱۲۵ پر لکھا۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں مسلمان سنی بھائیو! گنگوہی خانگی شریعت تو دیکھو امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے ذکر شہادت بروایت صحیحہ اور حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالی عنہ کی نیاز کے شربت کو حرام کرانے کو رافضیوں کے ساتھ تشبہ سوجھا مگر ہولی دیوالی کی پوریوں کچوریوں سے اپنے پیٹ کا جہنم بھرنے کے وقت ہندوؤں کے ساتھ تشبہ دکھائی نہ دیا کیا دیوبندی دھرم میں رافضیوں کے ساتھ تشبہ حرام اور ہندوؤں کے

https://archive.org/details/@awais_sultan

ساتھ تشبیہ حلال ہے حالانکہ حضور شہید کربلا رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکر شہادت بروایات صحیحہ بیان کرنا یا حضور کی نیاز دلانا ہرگز روافض کے ساتھ خاص نہیں عامۂ اہل سنت میں یہ امور بلا نکیر رائج ہیں نہ اہلسنت اِن باتوں میں روافض ملاعنہ کی موافقت کا ارادہ کرتے ہیں مگر ہولی دیوالی کی کھیلیں پوریاں تو یقیناً ہندوؤں ہی کے ساتھ خاص ہیں گمر ہے یہ کہ دیو کے بندوں کو مہادیو کے بندوں کی طرفداری اور اُن کے دیوتاؤں کی حمایت اور اہل اللہ کی عداوت و مخالفت لازم ہے خذ لہم اللہ تعالٰی قال الرانديری جو شخص

صندل لگانے کو جائز مانتا ہو وہ مرد میدان ہو کر آئے اور قرآن و حدیث و صحابہ و ائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائے۔ اقول ارے بیدینو! صندل کے جائز و عدم جواز پر بحث کرنے کے لیے اسقدر بہکتے ہو اور اپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کے نام ہی سے اپنے گھروں میں دبکتے ہو تم نے خدائے قدوس جل جلالہ کو جھوٹا کہا حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے سے انکار کیا حضور مالک دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم مبارک کو اپنے پیر ابلیس ملعون سے کم بتایا اپنے بزرگ ابلیس ملعون کو خدا کا شریک ٹھہرایا حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل گایا۔ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے اور ہند و سندھ و پنجاب و بنگال و مدراس و دکن و کوکن و بلوچستان و کاٹھیاواڑ و گجرات کے دوسو اٹھ علمائے اہلسنت و مفتیان دین وملت و مشائخ طریقت نے تم پر اور جو تمھارے اِن کفریات پر مطلع ہو کر تمھارے کافر مرتد ہونے میں شک رکھیں اُن سب پر کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر فرمایا دیکھو حسام الحرمین شریف و الصوارم الہندیہ۔ دیو کے بندو یا عقیدہ دِن کے گندو ابتی چند دہ اجنبی ل با اگر یہ چادر یا عرس کو تمھیں حرام کرانے کا کیا حق ہے پہلے اپنے کفریات سے توبہ کرکے مسلمان تو بنو مسلمانی کے سایہ میں تو آؤ اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت تو دو اپنے اور اپنے بڑوں کے اوپر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ تو ہٹاؤ اپنے ناپاک چہروں سے

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

دیوبندیت و وہابیت کے کالے ٹیکے تو مٹاؤ اسکے بعد پھر جس مسئلہ پہ تمہاری خواہش ہو گی سُنیوں کا ایک ایک بچہ بعونہ تعالیٰ و بعون رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری دہن دوزی و سر کوبی کے لیے آمادہ و طیار ہے والحمد للہ العزیز الغفار والصلوٰۃ و السلام علی حبیبہ المالک المختار المطلع علی الغیوب والاسرار وآلہ واصحابہ الاخیار وابنہ الغوث الاعظم واولیاء امتہ الاطہار وعلینا وعلی سائر امتہ الی یوم القرار آمین واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالہ بفمہ وامر برقمہ وصححہ نقلہ کلب من کلاب الحضرۃ النبویۃ عبد من عباد الحضرۃ القادریۃ احد فقراء الاستانۃ الرضویۃ الفقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد المدعو بحشمت علیخان القادری الرضوی الملکوی غفر لہ مولاہ بوسیط خویدہ اہلہ ربہ المولی القوی بحرمۃ النبی والولی علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

مہر

فتویٰ علمائے بریلی شریف

الجواب بعونہ ونصلی علی رسولہ الکریم صندل چڑھانے کی ممانعت کا کوئی ثبوت نہیں لا سکتا قائل جواز متمسک بالاصل ہو کہ اصل اباحت ہے اثبات ممانعت ذمہ مانع ہے خالی دعویٰ کب قابل قبول اہلِ خرد ہوئے صندل چڑھانا نہ حرام نہ مکروہ جو اسے حرام بتاتا ہو مکروہ کہتا ہے۔ دلیل پیش کرے ہرگز کوئی آیت کوئی حدیث اس کی حرمت میں پیش نہیں کی جا سکتی یونہی دعویٰ کراہت باطل کہ بتصریح علمائے کرام اسکے لیے بھی دلیل خاص درکار لابد لہا من دلیل خاص جو منع کرتا ہے اگر اپنے گھر سے منع کرتا ہے مردود علیہ ہے اور اگر شریعت سے منع کرتا ہے مفتری ہے بتائے کہاں قرآن وحدیث نے اس کی ممانعت فرمائی کس عالم معتمد نے کس دلیل سے اسے منع فرمایا تو اسے حرام و مکروہ بتانا نئی شریعت گڑھنا شریعت طاہرہ پر افترا کرنا اور بے علم غلط و باطل فتویٰ دینا ہے جس کی نسبت حدیث میں فرمایا من افتی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السموات والارض جو بے علم فتویٰ دے ملعون ملائکہ زمین و آسمان ٹھہرے تو اس کا کیا پوچھنا جو غلط و

https://archive.org/details/@awais_sultan

باطل فتویٰ دے اور پھر اُس کا کیا پوچھنا جو زبردستی مسلمانوں کو بدعتی و مشرک بتائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم فقیر مصطفےٰ رضا القادری البرکاتی النوری عفی عنہ

مہر

صندل چڑھانے کی حرمت کسی سے ثابت نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب عبد العزیز عفرلہٗ مدرس مدرسہ اہلسنت بریلی

صح الجواب محمد ابراہیم غفرلہٗ سمتی پوری لقد اصاب من اجاب سردار علی غفرلہ۔

صح الجواب محمد حسنین رضا قادری نوری رضوی غفرلہ لقد اصاب من اجاب فقیر تقدس علی رضوی دار العلوم منظر اسلام بریلی ذالک کذالک ابرار حسن صدیقی ذالک کذالک وانی مصدق لذالک فقیر محمد سردار احمد غفرلہٗ اللہ احد لاریب فیہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد عبد الولی حسنی رحمانی لکھنوی عفاعنہ

تصدیقات رنگون

حضرت سیدی واستاذی شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی دام ظلہم العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا بالکل حق و صواب ہے اُس کا منکر وہابی دیوبندی مستحق عذاب ہے میرا کیا موقع کہ حضرت قبلہ کے فتویٰ مبارک پر تصدیق و تقریظ لکھوں البتہ راندیری صندل نامہ کا رد لکھ دینا اور ضمناً فتویٰ مبارکہ کے مضامین کیطرف اشارہ کرنا مناسب فاقول و التوفیق من اللہ الملک الوہاب۔

نظم:۔ دوزخی ہو گئے تم کفر جو مانا صندل

سنیو شوکت و عظمت سے اٹھانا صندل
باوضو تربت اقدس پہ لگانا صندل

ہے قرآن اور حدیثوں سے یہ بیشک ثابت
مستحب قبر ولی پر ہے چڑھانا صندل

حکم تعظیم شعائر کا خدا نے ہے دیا
ہم نے اس واسطے مندوب ہے مانا صندل

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

جو مسلمانوں کو محبوب ہے رب کو ہے پسند
مستحب اسلیے ہے گشت لگانا صندل

دیکھ کر ساتھ ہوں شامل ہوں عبادت میں لوگ
اسلیے جائز و بہتر ہے پھرانا صندل

منع فرمایا صحابہ نہ اماموں نے کہیں
کس لیے پھر ہوا ممنوع چڑھانا صندل

منع آیا نہ شریعت و طریقت میں کہیں
نہ حقیقت میں ہے ممنوع لگانا صندل

نقشبندی ہو کہ چشتی ہو سہروردی ہو
کوئی کہتا نہیں ممنوع اٹھانا صندل

حنفی شافعی و مالک و احمد حنبل
کس کے مذہب میں ہے ممنوع لگانا صندل

غوث اعظم نے اسے منع کہاں فرمایا
قادریوں کی سعادت ہے یہ لانا صندل

دیو کے بندے اسے دیکھ کے جل مرتے ہیں
اسلیے افضل و بہتر ہے اٹھانا صندل

مستحب جانتے ہیں رب و نبی کے بندے
دیو کے بندوں نے بس شرک ہی جانا صندل

اولیا سے ہے نسبت جو تبرک ہو وہ شے
اے مسلماں تو تبرک بھی بنانا صندل

اولیا کے لیے جائز ہے شریعت میں نیاز
ہے حلال اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل

دیو کے بندو ذرا پہلے مسلمان بنو
لاؤ ایماں تو پھر ہم کو سنانا صندل

پیر جی عرس کو جاؤ کہیں کافر بنے تم
دوزخی ہو گئے تم کفر جو مانا صندل

حکم طیب یہ شریعت کا سنا دو سب کو
جائز و افضل و بہتر ہے سجانا صندل

اطلاع

رانڈیر وڈابھیل کے تمام وہابیوں دیوبندیوں بالخصوص ابراہیم رانڈیری و احمد غوث رانڈیری و عبدالرحیم رانڈیری و عزیز گل کابلی و محمدی حسین شاہجہاں پوری و احمد بزرگ ڈابھیلی و انور شاہ کشمیری و شبیر احمد دیوبندی کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ اگر تم کو اس صندل نامہ میں کچھ شک و شبہ ہو تو اپنے ملا غوث اکبر تھانوی کو مرد بناؤ۔ اسکے

https://archive.org/details/@awais_sultan

پاؤں کی مہندی چھڑاؤ۔ اُس کو گھر سے نکال کر میدان میں لاؤ۔ شیرانِ بیشۂ سنت کے مقابلہ میں کفارِ دیوبندیہ و مرتدین وہابیہ کے کفر وارتداد پر تھانوی سے مناظرہ کراؤ اور اگر اسکی ہمت تم کو نہ ہو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز نہ ہو گی تو پھر تھیں مرد کے بچے بن کر آگے آؤ۔ سب سے پہلے اپنے بڑوں کے سر سے کفر وارتداد کے پہاڑ ہٹاؤ۔ اپنی اور اُن پیشانیوں سے کفریات کے کالے ناپاک ٹیکے مٹاؤ۔ اور اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دلواؤ۔ وہ اکیس مطالبات قاہرہ جو مناظرہ راندیر میں گجرات کے سب دیوبندیوں پر حجارۃ من سجیل منضود کی طرح نازل ہوئے اور رسالہ مبارکہ راندیر میں سنیوں کی فتح عجیب میں چھپ کر شائع ہوئے کم از کم انھیں کے جواب لاؤ ورنہ مسلمانی کے سایہ میں آجاؤ۔ اپنے کفریات سے توبہ کر کے مسلمان بن کر پھر صندل نامہ سناؤ۔ یا جھوٹے ناپاک درس توحید کے گیت گاؤ۔ یا تحفۂ عرس کے نام سے اپنی دو دو ورقیاں چھو ورقیاں بازاروں میں گشت کراؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمھارے تسکین بالغ کر دینے کے لیے علمائے اہلسنت کا ایک ایک کفش بردار آمادہ و طیار ہے والحمد للہ الواحد القہار۔

فقیر محمد طیب قادری برکاتی لنوری دانا پوری غفرلہٗ ذنبہٗ المعنوی و الصوری

سکے از ارکینِ انجمن نوجوانانِ اہل سنت برما رنگون

فتوائے علمائے بنگال

بلا شک و شبہ مزاراتِ طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اُن کی عظمت و شوکت کے اظہار کے لیے اس طریقہ سے جو فتوائے ہیلی بھیت میں مذکور ہوا یقیناً جائز و مستحسن و مستحب و روا ہے اسکو ناجائز و حرام کہنا شریعت مطہرہ پر کھلا افترا ہے جو وہابی دیوبندی بغیر کسی دلیل شرعی کے محض اپنے جی سے اسکو حرام ٹھہرائے وہ پکا بیدین اور بدمذہب ہے۔ آپنے کفر وارتداد پر مناظرہ کرنے سے اپنے گھر کے اندر دبکنا اور اس

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

https://archive.org/details/@awais_sultan

قسم کے مسائل فرعیہ پر بہکنا دیوبندی بیحیائی کا عجیب مظاہرہ ہے علمائے اہلسنت نے اپنے فتاوی مبارکہ میں اِن تمام باتوں کا آفتاب سے زائد روشن ثبوت دیا ہے۔ لہذا کچھ اور لکھنا بے ضرورت سمجھ کر صرف انھیں فتاوی مبارکہ کی تصدیق پر اکتفا ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہٗ اتم واحکم۔

فقیر محمد نور احمد قادری اِسلام آبادی

الجواب صحیح
فقیر عبد الرحمٰن بنگالی اِسلام آبادی
ساکن جھورہ

الجواب صحیح وخلافہ قبیح
کتبہ احقر الناس محمد عزیز الحق عفی عنہ
خادم مدرسہ امداد العلوم میکھل فتح باٹ الحوری
چاٹگام

الجواب:۔ اولیائے کرام کے مقبروں پر صندل چڑھانا پھول چڑھانا لوبان کا جسلانا بلاشک جائز ہے کیونکہ نص صریح اُس کی ممانعت پر دال نہیں ہے اور اصل اشیاء کا مباح ہے۔ فقط

احقر العباد نذیر احمد نظام پوری اسلام آبادی

تتمہ

قطعہ تاریخ از حضرت وصاف الحبیب فاضل نوجوان واعظ خوش بیان جناب مولانا حافظ قاری ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی زید مجدہم العالی فی الحال ساکن گونڈل (کاٹھیاواڑ)

قبر کامل پہ لو از صندل — عزت وتوقیر ہے راز صندل
نفع زائر کے لئے ہم نے کیا — عطر وخوشبو سے گذا صندل
منع کیوں کرتا ہے اس کو نجدی — اصل اباحت ہیں مجاز صندل
شوخ نجدی کو سنا دو خنجر — دیکھ ظاہر ہے جواز صندل

۱۴ ھ

https://archive.org/details/@awais_sultan

نظم مقید بیک قافیہ

منجانب انجمن امداد الاسلام شہر بھڑوچ

اہلسنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

مومنو قبر پہ اچھا ہے چڑھانا صندل
اور حدیثوں میں بھی جائز ہی چڑھانا صندل

نیک بختوں سے محبت کی نشانی یہ ہے
شوق سے قبر پہ جا جا کے چڑھانا صندل

وہ کیے جاتے ہیں مولا کے محبوں میں شمار
جو سمجھتے ہیں کہ اچھا ہے چڑھانا صندل

جو کوئی چاہے کہ بگڑی مری بن جائے ابھی
اسکو لازم ہے یہ تربت پہ چڑھانا صندل

تم جو چاہو کہ ہر ایک کام تمہارے بنجائیں
چاہیے روضۂ حضرت پہ چڑھانا صندل

آج کل ولی سے منکر بندوں نے یہ انہیں لکھا ہے
مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل

جب ولیوں کو سمجھتے ہیں یہ مردہ بالکل
اسلیے شرک بتاتے ہیں چڑھانا صندل

اولیاء سے ہے انہیں سخت عداوت اسلیے
کہتے ہیں شرک ہے بدعت ہی چڑھانا صندل

کونسی آیت قرآن سے ہے مانع اس سے
منع کب ہی یہ حدیثوں میں چڑھانا صندل

یا صحابہ میں کسی نے بھی کہا اس کو حرام
کس بنا پر نہیں جائز ہے چڑھانا صندل

کوئی بتلائے تو حدیثوں میں کہاں لکھا ہے
کہ یہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

چار ائمہ میں کسی نے نہ بتایا ایسا
شرک ہے قبر پہ مخلص کے چڑھانا صندل

تو بتا قادری چشتی نے سہروردی نے
نقشبندی نے کہا ہو نہ چڑھانا صندل

جسکے ناپاک دھرم میں ہے ہوا بھی حلال
اسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

جسکے مذہب میں ہے یہ کہ خدا جھوٹا ہے
اسکو دشوار گزرتا ہے چڑھانا صندل

کہتے ہیں علم نبی کو ہے بہائم جیسا
ان خبیثوں میں برا ہے یہ چڑھانا صندل

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

جن کی فاسد ہوں نمازیں بخیالِ حضرت
اُن خبیثوں کو روا کیوں ہو چڑھانا صندل

علم شیطان کا بڑھ کر جو نبی سے مانے
اُسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

یہ عقیدہ رہے مسلم کا یہی ہو پہچان
قبر پر سمجھے کہ اچھا ہے چڑھانا صندل

اپنی رحمت کا الٰہی انہیں دے یہ صدقہ
اچھا سمجھیں یہ مسلمان چڑھانا صندل

دیو کے بندوں کو معلوم ہو کیا اس کا مزا
اہل سنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

تو تو ہر وقت یہ کرتا رہے اے "عبد رحیم"
پڑھنا صلوات وسلام اور چڑھانا صندل

نوٹ

جن صاحبوں کو کسی طرح کا شک وشبہ ہو اگر جو لوگ صندل چڑھانے کو حرام کہتے ہیں اُن لوگوں کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ وہ مرد ہو کر میدان میں آئیں اور قرآن شریف اور حدیث شریف وصحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور آئمہ رحمۃ اللہ علیہم کے قول سے ثابت کردیں کہ قبروں پر صندل لگانا حرام ہے تو ہماری طرف سے انعام پانچ آنہ اور پانچ پائی نقد لیجائیں۔

المشتہر

انجمن امداد الاسلام کے ممبران پتھروا ونقدا والی بلڈنگ قطب پور بازار بھڑوچ

https://archive.org/details/@awais_sultan

https://archive.org/details/@awais_sultan

نعیمی کتب خانہ

نعیمی کتب خانہ

۵ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۴۰ اُردو بازار، لاہور۔
فون: 042-37248927

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad